

کلیات حکمت و فنون
مکتبہ اشاعت کراچی

کلیات بلاغت آیات مخزن رموز سرمد سوم

کلیات احمد

نیرنگ قدوہ السالکین ربیع العارفین حضرت شاہ حافظ احمد حسین خاں صاحب

قادیانی ششی شاہجہان پوری الشیخ صاحب بہ احمد نور اللہ مرشد

مرتبہ عالیہ شاہجہان علی حسین خاں صاحب ازادہ مصنف شہجہان پور

محلہ باغی ٹھان

در مطبع نظامی پبلشنگ

نظام الدین پبلشنگ



CHECKED 1996-97

684

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہرگز نیرد آنکہ دلش زندہ شمع عشق + ثبت است جبریدہ عالم دوام ما
اللہ تعالیٰ عزا سمی نے انسان کا نام دنیا میں باقی رہنے کے جو ذرائع پیدا کیے اُن
میں اولاد روحانی و اولاد معنوی کا مرتبہ سب سے فائق ہے اور جیسا ان دونوں
ذریعوں سے انسان کا نام عزت کے ساتھ یادگار عالم رہتا ہے کسی اور ذریعہ سے
نہیں رہتا وہ ہزار ہزار صاحب کمال جو اپنے زمانہ میں آسمان شہرت پہا ہوتا
و آفتاب بن کر چمکے ہوئے آج پر وہ خاک میں پہنا ہیں اور اس وجہ سے کہ
انہوں نے اولاد روحانی و معنوی میں سے کوئی یادگار نہیں چھوڑا ان کے
ناموں سے بھی کوئی واقف نہیں برخلاف ان کے جن حضرات نے کوئی یادگار
چھوڑا ہوا ان کے نام نامی و اسم گرامی آج بھی ویسے ہی روشن و درخشاں ہیں جیسے کہ

اُن کے زمانوں میں تھے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ احمدؒ کہ میرے پیروند حضرت
 حافظ احمد حسین خاں علیہ الرحمۃ والغفران بھی اُنھیں مقدس بزرگوں میں سے ہیں اور
 آپنے کثیر النقاد اولاد و حافی (مریدین) کے ساتھ اولاد معنوی بھی اس رتبہ
 کی چھوڑی ہے کہ باید و شاید۔ یعنی کلام بلاغت نظام۔ حضرت قبلہ و کعبہ علیہ السلام
 مقامہ کے حیات میں متعقدین و مریدین بلکہ دیگر شائقین کا بھی بڑا اصرار رہا کہ حضور
 ممدوح کا پاکیزہ و دلپذیر شاہد کلام زیر طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز شائقین
 لیکن حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ نے بوجہ غمے انکسار و فروتنی اپنی حیات جہانی
 میں اس طرف توجہ مبذول نہ فرمائی حضور ممدوح کی وفات کے بعد اس وجہ سے
 کہ مجھے نسبت برادر زادگی کے علاوہ شرف بیعت بھی حاصل ہے سب بڑھک
 میرا فرض تھا کہ میں یہ ضروری کام انجام دوں اور شائقین کی تمنا پوری کرنے کی
 کوشش کروں لیکن کچھ ایسے اسباب پیش آتے رہے کہ مجھے کسی طرح موقع نہ ملا
 اور تویہ حالت تھی اور اوہ شائقین کے اصرار و تقاضہ ہائے بسیار کی کیفیت اس
 حد تک پہنچی کہ مجبوری قلبی نسخے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی لیکن آخر کب تک
 ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا نہیں ہے جس پر ہمیشہ عملدرآمد کیا جاسکے پس یہی مناسب معلوم
 ہوا کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ گوہر آبدار سفینہ قرطاس میں لگا کر شائقین یا مکین کے

سامنے پیش کر دیئے جائیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بیحد و بیشمار شکر ہے کہ اُس نے
 مجھے اس خدمت کے سبکدوش ہونے کا موقعہ دیا اور وہ دُرُغور جن کی ہزاروں نظریا
 مشاق تھیں اس سبک میں مسلک کر کے پیش کرنے کا فخر مجھے حاصل ہوا اس موقع پر
 جناب حضرت حافظ مایاں علیہ الرحمۃ والاعتراف کے مفصل حالات و کمالات احسن کے
 لیے ایک فتر چاہیے) کا اظہار تو میرا مقصود نہیں ہاں اتنا عرض کر دینا ہے موقعہ
 بھی نہ ہو گا کہ حضرت مدوح اپنے والد ماجد جناب غلام قادر خاں مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے
 بتایں ۲۷۔ شعبان ۱۲۶۶ ہجری بروز جمعہ آپ کی ولادت ہوئی قرآن شریف حفظ کرنے
 کے بعد آپ نے دینیات کی تکمیل کی چونکہ ذات بابرکات آنجناب کو تصوف و فقر
 فطری ذوق تھا اس لیے بعد فراغ علوم مشائخ عظام کی زاویہ شیعینی اختیار کی اور
 اُس دور کے عظیم الشان صوفی باصفا حضرت مولانا غلام امام خاں علیہ الرحمۃ والاعتراف
 سے (جو حضرت مولانا سرفراز علی گورکھ پوری قدس سرہ کے خلیفہ تھے) مشرف بیعت حاصل
 کیا اور غیر معمولی مدت تک ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہنے کے بعد خرقہ
 خلافت سے مشرف ہوئے اور چاروں سلسلہ میں بیعت لینے کی اجازت عطا
 کی گئی ابتدا سے عمر میں آنجناب نے سیاحت بھی کی تھی کشمیر و پٹال و غیرہ تک
 پیادہ پا تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے

اور شاہراہ اولیا کی زیارت سے فیضیاب ہو کر آخر زمانہ میں جب اپنے گوشہ نشینی
 اختیار کی تو پھر باستغاثے شرکت عرس حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کبھی خانقاہ
 سے قدم شریف باہر نہ نکالا حتیٰ کہ ٹھینا چور اسی سال کی عمر میں خرقہ خلافت میرے
 منجھلے بھائی محمد طاہر حسین خاں صاحب مدظلہ کو عطا فرما کر بجا روضہ فالج بتایا ۶۷ ہجری
 ۱۲۶۹ء ہجری شب جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی
 اور جس روز آپ دنیا میں تشریف لائے تھے اُسی روز یعنی جمعہ کو قبل نماز اپنی
 خانقاہ واقع شاہبہا پور محلہ ہاتھی تھان میں مدفون ہوئے علی العہوم تو آپ عبادت
 اور تعلیم و تلقین میں ہی مصروف رہتے تھے لیکن بحالت ذوق و شوق
 کبھی کبھی نظم بھی فرمایا کرتے تھے جس کے متعلق اندر اہ تواضع و انکسار اکثر فرمایا کرتے تھے
 کہ میں شاعر نہیں ہوں اور فن شعر سے مجھے آگاہی نہیں ہے صرف دلی جذبات
 کا اظہار کر لیا کرتا ہوں اور بات بھی یہی ہے کہ اہل حال کو رسمی قبل و قال سے
 زیادہ تعلق نہیں ہو اگر تا ان کے محل مقصود کا کنگرہ اس سے نہایت بلند ہو
 ہو کہ اس لحاظ سے حضرت ممدوح کا کلام ایک محقق فن کا کلام نہ سمجھا جائے لیکن اس
 میں کلام نہیں کہ جو صاحب دل اس پر نظر کرے گا اُسے یہ توحید و تصوف کا ایک
 بحر و خارا و دلی جذبات کا ایک آئینہ مصفا نظر آئے گا اور تعجب و حیرت کے ساتھ وہی

سلوک کر چکا جو نیم سحر کا جھوٹا غنچہ ہے بستر و ناشگفتہ کے ساتھ کیا کرتا ہے اب
میں آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دیتا بسم اللہ کیجئے اور ورن لوٹ کر دیوان
ملاحظہ فرمائیے۔

شعر

لہذا کھدیر آں چیز کہ خاطر میں خواست ۴ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
طالب و مافلاح و ایرین خاکسار حاجی علی حسین خاں خلیفہ محمد مظفر حسین خاں خرم
ساکن شاہجامہ پنور محلہ ہاتھی تھان

قصاید فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و حضورِ حضرت جانان ما
کای جمالت در دمنداں را دوا
تیر غم کردہ مشکِ سینہ را
ہمچو مجنون کردہ شیدا مرا
اے سچائے دل بیمار ما
و زرخ تو حسنِ خواباں را ضیا
می کند حسن و جمالت را ثنا
سجدہ آرد پیش تو ہر مہ لقا
ذرہ و شہر حسن گویاں رہنا

چوں سی اے قاصدِ بادِ صبا
آستانِ بوس و بزاری عرض کن
نلے رخِ جاں بخش تو زایم و زار
سوخت جاں از آتشِ سوداے تو
راحتِ جانِ مرہینِ خویش باش
اے جمالت نورِ جانِ عاشقاں
عشقِ خود اندہر ز زبانِ درہر لغت
اے جمالت ربِّ اریاب آمدہ
پیشِ تابِ آفتابِ روئے تو

ہچو انجم مہر خاں محو تو اند
 کے تو اندیدن تر اماند حور
 گر نظر پڑد بسویش ز اضطراب
 انفس دآفاق ظلِ رمکے اوست
 شد محبت شرح صدر عاشقان
 بیدلی گم گشتہ ام در راہ عشق
 آتش شوقم دل من سوختہ
 اے جمالِ روح پرور یک زماں
 عشق تو آمد خلیلِ جان من
 گریہ دارم عشقت چوں شعیب
 سوخت جانم ہچو طور از عشق تو
 ہچو مجنوں صد گریہاں چاک شد
 تیشہ زن بر جانِ خود فرادوش
 جامہ در گل از تو بلبل در فغاں
 چاک شد جاں را گریہاں چوں سحر

آمدہ نورِ خشت شمس الضحیٰ
 از جالت گشتہ خیرہ دیدہ
 چوں چربیل سوزد با آسا
 لیلۃ الاسرے ست آں زلف دوتا
 بود عشق اتنا فحشا باہسا
 باش بہر جان من نورِ ہدایے
 آب چشم ریخت چشم را بنا
 شو چو روح اللہ طبیب جان ما
 سوئے این یعقوب اے یوسف بیا
 داشت چوں داؤد جانم نالما
 مست و حیرانم چو موسیٰ از لقا
 در غم و سوداے آں لیلایے ما
 بیدلال از عشق آں شیریں لقا
 شمع سوزاں جاں فغاں پروا نہا
 عشق پیوں شد از وہمچوں ضیا

صد چو باد عشق او گم گشته اند
 آں جالش پہچو خورشید آمدہ
 ذات واحد و انصاف با بیشتر
 ظاہر و باطن جمال حسن دوست
 از پس و از پیش و بیرون و درون
 آمد و گرفت جسم و جان شاں
 عاشقان خود غرق بحر حیرت اند
 پہچو جسم آفتاب روی دوست
 می کند خود نوید خورشید قدم
 چشم خیزہ می کند شوی حسن
 از شعاع و شوی حسن ازل
 بے نشان کردست عشق بے نشان
 ہر فانی ہر مکان شد لامکان
 جاں شد مدہوش از مستی و شوق
 گمانشائے سید مدانوئے یار

پیش خورشید بود ماہ و سہا
 و ان صفاتش ہر ذاتش را ضیا
 تانداںد کس مراد را انتہ
 شد محیط عاشقان با صفا
 و زیار و از زمین تحت و علا
 آں محیط بیکراں بحر صفا
 محو جانان گشتہ ہاں سرتابیا
 کرد فانی ہستی عشاق را
 محو حادثات پہچو انجم در ضحی
 آں چناں کہ برق ساز و از سنا
 جان عاشق شد درو فانی دلا
 آں دلے را کاندرو گرفت جا
 گشت باقی روح او اندر بقا
 روح چوں آئینہ شد محو لقا
 بادہ از مستی چشم فتنہ زا

عنذیب از لحن خوش اندر سماع
 گشته پنهان بهنجو مستی در شراب
 نوحه کرد در ناله عشاق بود
 عقل اندر کوئے او گمراه شد
 دستگیرم باش از عشق از جنون
 من ز عقل بخیه گرفتار آمدم
 نیست در بازار او حیل گری
 کار مردانست جان دادن بهشوق
 نیست عاشق آنکه او ترسد ز جان
 ساقیا از جرعه مستم بکن
 قطره زان باده در کامم بریز
 آتش در هوش و عقل من بزن
 باده افزون ده تا بچود شوم
 آنچنان در بحر مستی غرق کن
 تا زوایم عقل جان گردد خلاص

گل ز فراطشوق بدریده قبا
 شد عیاں مانده حسن دلربا
 خنده زن اندر بتان مه لقا
 فهم را و دهم را بشکسته پا
 جان ما از قید دانش کن رها
 دست من گیر از جنون بهر خدا
 اولین سودا شن جان کردن فدا
 پند گیر از شمسوار که بلا
 جان دهی شد کار مردان خدا
 تا پریم از مستیش سوئے علا
 کاب چو اینست جان را در بقا
 زان شراب آتشینم ساقیا
 جان رها از قید این چون و چرا
 تا نشناسم ز می را از سزا
 تا رها دهم از غم تنگ و سزا

نیست غیر عشق او کارے مرا
 شکل مجنوں گشتہ ام سستاپہا
 از پے نظارہ ات اسے دلہا
 ہست ہر جانے بعشقت بستلا
 عشق رسوا بر سر بازار صا
 از پیم داں نشو مشن دیوانہ را
 در نہاں پایاں دار و شہر ہما
 عشق گشتہ سوئے دلبر رہتا
 پر سیاہ دوست اورا ہست جا
 عشق باد و نیست مرغ روح را
 کردہ زیر حادثہ ہر دو نشو و نہ
 سوئے بالا بر کشودہ ہا لب
 تاشدہ پیدا بجاں میل علا
 نیست اورا غیر جان پاک ہ
 برتر است از عرش و کرسی و نہ

اندریں رہ گزیم یا نہیم
 از جنون عشق و از سوز دروں
 ہچومن شد صد ہزاراں بیقرار
 خوب رویاں پر تو حسن تواند
 حسن را خود کار یافتہ گزیت
 ہاسے و ہوئے مار سودا می ویت
 در عیان عشق آہ و وایا کند
 عشق دلال است از بہر وصال
 عشق جاں را سوئے جاناں می ہڈ
 شہ پر او جاں پند سوئے قدس
 بہر جاں پیدا شدہ میل قدم
 جاں نلائے آب و گل پیروں حمید
 میں تعلق ہے پستی را شکست
 طائر عشق است قدسی آشیان
 چمکہ ہست اورا صفات ذات حق

کے ہمارے لامکاں آید پدام
 جز کہ خود را اندرونانی کنی
 غیرتش مرغیرد لبر را بسوخت
 دوست را از غیر خود غیرت بود
 ہستی وہی حجاب دوست بود
 از ہمہ پیر پدزاں رو یافته است
 تا تو می حق از تو باشد در حجاب
 اینکه ہستت نہاید نیست ست
 زین عدم گردید اصل ہر وجود
 چو شہ زند کیا بحر بیکراں
 جملہ عالم رخت آں بحر و اں
 و حقیقت عشق آمد چو شہ بحر
 عاشقاں چو غرق بحر وحدت اند
 عشق اول فانی مطلق کند
 مردہ از خود بجاناں زندہ است

آنکہ پروانش بودے فتنہا
 پس بذات پاک او یا بی بقا
 زین سبب عاشق شد از ہستی فنا
 رو بفتش جان خود را کن فنا
 گشت بچو شد بہ دلبر آشنا
 در حضور حضرت معشوق حسا
 چوں خودی بشکست پیدائند خدا
 نیستی ہستی ست کو دارد بقا
 زو مدد ہائیت جاں را از ابتدا
 زو بہر آمد صد ہزاراں موبہا
 ایں جہان و آنجاں ما و شما
 رو بخواں تو کنت کز ما مخفیا
 یافتہ زان غرقہ در بے ہما
 بعد استہلاک می بخشد بقا
 سہینہ آئینہ از خورشید ملا

عشق با شد حسن دلبر را بہا

عاشقاں آئینہ ذات وے اند

غزل

شد نشان حسن تو بدرالبدی
 ہچوا نجم پیش حور فانی ولا
 ہست خورشیدے نہاں زیرِ ردا
 رفتم از خود او چو آمد پیش ما
 مست و آزادست از قیدِ بلی
 رقص جاں بنگہ بروں از دیر و جا
 نیست ممکن تن زجاں گرد و جدا
 در عیاں گلگونہ ہر مس لقا
 پر تو می میداں نہ حسن دلبر با
 ہچو عکسے داں دل آئینہ را
 خانہ خالی یافت زان بگرفت جا
 وز زبان نے دلاں کردہ نوا

آہتی از روئے تو شمس لطف
 عاشقاں خود محو حسن دلبرند
 اندرین آئینہ جان عکس اوست
 زو نشان حتم شد من بے نشان
 می بخورده عشق در روز الست
 چہ تازی اے فلک بر رقص خود
 حسن او جانست عشق من تن بست
 در نہاں چوں سوز جان عاشقاں
 احمد را ایں ہائی دیوے عاشقاں
 جان عاشق پر زجان بودہ است
 چوں پری آمد درون دل نشست
 در لباس عاشقاں نہاں شدہ

یا پری خود بود و آدم پرده بود
همچو خور و زتابش خود شد نهال
همچو جال در هر دلی نهال شده
عقل در ادراک و انش گشته گم
رهر و ال خود غرق بحر حیرت اند
محسن دوست چو آئینه اند
عاشقان مرآت حسن و لبر اند
دلبران را طالب عشاق دال
خود شکا به عاشقان ننمایان
عشق پیدا کن که تابارت دهند
درنداری عشق با عاشق نشین
عشق جواز عاشق گم گشته دل
عشق خود نورست نورانی کن
ظلمت هستی ز پاکاں در بر بود
کار مردال است اندر راه عشق

غیش داند اصل کار غیش را
وال شمع نور او او را روا
چون نظر در دید با او راست جا
فهم را اگر دید اعما دید با
کیست آنکس تا که داند آشنا
پیش خور مرآت بود پر از ضیا
دوست دارد و خود بر و آئینه را
سوئے عاشق هست میل شان بسا
در نهال با بیدلانش دو قفا
در حرم بارگاه دلر با
تا بیابی عشق زان یار صفا
بست فداش معن هر وفا
آل و له را کاندرو گشت با
یا فتدایشان لقب نورم صفا
سرباز اول بنه انگاه پا

گر خلیل عشق هستی احمد پہو اسمعیل کن جاں راندا	
--	--

غزل

<p>چوں سحر از پردہاے شب بر اندر او نقاب ناسود و جانیاں را خوش معطر زان شام بر کثم جامی نبہ زان بادہ چوں ارغواں سوخت جانم ز آتش عشق از درہ لطف کرم مست کن چنداں کہ تا از خود شوم من بچہ خبر بخش ازادی ز غم جان خمار آلودہ را چشم منور و بکف جام شراب آتشیں قطرہ زان بادہ چوں ساقی بکام بخیتہ سے رسول عاشقان فی قاصد بابیلاں</p>	<p>در صبح و ساقیاد جام می چوں آفتاب بادہ گل رنگ نہ بویش بود چوں شک ناب کہ خمار او بمانم تا ابد مست و خراب ساقی از آب حمت بہر من آور شتاب بودہ ام نہ عقل پر افسون خود در پیچ و تاب شاد کا تم کن دمی زان بادہ گل رنگ ناب قدح گل رنگ خود آتش بزن و شمع و شاک تا ط عمرے بر در پیر حلا با تم خراب مروہ اند و صل جاناں سکون آور شتاب</p>
--	--

غزل

از فراق دوست و غمنایش جگر گردید آب
 حیف جانم سالها در این تمنا سوخته
 وائی بر جلئے کہ با شد مبتلا می عشق تو
 سینہ بریاں دیدہ گریاں دارم اندر عشق او
 هست از عمری عیش عشق دوست جانم بفرار
 آہ چوں این عشق خواباں بروں سازم ز دل
 در ہوائی ہر وقت آں خم شدم مانند چنگ
 ہچو بلبل نا لہا دارم بعشق گلرخاں
 برق حسن لالہ رویاں خرم جانم بسوخت
 دلبران پستان عوامی خوبی نمی کند
 جام مہر دوستی و حریفان ہوش
 لالہ گوں شکم می آہم بود از بہر من
 باش دایم احمد خاک در پیر مغاں

ہچو باری میچکد از چشمہایم خون ناب
 کے بود آں ماہ رواید بہ پیشم بے نقاب
 وقت عمر بے بر مراد خود گشتہ کا سیاب
 آہن جان آتش آہ زین چشم پر آب
 ز آتش سودائی او دارم دل پر اضطراب
 گرچہ میگوئی ز رحمت ناصحا قول ثواب
 گشتہ ام پیری ز غم کو شاہی عمر شباب
 چوں تدر و آتش غم بہر رخ چون ماتہاب
 اشک خونی میچکد از چشم من ہچو سحاب
 شوخ زمانہ چین تار میا کرد کلاب
 مطرباں در بزم ستاں تا سحر نیزن باب
 نقل دارم از حریفان پیل ہچو کلاب
 تاز نوئے رحمت خود بر تو سازد و تم باب

غزل

صبحم چوں مہتاباں افکند از رخ نقاب
 شاہد معنی اگر آید پر پشت نے حجاب
 جوش زود بحر حقیقت چوں درون خوشتن
 جز کہ نقش آب دیگر سورتی ظاہر شد
 غیرت ذاتی او خود نام غیرت ربود
 نور ماند حقیقت نور خورشیدست و بس
 هستی تو نقش و بستم در لوح خیال
 در شود خویشتن پنهان شد مانند خور
 تابش نور رخسار احباب دیدہ شد
 او چو جانست و بہاں ظاہر از و مانند جسم
 از کمال خویش ظاہر در جمال خود نہاں
 شکوہ پوشیدہ دارد در ز طور خویشتن
 کن تجلی بر دلم ای شمشاد نور یقین
 ہر جمال اندر بہاں آئینہ حسن و لیسیت
 گوہر تاباست ذاتش هستی عالم صدف

روشنی رویی انجم زد شود بے آب تاب
 از وجود تو اثر باقی ماند ہیچ باب
 گشت ظاہر آب معنی صورت موج و حیات
 ہر چہ غیر بحر بینی آں بہنہ باشد سراب
 سوخت نور بجم و مہ از روز نور آفتاب
 مہتاباں جلوہ گر شد در لباس مہتاب
 آنچنانکہ ناماں بیند عالمہا بخواب
 شمشاد نور رخ شد در خویش را نقاب
 در ردائے نور خود پنهان شدہ خود آفتاب
 جسم را باشد زجاں جملہ سکون اضطراب
 ہچو جمال پیدا و پنهان ہچو بو اندر گلاب
 در لباس سلف و زوال گشت پنهان شکل آب
 ای ہمیں معرفت از مشرق جان غن ثواب
 ہست عشقی ز آتشہای او در التہاب
 فکر کن پنهان شدہ اندر صدف در خوش آب

دلی دولت از آن کس که
 ای بنده ای من
 واکه چند جام دلم حلقه
 سخی و چشمه جوهر از
 زخم چو پای زخمی که
 بنده خیزم
 غارت ویت و تنی که
 دلی دولت از آن کس که
 خان خورشید و آفتاب
 از همه سودا و تنی که
 مشک و مشک

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو پالیا اور ان کو مرانا چاہتا ہے اور ان کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

<p>خود را در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران</p>	<p>خود را در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران</p>
--	--

جواب

الحمد لله رب العالمین
 و صلی الله علیه و آله
 و سلم

<p>و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران</p>	<p>و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران و در این طرز از پیش ازین بزرگواران</p>
---	---

<p> بهر گشتن عشاق عدم کوئی تو بود دامن ای ماه که چوں فاخته کو کوئی تو بود کاندرو عکس جمال رخ نیکویی تو بود از پئے بند و دم سلسله موسی تو بود شیفته بلبل جانم به گل روی تو بود هر که او گشته زان تیغ دو ابروی تو بود هر کار و نه نند شیفته روی تو بود مست از عشق تو رسوای سر کوئی تو بود لامکاں بجا خرام ورم آهوی تو بود مهر آں ماه لقابال تو ماندوی تو بود خصلت طبع دل آنار و جفا بوی تو بود </p>	<p> زین نشان گشت هر آنکس نشان جنت ز تو ناله عاشق فانی که پراز پستی نت ساقیا مستیلم چونیکه بدیدم و جسم که جنون جمل که کند از سیر کویت نه روم ناله نیست مرا هر سحری از غم تو تا ابد زنده نه گردد ز دم روح الله عاشق سوخته جال را چه کلیسای حرم این دل شیفته از ننگ ز ناموس رسید وحشی عشق تو با غیر نگیرد آرام خوش سیدی ببرد تو ای طائر عشق کشتن عاشق و غارت گری دین دل </p>
---	---

طمع دارد دل احمد نظر لطف ز تو
 ز آنکه مباح تو ای شاه و ثنا گوئی تو بود

قصید و بیان نخلان عشق و مراتب جوشن با و او

دل برده ز من بیت ستمگار
 زان حسن و جمال رفتم از خویش
 در سینه ز عشق آتش افروخت
 یک بار از من - بوده
 سینه زده نه غمزه در جان
 چشم هزار فتنه دارد
 از حسن شده محیط جانها
 جان کرده بسان روح در دل
 چوں سوز نهالست - آهم
 چوں مهر که دیده اش - بیند
 در تابش خوندنهاں چو خورشید
 خود شدت قرب بجاگشته
 در چشم چو جان ز چشم نهال
 در عشق نهال چو سوز عاشق
 در ناله بلبلاں فغان زد

شیرین سخنی و شوخ و عیسیار
 نه هوش به سر نه ماند دستار
 دل به چو غلیس گشت در نار
 جز آه نه ماند در دل زار
 زان - سینه سنا شده دل افکار
 زان بر لب خلق هست ز نهال
 و ز زلف بکمرده دل گرفتار
 گردیده چشم نور البصار
 پدید است ز رنگ زرد رخسار
 پوشیده شده در عین اظهار
 گردید روانی رویش انوار
 در دیدن جانست دیده را عار
 در دیده بسان نور البصار
 در حسن نهال چو رنگ گلزار
 گشته به چمن بهار گلزار

<p> پروانه از دست دردم ناز از بهر بتان ست رنگ رخسار انفال بدرون بلبس زار یعقوب پدیده دیدش انوار گردید یقیس ناله زار آتش رنگ روی و رخسار پیداست هرا نچه بود اسرار </p>	<p> در شمع ز حسن چهره افروخت پنهان شده زیر آه عشاق در صحن چمن برنگ گل بود گلگون حسن یوسف آمد شد رونق حسن روک پیل چون روح حیات جسم و جان هست بنگر به عیاں شود شاهد </p>
<p style="text-align: center;">غزل</p>	
<p> از بادیه حسن خویش شرار صد فتنه بخلق از دست بیدار وای راحت عاشقان بیمار جبریل نداشت اندر ای بار وای ناز و نیاز غرق اسرار فارغ ز نواس بلبس زار </p>	<p> بود آن بت مست ناز و طرار گون گس او بخواب ناز است آں بایه حسن و ناز و خوبی در حجله ناز خویش خفته آمیخته حسن و عشق با هم چون غنچه درون خویش پنهان </p>

خود ناظر خویش و خویش منظور خبر هستی مطلقش و گر نه آنجای عدم و وجود یکساں آں اصل وجود وستی محض ولما زخندنگ غمزه مجروح از ناز خراب کرده جانها	آینه خویش و خویش ویدار برز تجلیات استار آینه پدید بود با ناز وال سدرن غلم و عقل زانوار جانها یکند او گرفتار ولما شده پائمال رفتار
--	--

احمد به بیان و شرح حسنش
لال است زبان قائل و گفتار

در بیان خمانه عشق که مجهول النعت است و می بجفرت
احدیت اجمع

زال یاده تند داد ساقی آنجای اشارت نه رمنه از خویش خبر نه از دیگر کس	تا بهوش برفت و نیز دستار جز حیرت و محو نه دیگر کار نه مست بود نه بود بهوشیار
---	--

فارغ ز مقال و بحث و تکرار
 کے درک عقول را در اں بار
 بیرون شده عشق زو بہ یکبار
 چوں بادہ درون ختم شمار
 ز جوش بخود چو بحر یکبار
 ز اں قلم بے کنار و خار
 اشکال از و نجاست بسیار
 آبے ست گرفت شکل یکبار
 باقیست بذات بحر و خار
 پیرنگ برنگ کرده اظہار
 دل برودہ ز رنگ رو و رخسار
 دل کردہ زلف خود گرفتار
 صد ہچھ منی بہ عشق او خوار
 آبے ست مرا بہ لب شہر بار
 دل جوش ز ند چو خم شمار

برتر ز عدم وجود محض ست
 برتر ز خیال و وہم فکر ست
 ز اں بحر عدم چو موج برخاست
 آں جوش عشق بود دروے
 ایں عشق کہ بود گنج مخفی
 چوں بحر ہزار موج برخاست
 بر شکل جناب و موج و قطرہ
 در ذات جناب گر بہ بینی
 از روئے تشخص ست فانی
 بی صورتش گرفت صورت
 از حسن جناب کردہ جانہا
 از آتش عشق سوخت جانہا
 تنہا بہ غمش نہ من خرابم
 از برق جمال آں پری رو
 ز اں ز گسست جان ست مخمور

غزل

<p> حیران جمال روئے دلدار چوں آئینہ محوشد بیدار پر شد نہ جمال مہر دلدار گم گشته چو بخشم عاشق زار دل گشته فدائے روئے دلدار چیزے بخیال عاشق زار از روئے چو مہر پودہ بردار تا جاں بکنیم بر تو ایثار کن از می عشق مست و شارب جانہا ہمہ شد رہین خمار افتادہ مرا بآں پری کار </p>	<p> محویم بہ حسن آئینہ دار دل دیدہ تجلی جمالش آئینہ جان عاشقانش از شدت تاب مہر ویش جاں محوشد بہ سن جاناں جرمہ رخس و گر نہ ماندہ اسے مایہ حسن و ناز و خوبی یک جلدہ بکن و گر بخشم بنائخ خویش و ہوش من بر اول نقشے کہ عشق بنوشت احمد کہ اسیر زلف یاریم </p>
---	--

جوش اول نجم عشق سے بحضرت جمیع وحدت

چون بادۀ ناب داد ساقی
 زد بادۀ عشق جویش اول
 و آن معدن علم و عقل اول
 علمت درو بعین اجمال
 خود عین تجلی و یقین ست
 هم اصل جمال و هر جلال ست
 برتر ز گمان یقین حرف ست
 آن معدن علم و عقل محض ست
 ای ساقی جان بیار باد
 دل قص کنده عشق و مستی
 ماست و خواب جام عشقیم
 از خرقه و زهد تو به کردیم
 رسوا شده ایم ما به عشقش
 یا هم شبکی چو یار و ساقی
 خاک در پر میبکده را

افزود شاهده و دیدار
 تا کرد بخویش جنبش اسرار
 و آن اصل و اصول روح و انوار
 تفصیل نداشت اندر آن باد
 هم عین مشاهده نه استدار
 هم مبداء هر صفات و آثار
 آنجا بنود حجاب را بار
 آن عین حیات و عین البصائر
 تا باز شویم مست و سرشار
 تا چرخ زند چو چرخ دوران
 در میگردیم ام گروست و ستار
 تسبیح گدازیم و زنگار
 در کوچه و بر زن و بیزار
 دامن که مراست بخت بیدار
 چترم بکنند بحشر دادار

<p> تاشد و لاش گشت ہشیار از دے حبیب پرودہ بردار جلوہ گہ روئے خوب دلدار ہر اسم ترا ہزار اسمدار ہم منظر و منظرے و اظہار دلہا بہ کند تو گرفتار وے اصل وجود نور و ہم ناز کج رائے و فضول کرد انکار یک آدم و اسم اوست بسیار شد مبداء و اصل جملہ انوار زوثرالہ و برف دارد آثار زیں والد دل ست سوئے دلدار </p>	<p> از بادہ عشق ہر کہ شد مست اے عشق دلیل وصل من باش آئینہ حسن یا رمانی اے عشق ہزار نام داری وصفی کہ کم ازاں برونی اے مبداء و اے معاد جہاننا اے مخزن ہر سرور و ہر غم یک ذات و صفات نے نہایت یک عم بخواندش یکے خال نوریت بذات خویش سازج آبی ست در اصل صاف و سادہ ہر جزو بہ کل شدہ است راجع </p>
---	--

غزل

شید بجمال روی دلدار

ماسوختہ محبت یار

	<p>مجویم بحسن بوی آں یار افتاد مرا بآں پری کار دل برده ز من جمالِ دلدار داریم ز عشق ناله زار تاخر من جاں بسخت کیا وانگاه ز خون ماست انکار چوں گیر که دامت دینار در کوئی بتاں قاده ام خوار بلبل به فغان و ناله زار برده دل تو بتان طرار</p>	<p>از هستی خود خبر نداریم دیوانه شدیم در هواش جانم بر بود حسن جانان در گلشن حسن مثل بلبل ز دبرق جمال آتش عشق پامال ز نار کرد جانها از عشق تو بوده ام در آتش عشق آمد و رفت عقل و هوشم از عشق تو گل قبا دریده چوں زنده احمد را تو بے روح</p>	
<p>جوش ثانی باده عشق مسمی بحضرت واحدیت</p>			
	<p>خودستی و ذوق شوق و مهر در ملک تجلیات و انوار هرگز نهماں گرفت انظار</p>	<p>ساقی ز شراب ناب افزود ز د باده عشق جوش ثانی اعیان بدر و ن علم جایافت</p>	

تفصیل گرفت جمله اجمال
 خود جمله صفات کرده جنبش
 ظلمت بپای امهات سبوح
 اسما و صفات در تجلی
 اینجا است مقام انس بهیت
 ساقی قدحی بده و گریه
 یک جرعه بکام جان من بیز
 در جام زیر خون شیشه
 جانست بکن ز جام تو حید
 تا محو شویم ما به عشقش
 تا باز به هم من از من و تو
 خبر تو در گریه چشم ناید
 تو باشی و غیر تو نباشد
 زان برق جمال سوخت جانم
 سیلاب خول و است از چشم

ظاهر شده آنچه بود استار
 از سمع ارادت و هم البصار
 زو جمله صفات کرده اظهار
 جبار و دود و نیر قمار
 هم معدن مهر و قمر و انوار
 تا افکنم از سر و دستار
 و زبانه شکن خمار پندار
 ساقی پیے عاشقان خو بخوار
 و ز شرک خفی دلم برون آر
 از سینه خیال غیر بردار
 زین هستی و همیم برون آر
 از دیده خیال غیر بردار
 دلدار شود مشو دل آزار
 داریم چو ابر چشم خونبار
 دل موج زند چو بحر و خاار

	<p>دایست در و دل گرفتار کو آب لال وصل آں یار معان دل است عشق دلدار ما کالہ عشق او خربدار ما آئینہ او مرآہ بیدار</p>	<p>شکستہ سوی او کند جا نہا از آتش عشق جان من خست قرباں کنیم جاں بدعت او آں سبت و آن اویم مرآت جمال حسن یاریم</p>	
	غزل		
	<p>بے روی تو جان ماست پیار دل خون شدہ آویدہ خونبار وز خمر تو خستہ ایم و ہم خوار در دست ستگر جفا کار جان و زخم زلف او گرفتار رستیم ز قیل و قال و گفتار رستیم ز کسب و اندامہ کار ہستیم اسیر زلف خداوار</p>	<p>اے یار بیاسوئے من زار شد آب جگر زرد و عشقت در عشق تو گشتہ ایم رسوا افسوس فدا دہ جان مسکین زخمی ست بدل ز تیر غمزہ مجویم بحسن روی جانان ہستیم بہر عشق یار بیخود گشتیم شکار ترک خواہاں</p>	

ماست و خراب جام عشق از آتش عشق جانست منزل احمد اثری ست عشق اورا	چشم ساقی مراست خمار وزور ددل ست دیده خونبار تا گم شده ایم ما با سرار
---	--

جوش ثالث باده عشق سے بہ حضرت ار تسام

ساقی قدے دگر مدکن ز باده عشق جوش ثالث ظاہر شدہ لبِ قلوب واح افعال بذات اوست پیدا ناظر بحال لوح محفوظ ہم صاحب کشف وحی والہام افعال تمام ازوہ بخیزد عکس خطاقت نقطہ ہاں جز جانِ خراب و رنگینی گفتا کہ بغیر دل نہ گنم	افروختہ ار تسام رخسار گشتہ چو حباب چرخ دوار پوشیدہ بخود لباس انوار آمد بطور ازوہ ہمہ کار شایستہ ذوق و شوق و انوار آگاہ ز نفث روح و اسرار ہر فعل بذات او در اظہار گردیم بگرد خود چو پرکار دیار توئی و دل ترا دار بنگر کہ دل ست جائے دلدار
--	---

صد حرف کنی و کم نگر دو
 از سینه هزار شکل خیزد
 صد موج ز سینه سر بر آرد
 از معدن دل هزار الفاظ
 آمد به بیرون ز بحر بیزنگ
 در خویش نگشته پیش من کم
 ناید بخیاں وسعت دل
 تو جانی و جان ما ست جای
 آن بادیه ناب ساقیا ریز
 تا مست شویم و فراق از غم
 ای عشق بیا دوست من گیر
 جان مست بکن بادیه خویش
 ز اندیشه ننگ دل شود پاک
 ای عشق اگر بهستی من
 اندر چه جزاوست نیست گردا

دانم که دل ست بحر و خار
 که رنگ گل آید و گیسو خار
 هر موج و لیت و در شهوار
 بیرون بنهاده سر در انظار
 اشکال هزار و رنگ بسیار
 دل قلمم هست بحر و خار
 تا چسبست دل و چه دار و اسرار
 جان دل ماتر بود دار
 در جام دلم برنگ گلزار
 در سیکده رهن ساز و ستار
 بازم بریاں بکوی دلدار
 بازم بریاں ننگ و از غار
 در خرقة و زبد آیدم عار
 آتش بزنی منم سزاوار
 غیر آن بت ماه رونه بگذار

بے عشق تو خانہ بے چراغ هست
 بے مهر تو طالع و انگون هست
 بے مهر دل است سنگ خارا
 از عشق ہر آنکہ بونہرہ
 خود طالب چاہ و ننگ ناموس
 این بندہ دوزخ بہشتند
 در خرقة تو نہا نست زاہد
 وانی دل خویش کہ تو وصل
 از ہستی تو چو ذرہ باقیست
 گر علم دو کون جمع آری
 چوں سیر تو شد بحق نہ ساکن
 ای دل مدد طلب ز ساقی
 اے پیک بیا مژدہ وصل
 این مردہ تم ہمہ بر و بجاناں
 مردیم در آرزوئے رویت

بے مهر بدیدہ نیست اتوار
 بے عشق تو بخت نیست بیدار
 یا ہیزم خشک قابل نار
 خود مردہ دل است یا کہ پیار
 چوں نراغ شمشہ گروم دار
 عاشق نہ طلب کند بجز یار
 خود بینی تو بجائے زمار
 صوفی بدماغ تست پندار
 میدال بقیس کہ بہت ز نار
 غالب آئی یہ بحث و تکرار
 باشد ہمہ قیل و قال و گفتار
 کہ بہمت او بر آیدت کار
 تاجان کہنیم بر تو ایشار
 کو مرد خداست نیک کردار
 یکبار ز رخ نقاب بردار

<p>تاسمیریم نیتیم زیر تلوار از خنیت دوست هست انهار رویند بجاں هزار گلنار عشق است از لذت خویش خو بخوار</p>	<p>باز آور ابدیت خود کُش چشمی که ز عشق خون بگیرد چون خاک به ناز عشق گشتم خون نیت هزار مثل علاج</p>
---	--

غزل

<p>وز سونستگان مهر دلدار ز خمی هست بدل ز غزوه یار از درد محبتیم بسیار رسو شده بگوئے دلدار کار نیست مرا عشق خو بخوار شوریده مهرم خسته و خوار ز بخیر دل هست زلف دلدار از عشق شبیم بیدل و تار نیت عشق از نیت نیت بیدار</p>	<p>بایم ز درد عشق بیمار آلوده بخول و چشم داریم افتاده بگوئے یار بسمل سودا زده جنون عشقیم داریم ز درد چشم پر خون دیوانه حسن آن پر پرو جاں گشته اسیر دام جانان آب است لب و چشم پر اشک شیر و می از نیت چشم روشن</p>
---	--

احمد زبسال آں پریر و
دیوانه شدیم بیخود و زار

جوش رابع باوہ عشق مسمیٰ بحضرت مثال

ساقی قدح شراب درودہ	دیدیم بجام عکس رخسار
زوداوہ عشق جوش رابع	تا شکل خیال بست دستار
رو کرده ز غیب شہادت	پوشیدہ ہر انچہ بود اسرار
صورت گرفت نور پیرنگ	ارواح در آمدہ در انظار
تنزیح نہاں شدہ بہ تشبیہ	جسم آمدہ بہر روح ستار
تقیید بردہ رنگ اطلاق	آئینہ برفت زیر زنجار
ظاہر شدہ خلق حق نہاں شد	پہناں شدہ گنج زیر دیوار
آں نور لطیف شد مثل	ہر شکل خیال و وحی جبار
تا دیدہ باطنش بہ بیند	آمد بہ بصیرت و در انظار
اسرار قلوب کردہ ظاہر	آوردہ جسم و حی و اسرار
اسرار نہاں از دست افشا	زوغیب نہنہ گرفتہ اظہار

آرنده غیب در شهادت
 آن جسم لطیف بے تجری
 از عالم روح سوئے اجساد
 از سر نہاں و غیب ملکوت
 از ہر چہ بہ قلب آید اورا
 یک رخ سو قلب یک بحیمست
 رازے کہ نہاں بغیب بودہ
 از بادہ سرو بخش ساقی
 اے مہر پہر عشق بازی
 ما غیر ترا عدم شماریم
 ما دیدہ بروئے تو کشادیم
 خیر ہستی او در عدم دل
 ز اہد بتو وعدہ است فردا
 از بہر تو عشق دشت پر خار
 این عشق کہ درس نیز بانی

اظہار کنندہ ہر اسرار
 پوشیدہ بخود لباس انوار
 آمد و خبر بحسن اطوار
 وز وحی خدا و دیگر اسرار
 آمد و سوئے جسم و سوئے گفتار
 بر رخ بمیان خاک و انوار
 از ذات سے آمدہ در اظہار
 وز سر کسل خم بر بردار
 ہستی مرا چو سایہ بردار
 ما ابو جو دست اقرار
 از غیر تو جان ماست پذیرا
 ہستی تو بیکمان ست پذیرا
 امروز ماست نقد دیدار
 بہر دل ماست ہجو گلزار
 در سہراش نہ بحث و تکرار

ای دل تو اگر مرده‌ی عشق سلطانی هر دو کون دارد جانم که بیا هست مشغول یک لحظه زیادت غافل خفتد بدو چشم و دل خنید	روح القدس آمدیت به تیمار عاشق که با دست یار هموار باشد ز خیال غیر پزار دیوانه بکار خویش بسیار دایم دل عاشق ست بیدار
---	---

غزل

دایم به عشق آن دل آزار مجرع خندنگ چشم شوخیم دیدیم به جام عکس ساقی دیدم رخ تو شد مسملاں آل روی پوهر مصحف است در حضرت یار جانست حاضر رفتیم بر دل ز رنگ ناموس رندیم و خراب در خرابات	صدا آه و دو چشم تر دل زار هستیم اسیر زلف خمدار مستیم از آن شراب دیدار عشق دل من شکست ز تار دیدیم جنت شدیم دیندار دل سجده کند حضور دلدار گشتیم به عشق دلبران خوار از بهر بتاں شدیم زوار
--	---

<p>ابروی بتانست سجده گاهم عشق بُتِ ماهر و ست خرم مستیم ز چشمِ مستِ ساقی گردید کندِ جاں خرم زلف</p>	<p>خود کعبه است کوسِ دلدار چشمِ ساقی مراست خسار هستیم خرابِ عشقِ دلدار بستند هزار فل بیک تار</p>
--	--

<p>احمد ترسم ز راز و لب گر فاش کنم کشند بر دار</p>	
--	--

جوش خامس باوۀ عشقِ مسمی بجزرت شهادت

<p>ساقی قدرے زیادہ بردار ز باوۀ عشقِ جوشِ خامس جانے کہ ز چشمہا نہاں بود از غیبِ چو اسپا دواں کرد گردید نشانِ شکلِ اجساد آمد بطورِ سہ موالیہ شد جوہرِ قلبِ بسمِ محسوس</p>	<p>مست آمدہ سے بزمِ دلدار تا صورتِ غیبِ یافتِ اطوار چون جسمِ بدیدہ شد بدیدار ور ملکِ شہادتِ آمد آں یار پوشیدہ لباسِ جسمِ اسرار حیوانِ نبات و نیزِ احجار صورتِ بگرفتِ سرو و انوار</p>
--	--

	<p>اے بے لطیف مثل اجماز بروعدت ذات او بگفتار روکرده رغیب سے اظہار ظاہر شدہ آنچه بود اسرار اے حسن جمال سے دلدار بیگناہ گشتہ انصار اسرار گرفته شکل اظہار عکس بنمود آئینہ وار مضبوط نہاں بزیر استعار مہیوم و وجود ماست پندار ہر شان ویت ناوار اسرار</p>	<p>چون بخت و چوژائے شکل گرفت ہر شے بکمال خویش نادر اے چیز کہ از نظر نہاں بود پوشیدہ لباس جسم اعیان تکمیل گرفت در شہادت بے مثل پیش بستمثال اطلاق بقدر میل کردہ ارواح گرفت شکل اجساد مایم چو لفظ اوست معنی حق ہستی، طلق است عالم دلبرہ ز عاشقان بہر شان</p>	
	غزل		
	<p>زاہد بکنند بسوسے دیوار دلدادہ حسن سے دلدار</p>	<p>ما سجدہ کنیم دیدہ دیدار مایم خراب عشق آں یار</p>	

<p> اے عشق بیاؤ مونس شو بدست مرا بکن چو منصور مطرب بنواز نغمہ امروز جانما ہمہ یک بکن زستی بر آتش زہم آب مے ریز از بادہ غور توبہ بشکن عشقم چو قنار آسمانست قسام ازل نصیب ما کرد دائیم شعار ورع ما نیز با بخت سیتاد کارم ہر چند دلم بگردن فریاد دل جذب کند جمال محبوب </p>	<p> ہستیم ز عقل خویش نیز تا سر پہ نہیم پس در تا رقص کنم چو چرخ و دوار تا چرخ ز نیم مثل پرکار تا خاک شوم بکوی غمار بدست مرا بر بہار پس بے تہاں رویم ناچار رسوا شدیم بکوی غمار امانت بخت ہموار جسب ورع کینم چوں کار ایں عشق مرا انداز نہار از خود زویم سوئے دلدار </p>
<p> از ہستی خویش احمد انیز وے گفت مرا بگوش آں یار </p>	
<p>جوش ساوس باوہ عشق مسمے حضرت انسان کامل</p>	

ساقی ز شراب ناب گلزنک
ز دیاده عشق جوش سادس
دلبر کمال حسن آراست
دل برده ز خلق جسم عالم
مجموعه جسمه عالم آمد
از روح بود محیط عالم
کونین درون او بگنجد
گردید ازین خلیفه الله
خود بچهره برائے او ملک کرد
خورشید بشکل خده آمد
در ارض و سما که حق نه گنجد
کونین بذات اوست قائم
هم عاشق و خویش و خویش معشوق
عالم همه بسم او چو جانست
چون تن که بر پر حکم جانست

درده که بنرم آمدن یار
بگرفت کمال حسن دلدار
بانای واد او رنگ رخسار
آن حسن و جمال روئے دلدار
شد مندر جش تمام اسرار
شد مرکز دایره چو پرکار
در صورت قطره بحر ذخار
بر بخت جهان نشسته شهوار
از سر خداست ذاتش اسرار
تا بنده زحق در دست انوار
گفتا دل او مرا بود دار
گردید خلیفه و سپه دار
مطلوب خب دست و خود طلبگار
ذاتش پے چشمهاست البصا
کونین بدام او گرفتار

<p> دل نیست مگر ترا دار از حمل امانت تو انکار دشنام خوش سب از لب یار کے پشت تو بار کوه بردار گوهر توئی و توئی خریدار از تست تجلیات و استار تا محو شویم ما با سرار این علم بجان خسته بگار نئے پرده در آجواب بردار عشق من و تو بود عجیب کار عقل آئدہ شیش سیر تو خوار ہستی مرا شکست پذیر دار </p>	<p> جز در دل تنگ مانگنی ایں کوه و فلک نہیں بکرده خواندی چو مرا اظلم جاہل ز نہار نہ عقل امر سازد از تست عطا رہر غریمیت از من عدم و وجود من نیست برہستی ما بکن تجلی تو باشی و غیر تو نباشد یک جلوه کن و مرا از من بر تو بامنی و منت بجویم مایم و یا توئی نہ اینم آمد حیرت مرا از من برد </p>
<p> احقر حدیث کن از رقیباں تا این نہ سرت کشند بردار </p>	
<p>عزل</p>	

ای زور عشق تو بیا جفا دارم هنوز	داشتم مهر تو در دل به چنان دارم هنوز
خاک گردیدم ز غم لیکن درو جان خویش	آرزوی دیدنت ای دستاں دارم هنوز
سالها بگذشت بر من تا که بسیار دیم	با بچه از دور عشق او فغاں دارم هنوز
سینل از ترک حشمتی خورده ام تیر نگاه	کز جراحتش چشم خون فغاں دارم هنوز
هر سحر از دور عشقت ای گل خندان من	نالما از نوز جفاں چون بلبلاں دارم هنوز
عمر من پیری شده تا گشته ام خاک درش	و ای جان من دلش نامهرباں دارم هنوز
گر چه خردم ز خمد و عشق یار نازنین	لیکه میل دیدن آن جان جفاں دارم هنوز
اینکه می بینی ز چشم اشک غمی ای حریف	در جگر از زخم تیغ او نشاں دارم هنوز
عشق خواب در دلم آخر قضا آسمانست	خاک گشتم لیکه مهر دلبراں دارم هنوز
خورده ام روزی ز خیم باده اش یکجگره	ز آن بجای من منت پیر مغاں دارم هنوز
پیش خورشید رخت مانند اجسم گم شوم	عمرند کیس آرزو پنهان بجای دارم هنوز
تن فدا ده بر زمین و در کجای سو فلک	در کائنات قید و شوق لامکاں دارم هنوز
بدو ز اول چون نظر کردم بخورشید رخس	آتش از عشق او در دل نهان دارم هنوز
پیش ترک چشم او پنجه روش بجای شدم	دل از ف زان تیر غره به چنان دارم هنوز
آنکه بود آرام دل آرام جان من بود	در غم آن جان بجای جفاں دارم هنوز

باش یک شب مو فغانِ جنیں لے ناز نہیں
 تافہ بر جان من چوں عکسِ خورشیدِ رخس
 دیہوائے نئے نشاں گردیدہ ام من لے نشاں
 در غم تو پہنچو فانی ز آرزو ہا مردہ ام
 من عیشِ لالہ رویاں خوں بسی بگریستم
 گشتہ عمری تاکہ خود را من شکارش کردہ ام
 در غمِ عشق تو ہانم روز و شب گریہ کن
 پیشِ خورشیدِ رخس مانند سایہ گم شدم
 در ازل از دست ساقی خوردہ ام بچرخ
 خرقہ و جادہ افکنده بکوسے فروش
 کعبہ من کوئی یار و قبائے من سے دوست
 ترک کردہ زہد و تقویٰ از سرستی و شوق
 بادہ دہ ساقی زہد و اعطائے دل گرفت
 عشقِ خواباں از من کیس قرارِ دل ربود
 دل بہ طاری ربودہ از من سادہ سلیم

بیقرار از عشق تو در موجِ رواں دارم ہنوز
 از شعاعش پر توئی آئینہ ساں دارم ہنوز
 گشتہ ام گم لکیرِ عشق سے نشاں دارم ہنوز
 آرزوی دیدن تو ہانچناں دارم ہنوز
 رخ برنگِ عفران اشکِ اغواں دارم ہنوز
 پیشِ تغشِ جہاں بزیر امتحاں دارم ہنوز
 سیلِ خوں از چشم خود ہر دم رواں دارم ہنوز
 چوں قمر از نورِ ذاتِ ادناں دارم ہنوز
 در دل خود او حریفان سکر آں دارم ہنوز
 اعتکافِ خویش در دیرِ سخاں دارم ہنوز
 بچہ سوطاقِ ابروی بتاں دارم ہنوز
 وقتِ خوش باساقیاں و میکشاں دارم ہنوز
 تنگ جہاں از صحبتِ ایناں کساں دارم ہنوز
 خار در دل دیہوائے گلر خاں دارم ہنوز
 تامل سے الاہاں از جویشاں دارم ہنوز

<p>سخت ہواں صبح من از برقِ صبرِ دلبران نے جمالِ گلرغاشِ گلشنِ دل پائمال دوش من از ترکِ چشمی خوردہ ام پیرنگاہ آہ ای دل کی بھول اس گلِ رغبارِ سم کم گشتہ ہے کہ خود بحرِ دُخارستِ دل</p>	<p>مدتی شذر آتشِ او دلِ طپاں دارم ہنوز از تطاولِ ہائے غم در جہانِ ان دارم ہنوز در جگر از غمرہ اش زخمِ سناں دارم ہنوز ز انکہ جلیلِ خارِ بستی در میانِ دارم ہنوز تازہ چشم از موجِ اوسیلی رواں دارم ہنوز</p>
---	---

<p>در دمِ احمد کہ میلِ شادِ صافی نہشت پر گشتہ یکے عشقِ خود جواں دارم ہنوز</p>	
--	--

ایضاً

<p>دردِ دل پہ بینِ غمِ دلِ باپرس عشقِ ہی خانِ دلمِ شرمِ ریختہ جو رہِ جفا یی بارِ پشیمندِ گداشتیم از حسنِ نگارِ دجلشِ حکیمیت آہ اہ ہواں چہ دلِ رامِ من بود از دُشمنِ ہی و گراں غمِ نمی خورم</p>	<p>رنگِ خمِ نگرِ دگر از حالِ ما پرس نے ننگِ تہائیم زما از جیا پرس مابندہ و یم زما جز وفا پرس دلہا زار ہیں تو از دلِ باپرس از کشتہ مسیح ہلا از دوا پرس بیگانگی کہ کرد خود آں آشنا پرس</p>
---	---

آلوده بخون ام که زرد پس
 میترم باز در دورین عشق میترسیم
 چشمم چو ابرو برق جالش مرا بست
 ما عاشقان رو دلارام بوده ایم
 ما و اله جمال دل را می دلبریم
 این عشق همچو عشقه گرفت شایخ و
 چالش خسته ز تابش خورشید روی او
 عاشق پیشین با چو انجم به پیش خور
 گم گشته ایم مابه تجلی آس جمال
 دور از چگون چو سکوچون میرویم
 از رنگماند شسته به پیرنگ گم شیم
 از چشم اعتبار نگار این که می رود
 بکشی چشم دل بنگار عیوه جمال
 انی ل بیاوستی و بوی خوش ما
 شد آفتاب از اثر زهره مست

بنگار جمال ناز و آه و بکا میسر
 روز و شب کار خویش کن این حال میسر
 از گریه ابرو برق و سما میسر
 از خوش حسن قصه جوید و وفا میسر
 دلدادگان بینگ از دل با میسر
 نه به نیت نیست نشود و نما میسر
 این خیرگی چشم نگردد ضیا میسر
 در ابتداء عدم شده از انتها میسر
 از جلوه های حقیق آس لقا میسر
 محویم ما به عشق و زچون چو میسر
 از جلوه کارنگ هم از لونها میسر
 آنچه گذشته در ازل از ما جدا میسر
 اشخاص فی بین تو ز سر خدا میسر
 که خنق بحر و خدا از ما سو میسر
 این و آن ازین را ما میسر

بینم ز دور آدم و دوری ناله است
 هر دم بصورت ز دلم سر بر آورد
 در خون پیوه نور نظر بس عجب بود
 یار آمده چو عشق نشسته در وصال
 حال گلی که گلشن دلم است جا او
 امی دل غیر عشق ستا و طلب کن
 تقوی و بهر مکره عقل است زاهد
 با مشایخ بر یغان غل غلیم و شاد
 حیران سن یار چو آئینه گشته ایم
 ساقی دیار و بهر مکر یغان ده نوش
 اسرار عشق و لذت قتی و جام می
 مگر حیات با چوبه سحر وصال است
 نه جام و بادیه چو و غزیرت
 نار و نیم قبله و ایمان زاهدت
 از بهر ستر یار دل سوخته است جا

اسرار شاه بین تو نهال گد امیرس
 آید بصد لباس جبر چشم با میرس
 شرجی بکن ز روح و در گرازه خدا میرس
 یکبار بر دوستی ما از ما میرس
 از بید لال میرس و زیاده صبا میرس
 در پیش طل عشق زبال بهامیرس
 از بید لال عشق روانار و امیرس
 از ما زنده و سرع و ز نور و صفا میرس
 صوفی ز عاشقان فنا و بقا میرس
 از حلت و ز حرمت کرد و اعطای میرس
 روانه حریف پیرن آشا میرس
 خور بادیه وصال آب بقا میرس
 زود آفتاب کن در گرازه ماضی میرس
 از بید لال عشق ز خوف و رجاء میرس
 خوش این نایبی ست عبد الهی میرس

<p>ای دل اگر طلب کنی اسرار عشق دوست عشق است کای مردی و مردان هوش دلا آنانکه گم شدند عشق و هوای دوست عاشق تبار یار بکوه همان و جلال ز خیر قمر گردن لعل بستانه است خانی خوش باش فرزند سرائ نگار آینه ساد گشت پراز عکس شهر موی است روح عشق بتیش بود عصا از بهمت شریف طلوعیم و هم چو ل احرام به نزل دلدار بسته ایم بیرون از درون پیشش محیط ما چشم مستی مخمور دیده ایم چشمه که تر عشق بود جلال او</p>	<p>از خسته پرس ز اهل تقا پرس اگر زار و جنگت خواجه سرا پرس زیشان غیر یار و زیگر هوی پرس از اهل نخل میج ز جود و سخا پرس از جان قبلای بحر از ابتلا پرس از عرش و لامکان دگر از خلا پرس از جان بخشنال روحی خدا پرس اسرار روح اینهمه اهل انصاف پرس درون تنی چرخ نکر و زابا پرس از ماز کعبه و رضا و زینا پرس سریت بواجب همه تن لکشا پرس بے باوه سرخوشیم ز مستی ما پرس زین خشاک چراغ محبت دلا پرس</p>
<p>احمد ربین الفت دلدار گشته ایم از ما بهر یار بحسن از رضا پرس</p>	

ایضاً

<p>روئی همچون قمر و زلف چو ز ناز بدوش ز دلم تاب توالت ز غفل و بهوش گفت خاموش شای بالهوس باد فروش وانگهی پیش من آور نه تو خندان محروش بیکی جو غمی خرقه هستی بفروش که درون سر من نے خروم ماندونه بهوش بود در هر طری ناله و فریاد و خروش کز ازل است شده تا بقیامت بدوش نه که زاهد که بود بهمت او ز بد فروش همه در جوش و خروش و همه در تشاکوش خون چکان از غره های سینه چو دیگ اندر جوش نزد من آمد و گرفت مراد را آغوش رو چو منصوبه نه بی پروا گئی راز مکوش</p>	<p>دوش دیدم بهیچ باده فروش رفتم از خویش چو دیدم رخ خورشید فروش گفتم ای جان جهان گردست برگردم سینه خویش کن پاک تو از ما و منی اگر از باده عشق بدلت ذوقی هست من ازین یک سخنش بچو و بدست شدم عاشقان گردیده چارده اش حلقه زده پیر خمار از منی عشقش بهماں رندانند رندان از باده عشقش بهمتند و خراب عاشقانے کہ چوار باده عشقش مستند دل و جانم زنی مهر خشت مست شده چوں مرادید ز خود رفته و مد بهوش شده گفت خوش نیست چنین پرده درمی اسرار</p>
--	---

راز پنهانی جانانه تو از ازاں مفروش بادۀ مهر و وفا با رخ جانانه بنوش حالش باش چنین گفت مرادش سر و شش تا بویش بسی ای دل من نیک بکوش این چه ترسیت که گردید و لم زد و بدیدش کم بعشقتش سخن گوئی و بلا باش خموش	ضبط کن آنچه ترا پیرمغان گفت نهال پریب باش ز صهبای محبت هر دم در ازل قنوت تو بار محبت کردند بعد کن از دل و جان اگر قدم صدق تراست این چه راز نیست که جان شسته از دست و خرد با کسایکه همبسته نازند و نسیم
احمد اکبر حذر از گوش رقیبان راز سر خود فاش کن فتنه شاں دارد گوش	
ایضاً	
جانها ز حسن شوخ او دارند غوغا هر طرف دیدار خوبان آمده مثل هوای هر طرف هر دم ز چشم شوخ او فتنه است بر پا هر طرف دیده بمثل آئینه عورتهاش هر طرف روشن شده کون و مبرکات و بوار و دور و پا هر طرف	به تماشای رخ عشاق شهید اهر طرف ولما به نقش انطباقش شده مانند طور زاه و فغان عشاق عالم شده پر شور و شوش پیشین حال رو او هر جا شده هیرت زده وی از شعاع حسن او در تاب خورشید خوش

بوده بچم عاشقان گرد سر لے آں هری
 دیده زور عشق او عشاق را شد غول فشاں
 بوده جمال آں صنم فارت گرا ایمان و دین
 در کربلای عشق او هر عاشق دیوانه
 از خانه چوں آمد بروں در خلق غوغائی فساد
 گرد سرای آں پری عشاق او از فرط شوق
 جان برب و دیده بره قومی زنجوران عشق
 شوریدگان عشق او افتاده اندر کوئی او
 از بهر مخنون او گردن خوشتن بگذاشته اند
 پروانه و شن از سیدی برگرد شمع روی او
 بهر مریضیان غمش حسدش پور روح الله بود
 از قامت رفعمای او قایم قیامت گشته بود
 بهر خدای ماهر یکدم نقاب از رخ گشا
 در عشق او نهان من آشفته و شیدا شدم
 جاں های عشاق خوش روشن سده مانند نور

دیوانگان عشق او هر پیر ز سودا هر طرف
 در انکاس چشم عاشقان سیلاب دریا هر طرف
 از عشق حسن او آشفته دلها هر طرف
 میداد جان خویش را غوغائی مجابا هر طرف
 در عالم از حسن رخس سورست بر پا هر طرف
 کرده تبار متقدس جان بی تحاشا هر طرف
 شد مجتمع با صد خنیں بهر سیجا هر طرف
 از بهر یک نظاره آں روئے زیبا هر طرف
 در هر نظر جلوه کنان صد حسن لیلی هر طرف
 هر عاشق از جوش جنون میداد جازا هر طرف
 بجم غصیر عاشقان بهر دوا هر طرف
 مضطرب گرده عاشقان جان ناشکیبا هر طرف
 استاد قوم عاشقان با صد تمننا هر طرف
 دیوانه حسن رخس نادان و دانا هر طرف
 زان پر نور روی نکو نور تجلی هر طرف

جانها سخر کرده سحرست اندر چشم تو
 با چشم مست پر خمار آمد موئے بزم آن نگار
 از برق حسن آن پری و ز شعله نور رخس
 در عشق روی آن نگار از عاشقانش صد هزار
 دیده جمال آن پری و دل شوخی و دل لبری
 در عشق آن بوئی نکوافت او اندر کوئی او
 زان نرگس پیر از خمار و چشم میگون نگار
 از عشق حسن آن پری زان سحر و زان جادوگری
 هر دم بر آئے بخودان تابان تحسلی جمال
 آئینه حسن رخس چون نفس و آفاق بود
 یکبار از کتم عدم چوں بحر عشقش جوش زد
 دل قلم آمد بی کنار امواج خیزد و هزار
 از در عشق و سوز دل جانها بفریاد آمده
 شوریدگان عشق او پیش جمال آن پری
 راز نهانی ازل چون بود پنهان در عدم

مفتون حسن بگو تو شپری و برنا هر طرف
 عشاق بخود آمده چوں مست صبا هر طرف
 جان سوخته عشاق را چون طور سینا هر طرف
 آتش و حیرت زود بود و ند چوں ما هر طرف
 هر عاقل و مغر زان گردیدشیدا هر طرف
 هم زاهد و هم عابد و هم کسب و ترسام هر طرف
 بدست جانها آمده و بهوشن لبا هر طرف
 افتاده شوراند و جهان برخاست و غما هر طرف
 از هر عشاق رخس صد ماه سیمای هر طرف
 عکس جمال روی او گشته بودید هر طرف
 آن گنج مخفی ازل گردید پیدای هر طرف
 این چشم و گوش عقل و هوش انهار و یا هر طرف
 و حسن پر آشوب و تنور لبت هر جا هر طرف
 دیوانه و حیرت زده مثل ما یا هر طرف
 از بوشن عشق و جنون گردید افتاد هر طرف

از غایت شوریدگی عشاق رسوا بر طرف	دیوانه و بنجو شده و با بشتق آن پری
	<p>آنگاه بر آئے جرعه در بزم آن ساقی جان</p> <p>هر عاشق شوریده مرست تقاضا بر طرف</p>
	ایضاً
<p>عالم آشنوی به ناز و نجوی حسن و جمال</p> <p>گاه میسوزد و دم چون طور از نار جمال</p> <p>گاه زنده میکشد روح من از بونیصال</p> <p>گاه میگوید که ای شوریده سر این بونصال</p> <p>گاه میگوید که ای بے صبر خود چندین سال</p> <p>گاه مرهم من نهد تا زخم گیر و اندام</p> <p>گاه خواند گاه را ندیدیت این امر و حال</p> <p>سخت افتاد است اندر گردن جانم عقال</p> <p>میکند هر لحظه از رنگی برنگی اتقال</p> <p>که نسیم و گاه مهر و گاه دبور و گاه شمال</p>	<p>دل بود از من بت شیرین لقا کے خوشحال</p> <p>گاه ہوشم سیر و مانس ہو سی از جمال</p> <p>گاه مینازد و تیغ ہجر جان من ہلاک</p> <p>گاه میگوید برو از پیش من غوغا کن</p> <p>گاه میگوید کہ این مہمانی تو خوش آید م</p> <p>میتز زخمی بدل گا ہی کہ تا آہے کنم</p> <p>سخت میرانم ز جذبہ آن جان جهان</p> <p>میسوزد و مر جا کہ میخواہد خود آن یا عزیز</p> <p>چون پر گا ہی بدست مهرے و اقبال است</p> <p>ہر زمان بادی وزد از خیب ہر جان و لم</p>

کیست آن تپیش جباریش گوید که نم
فهم گردانست از اسرار قرب و بعد او
این نم یا خود توئی جز حیرت اینجا هیچ نیست
بر ترست آن عالم از نور و ظلام روز و شب
نیست اینجا هیچ شی جز هستی مطلق و گر
میوز و باد و ازو بر جان و بر دل هر زمان
عالم بی مثل و بی چون گرچه از دیدن برست
فهم از او را ک ذات روح گو عاجز بود
ساقیا از مستی می و هم هستم شکن
ما ز عمری اندرین غم روز و شب افتاده ایم
سوختم از تفت هجرت ای مرا عاشق
با جان ای جان جان محجج ویدار تویم
روح ما را از ازل آغانه از مهر تو بود
اے فلک بر رفعت خود ایستد نازی کن
بچو آنچ پیش تو رشید رخس گم گشته ام

عقل بهوت ست آنجا ناطق گنگ و مثال
ای بری اقبال و قال و اتصال و انفصال
کے یکویت راه یابد و هم عقل و خیال
نیست آنجا وقت و ساعت نیست آنجا سوال
عالم بی رنگ باشد برتر ازو هم و خیال
عالم اجساد از وی می پذیرد و انفصال
لیکه دار و جلوه باو نشان شبیه مثال
لیکه ظاهرش بود و در صورت و شکل خیال
تو کرمی بر کر جان کی گران باشد سوال
باز جهان مرا اے جان عالم زین ملال
تشنگان وصل را باشد لب تاب لال
بهر مسکینان شہمان را صد بود و نوال
گر دم آخرد رآنی خوش بود و مال مال
با عشقش را نگر کرد این ضعیفی احتمال
از وجود من نشان باقیست گوش مال

من نیم در هست تاب آفتاب روایت
 تا توانی خویشتن را خوشین یار کن
 در حضور حضرتش گریه از خویش آوری
 پوششین باخی در تنگ نائی احدوت
 بهجو دزدان اندرین شبیه محبوس آمی
 هر زمان بر قصر شاه جاں سلامی میرند
 سنج ای دل ز حکم حضرت پیر مغال
 بیدلان سوخته رفسر غیر یار نیست
 عاشقان بنگر بدین نقد وقت خویش بند
 عاشق دل داده را دل سوخته دلدار رفت
 باده عشقش که جان مرده را بخشد سرور
 ناول وین را فدا کنس جانان کرده ایم
 غارت ایمان وین عاشقان از ناز کرد
 من بپیم از جیمال آن نگار نازنین
 ای پرورد از نگاهجی کار عالم کن تمام

هستی ذره تو بر شمس و ابرو انفصال
 فکر کم کن از سرور و خرن از بحر وصال
 بهر جان خسته تو تکبیرت و هم کمال
 بر کشا سوی قدمی مرغ عشق پر و بال
 چو خرامش شده شایه ملک بنیر و ال
 کای غریب بنوا و نشنوب انیس و قال
 تا دم آخر کن فرمان او را امتثال
 عاشقان اجر خیال دوست نبود و شغال
 اضنی و استقبال آنجا نیست عاشقان خیال
 میکند هر لحظه جانش سوخته جانان ارتحال
 ترو ملاشد حرام و نرد عاشق شد حلال
 زو میسر از بیدلان تو از کمال و از زوال
 صد نهر اراں دل بود آن شوخ از غنچ و لال
 صد نهر اراں جاں ز ناز خویش کرده پائال
 ز آنکه خون عاشقان گشت بهر تو حلال

<p>لیکہ ہر کس حسب فہم خود کن قال و مقال از نگارم دہ خبری قاصد فرستہ قال کے بدام من در افتد یارب آن عشق قال گوش نکلند نالہ ام کس آہ شد قضا الزحال حضرت ناصح کہ بہت اندر دماغش اختلال ای دل محزون ز درد ہجر او چنداں مثال</p>	<p>ای جالت بر تر از روح و تنائی عالم است سو ختم از آتش سودا کے عشقش سا لہا آنکہ من از بہر او صحرانوردی مے کنم نالما کردیم از در ماندگی خویش ما پند دادن عاشق دیوانہ را سودی بہت گاہ باشد کان پر پر و نور چشم من شود</p>
	<p>ہو شد ار احمد درین عالم ہر ہستی حق ہستی دہمی برای جان تو آمد و بال</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بیخود و بدست زو گردیدہ ام رفت از دستم دل شوریدہ ام گشت چوں یعقوب روشن دیدہ ام تا چو مجنوں زان قبا بدیدہ ام را از رایے پردگی زو دیدہ ام</p>	<p>بوی یاری از صبا بشیدہ ام مست گشتم چوں پیغمبر از اولین بوی از پیرا ہن یوسف رسید یا کہ بوسے کا کل لیلی است این پردہ ہائے غیب را بدید عشق</p>

<p> عشق گوید تا بد و برسیدہ ام من بنام عشق آغازیدہ ام شوخی این عشق را فہمیدہ ام بوی در دہل ازو بوسیدہ ام در ازل این درد را بخردہ ام حایل او من بجاں گزیدہ ام من و را در خویش گنجائیدہ ام بندہ روئے بستاں گردیدہ ام بس تعبہا کان بجاں بکشیدہ ام از ملوثی دلش ترسیدہ ام صد گریبان جیا بد ریدہ ام سالماد کوئی او گردیدہ ام </p>	<p> چونکہ عفتار نشان پیدا نبود پس بہ شوق دل سر این نامہ را من ز سر کنت کنزاً مخفیاً عظم آورد از عدم سوئے وجود قدسیاں از درد عشقش مفلس اند چرخ زان بار امانت کردا با می نمشد آنکہ در ارض و سما منکہ سجد ملک بودم کنوں از برائے آں نگار نازنین زین تالم تا ز نخبہ یار من ہمو مجنوں از جنون عشق خویش از برائے یک نظر بر روئے او </p>
---	--

ایضاً

<p>تانبہ بیند روئے جانان دیدہ ام</p>	<p>صبر کند این دل شوریدہ ام</p>
--------------------------------------	---------------------------------

<p>یخت چوں یعقوب نور دیده ام خاک تست این دل شوریده ام وز غمت داؤد ساں نالیده ام اشک چوں از چشم خود باریده ام بهر جانان بر ابدل ورزیده ام</p>	<p>یکدم ای یوسف بسوئے من بیا باز آتشیں میان جان من گر بہا دارم بعثت چوں شعیب در غم آل لالہ رو مانند ابر کے گذارم عشق آل جان جہاں</p>
	<p>احقر! این ہائے و ہوار زان بدان عشق اورا من بحباں بخزیدہ ام</p>
<p>چوں نالم دور از و گردیدہ ام من ز بنی صبریٰ خود کالیدہ ام از جنوں بے پاؤ سر گردیدہ ام نالہ ام گوید بد و زرسیدہ ام ہمتے بہر دل شوریدہ ام چاشنی درد او یہ چشمیدہ ام چوں بری از غیر او گردیدہ ام دیدہ ہر دو کز جنوں ژولیدہ ام</p>	<p>یار من با جان من ہر از بود آنکہ صبر از جان من بر بودہ است گشتہ ام رسوا سر بازار ہا کے اثر این آہ سوزان مرا دل ز دستم رفت ای صاحب دل کے ز کامم لذتش بیرون رود عشق من از کفر و ایماں فارغ ہست کفر و ایماں در بروی من بہست</p>

ساقیا از جرعه مستم یکن	فرش راحت باد جان و دیده ام
مست کن چند آنکه تا از خود رانم	راحتی یاید دل شوریده ام

غزل

حسن روئے آن پری را دیده ام	زار و دیوانه از و گردیده ام
در هوئے آن غزال خوشخرام	در که و صحرای بے پزیده ام
بابان ماه و شش خوش غلوتے	در فرا بات سغاں بگزیده ام
در پئے آن رشک لیلی روز و شب	عجب مجنوں کو بگو بد و دیده ام
حایل بار محبت چوں شدم	بس ملا متنا بخود کشیده ام
عشق او جان مرا بے تنگ کرد	خرقه ناموس را بدریده ام
احمد در عشق آن شیریں لقا	سالها من کوہ غم کا دیده ام
جاں فدائے آنکه دل شیدای وست	عشق او از جان و دل بگزیده ام
جان و دل یک پر تو فور شدی دست	ستم اتوی هست از و گردیده ام
وہ بستم اوچو جان نزدیک یود	نخ نہ بیند چشم و نور دیده ام
چشم و نور چشم با ہم اقرب اند	گفت چشم از نور خود پوشیده ام

او با از جان من نزدیک هست
 باشما من از شما گفت افریم
 میدۀ تو هم معاد تو منم
 گشته ام در ظاهر و باطن محیط
 کل شیء هالک الا وجهه
 از باطن سوئے ظاهر آمده
 آمد و رفت از کج من از کج
 بوده ام در ذات اول بی نشان
 گشته ام من بعد اسما و صفات
 صورت افعال گشتم بعد از آن
 بعد اندر شهادت آمدم
 مرغ عرشم آشیانم قدس بود
 روح قدسم لا مکانه بجائے بود
 جسم عالم را منم مانند روح
 پوشش عشق است اینک که در افشار از

گرفته بینم مهر تیره دیده ام
 بر سر من یار را انصیده ام
 تو مرا می من ترا گردیده ام
 من شمارا نور جان و دیده ام
 کم درون مستیش گردیده ام
 ایست بر سر و لب بگریخته ام
 چو ارادت من بخود چنبیده ام
 در مقام حیرت آرا میدم ام
 در تکیه های خود چنبیده ام
 همچو سبزه در درون روئیده ام
 صورت لون و جسد گردیده ام
 از نشین ناگهان پریده ام
 بئی مقید در مکان گردیده ام
 مثل جان نور دل و هم دیده ام
 ورنه اندر ذات خود پوشیده ام

<p> شور عشق است اینک در عالم قیاد عشق آمد از جانا فاش کرد طرفه آل سیری که از گفتن پرست ساقیا از باوه بیخو و کن مرا مست کن چند آنکه از گفتن بهم </p>	<p> بمحو دیگر از گفتن خود پوشیده ام از جنون این خرقه را بدر پیده ام دوش از پیرمختا بشنیده ام هر تو در جان و دل بگرییده ام از تو ساقی حلّ مشکل دیده ام </p>
--	---

غزل

<p> سالم عشق بتا و زبیده ام باد و چشم خویش در باغ شود عشق من از پر تو حسنیت از دم مطرب که جانم مست شد از شعلۀ و تابش نور شنیده ام چون تو خسته در نظر نام مرا دل مجسم گفت از عشق احمد عشق آمد شور در عالم فکند </p>	<p> زانکه ستر حق در ایشان دیده ام از جمال گل خاں گل چیده ام من درین آینه رویش دیده ام نالۀ جان سوزنی بشنیده ام سخت نور چشم من در دیده ام گر د عالم من بے گردیده ام من ز چشمت خویش شده چکیده ام آه من بے پرده تو گردیده ام </p>
--	--

عشق آید از پنهان فاش کرد
 کنز مخفی بودم اندر غیب من
 روح حقم از عدم بر می آم
 چون نفیخت فیه من فحی گفت
 پر تویی بودم ز خورشید جمال
 پوراء ام باشند ملک قدّم
 در مقام ذات بودم بے نشان
 آدم آول بحسب رت صفات
 پس سفر کردم بکلی ارتسام
 آدم آنکه باقیم مثال
 بعد در ملک ناسوت آدم
 در هر انسان کامل ختم شد
 شخص کامل آن رسول اکرم است
 باقیامت نابیش قایم بود
 منک در الوان اقسام آدم

ورنه از چشم جهان پوشیده ام
 شهره عالم کنوں گردیده ام
 در وجود خلق آرمیده ام
 در تن آدم ازال بخندیده ام
 در حساب تن کنوں پوشیده ام
 سکن حادث کنوں بگزیده ام
 چوں ارادت در نهان جفیه ام
 صورت سمع و بصر گردیده ام
 ثوب ملکوتی ببر بکشیده ام
 جامه های نور را پوشیده ام
 در لباس خلق آرمیده ام
 تا در آخر صورتش گردیده ام
 جمله استعداد درو گے دیده ام
 در قبایش هر زمان پوشیده ام
 نقشها بر لوح خود بکشیده ام

ہر زمان تجبید مثالِ من است
 آمدہ بپیرنگ اندر قید رنگ
 حُب حق خود باعثِ اظہار بود
 اضطرابِ عشق شور افکندہ است
 متحد در اصل بودم من بدو
 او مرا بر حسن خود عاشق نمود
 خود منم مشاطہ حسن و جمال
 حسن و عشق این عاشق یکدیگر اند
 جان و تن را بہم اتحاد
 او چو جان بے تن نمی گیرد فساد
 او نہان مانند جان در تن بنشده
 اینہمہ تزیینہ و تشبیہ وی است
 نورِ نور از ذاتِ نور کی بخند جدا
 جملہ عالم پر تو نور و لیست
 در حقیقت ماہ را خود نور نیست

ہر زمان شانِ دگر گردیدہ ام
 زین اسیر می پر غم و رنجیدہ ام
 ورنہ گنجے سخت تر پوشیدہ ام
 منکبے پردہ از و گردیدہ ام
 لیکہ در صورت جدا گردیدہ ام
 در دل و لہ از خود بگزیدہ ام
 بر رخس گلگونہ گردیدہ ام
 ما نلکم او من بدو گردیدہ ام
 او چو جان و من چو تن گردیدہ ام
 من چو تن بے روح او تو لیدہ ام
 من چو تن از تخم جاں روئیدہ ام
 او چو نور من نورِ نور گردیدہ ام
 از و بود جاں چو نور دیدہ ام
 گر ندیدیستی نگر از دیدہ ام
 گوید او از نور خود زائیدہ ام

نہیں ہوں ہست ازوگر دیدہ ام من ز جو دش از گماں بر سیدہ ام اندریں آئینہ رویش دیدہ ام	نہیں ہستی مر کے را غیر او ہا دی عشاق شد نور یقیں شد یقیں آئینہ روئے حبیب
سردینہ احمد بہ پاکے پیرہ خاک راہش با دکل دیدہ ام	
غزل	
نور شید بکف دارم سلطان خرا با تم از بہر خریداران دوکان خرا با تم با چند خرا باتے و رہاں خرا با تم آئینہ مطہر بخو حیدر ان خرا با تم من زندہ کن دہا من جان خرا با تم گفتم تو کئی گفت لمعان خرا با تم گلزار عجبست ام بستان خرا با تم مشتاق حریفان و زندان خرا با تم	با ماہ رخ اشب همان خرا با تم سودا کے می و ساقی دارم بدرون خود در خلوت می نوشتاں تا غیر کسے ناید از غایت بدستی گم گشتہ ام از ہستی ایں عشق بہن گفتہ روحم بن عشق برق رخ مہرہ می زو شعلہ جان بن صد داغ ز عشق اوچوں لالہ بدل دارم از صحبت برزا ہد حقا کہ دلم گرفت

در عاشقی و رندی می نوشتی مدهوشی
 از صدق و نیاز دل خاک بره عشاقم
 ای زاهد ظاهر بین بر خویش می نازی
 صد زخم زنده عشقتش بر جانم از بستی
 در دیرمغال روزی دیدم صفتی لکش
 پیما نه بگذارم زان عهد که بر لبستم
 من مست نیم لیکن خاک در خمارم
 چوں چرخ همیگردم برگرد بتان زاهد
 بآباد بگفتم من جان مست بوی مست
 ای پیرمغال سویم نظر ز کرم فرما
 تا حشر ز جان من عشقت نرو و ساقی
 در مدرسه عشقتش از بهر کتاب دل
 این محبت سیاه من برگشته را بین
 در عین پریشانی جمیع دل دیرم
 چوں روز ازل مارا کردند خراباتم

من صدر ماست ام دیوان خراباتم
 در مشرب و در نکت پیران خراباتم
 تو بنده خود بینی من آن خراباتم
 چوں گوی ز چوگانش گردان خراباتم
 گفتم تو کی گفتا حسان خراباتم
 شکسته نگرد و تا پیمان خراباتم
 من زنده نیم اما حیدر ان خراباتم
 تا حشر نگرد و کم دوران خراباتم
 خندید و بگفت من ریحان خراباتم
 بگذاشته تنه ایم یاران خراباتم
 و ز دل نه برون کرد و میلان خراباتم
 و بیایه الفت ام عنوان خراباتم
 گزندی و قلاشی جویان خراباتم
 تا بسند خم زلف خوابان خراباتم
 هار و دل پر و خشت جویان خراباتم

<p>ای زاده خوش سیرت شائسته کردی چوں اهرمن این عشقم یار بهار دینم زد دی چشم من گفته خون بختتم بنگر از مستی می احمد زین مستی خود درستم</p>	<p>من رند خراباتی شایان خراباتم تا والد و شیدا می قربان خراباتم من چشمه الفت ام سیلان خراباتم هم کاسه می نوش و رندان خراباتم</p>
--	--

غزل

<p>گر بخت من یارے کند خاک و جانان شوم بنامی و رخ تابیش تو چوں آئینه حیران شوم وی گفت آن جان جهان با من که ای شایانی در مشورت و رشید رخ گر جلوه آرد پیش یکدم اگر لبهای او دمساز گردد و بالهم خوش آن دمی باشد که من از پر تو هر خوش ای باده وحدت دمی در خم جام تو نشین چوں مرغ عشقی شایان اندر فزائی لاله گل شو جلوه گرد چشم من یکبارای نور جمال</p>	<p>در پایشم من تهنه منون آن احسان شوم خالی ز نقش خویشتن پر جلوه جانان شوم جان کن بعشق من فدایا من تر افرو جان شوم مانند انجم من ز جان ز نور او پنهان شوم تا از دم او بچونی بنحو لیشتن نالان شوم مانند دانه سرسبز تابنده و نوشان شوم تا خرقة هستی خود بر افکنم عریان شوم از پر وبال عشق او بچوں پری آیدان شوم تابیش وی خوب تو چوں آئینه حیران شوم</p>
--	--

خود مطرب مجلس اگر در نغمه آرد نام یار
 از ناز گفت آن بت بن در کفر عشقم جان بده
 ای کعبه دلدادگان در کوئی خود را هم بده
 گفتم که اے دلبر شی شوشع برغم من بگفت
 یکبار ای نورشید جان از هستی من بهر بار
 و عشق آن جانِ جهان بگذارم این کوئی بکمال
 گفت آن مسیح جان مای سوخته سویم بیا
 سویم بیا تا باشمت هر جا دلیل راه تو
 حسنت مسیح جان من مهت بود آب بقا
 دمی گفت عشق او بن خوش خلوتی بایار کن
 در خلوتی عشاق او کی باریا بدجیر نیل
 غم دیده ام من سالها از عشقت کثیر لقا
 گراے گل خندان من رخ پوشی پنهان من
 که باشد ای جان خم بن باریا بشم منشین
 از هر صحرایم کجا میرد چرخ عشق من

مانند صوفی از طرب دستش قصاص شوم
 خود ای سگمان تاز من قوت ایمان شوم
 تا چون طواف حاجیان بگرد و گردان شوم
 گر جان کنی قربان من در سخنان من جان شوم
 چون ذره تابان شوم چون صبح تا خلسان شوم
 در جان بیازم در رهش به حلقه ندان شوم
 خرب ترا شادی کنم دید ترا دران شوم
 گر فانی عشقم شوی من بهر تو بران شوم
 میرم اگر در عشق تو من حی جاویدان شوم
 خوش خوش نشین در خلوتش من تود بان شوم
 گفتا اگر بالا پریم با بال دهر سوزان شوم
 یکبار در چشم بیا که دیدنت با ان شوم
 مانند بلبل بهر حراز و روتونا لا شوم
 با آن نگار نازیس یکبار در برتال شوم
 لیکن بچشم ناقصان شمع تیر دماں شوم

<p>ناگاه پای جان من شد بسته دام شیون ساقی ز چشم مست خود جان مرا بدست کن زاهد بتان ماهر و آئینه حسن حق اند بار امانت را اگر زاهد کنه انساں حاصل است اسمگر اگر در خانه ام آن ماهر و مہاں شود</p>	<p>از قید تعین گر رہم در ملک ل سلطان شوم تا نزدستان بیت من نیز ازستان شوم بنیم رخ ایشان ازین صاحب عرفان شوم عشق بتان رزم اگر من نیز از انساں شوم صد بار گر دم گرداود ز جان دل قریان شوم</p>
--	---

۷۸۶
ورنعت

<p>ای سیر آرائے زب و المنن قدسیان گرد سرایت از ادب انبیا پروانه و شن بر گرد تو چونکہ ابر رحمتی بحسب کرم از طرب روحانیاں رقص آورند گر بر دیویت بگورستان صبا عاشقان مشتاق دیدار تواند باشن ساقی بہر جان پر غم</p>	<p>فر تو بر ملک ارواح است و تن رب سلم رب سلم بانگ زن تو چو شمع در میان انجمن رشته زان در دیوان من فلک بر جہاں روئے تو ای بوالحسن مردہ از مستی بداند کفن پردہ بردار از رخ ای جانان من از طرب خن و خمار من شکن</p>
---	--

غزل

<p> ای ظهور ذات تاربت ذوالمنن هستی کون و مکان قائم به تست مستی عشاق تو بر بوی تست جان بهر اید رحمت تو بی زبان ای گل خندان یافض و الجلال پر تو حسن تو هر خوبان یافت از کینه امت تو احمد است سوزش عشقش ربوده عقل من عاشقان را پیش شمع روی یار و اخمائی سینه عشاق تو بلبلان نالان به شوق روی تو هست پیران کس از چشم خشت هست جانم را تمنای کرم </p>	<p> ظل تو تست از روح و بدن تو چو روحی جمله عالم چون بدن چو اویس و بوی جانش ازین نعت تو بیرون لب هست دهن بلبل سدره رشوق نعره زن گشت زان یوانه قیس و کو کهن سایه رحمت بجای افسن چو نباشم ز اهدا تو به شکن همچو پروانه بسپاید سوختن گشته چو گلها شگفته در چمن گل بعشق تو دریده پیرهن شرم دارد از رخت برگ سمن باثدا بهر تو مرگ و زیستن </p>
---	---

<p>کز طرب جان بقص آر و در بدن غم چه دارم چوں توئی اقبال من تار د جان من از ریخ و صحن تار بانی یا بجم از او مام و ظن نست آساں از خودی بیرون شدن لرزد از خوف گناه تو پیشین</p>	<p>ساغرے از لطف و در کامم پریر از کہ ترسم چوں پناہ من توئی یک نظر فرما ز رحمت سوئی من از کرم باب یقین بر من کشا جز بتوفیق تو اے بحر عطا احمد عاصی شفاعت غلامت</p>
<p>غزل</p>	
<p>میفرید مشک را کیسے تو غیرت قوس قزح ابرو سے تو ہمت ترک گماں مہندو سے تو راحت روح ست بولی ہوئی تو خاک گرویدیم اندر کو سے تو میکشد جاننامی عاشق سو سے تو نشہ لب مستم میان جو سے تو</p>	<p>رنگ و چارہ شد رو سے تو چرخ سرگرداں گشت جوئی تو مہر و مہ گشتہ غلام ہو سے تو ای حیات جاں جمال رو سے تو موجت جاں از برق سخن رو سے تو بست تقاطع حسن رو سے تو اشکماریزم بپیش رو سے تو</p>

دل ربودہ زگر کس جادوئے تو
 گل گریاں در بہ عشق روئے تو
 از غم تو لاله را در سینہ داغ
 آمدی گلگونہ محسن بہتاں
 سوختی از ناز جان عاشقاں
 از من بیچارہ وسادہ سلیم
 آدم من از برائے جستجو
 چوں جمال تو لاله عاشقاںست
 زان چو انجم پیش تو گم گشتہ ایم
 ماریت از ریت شد گواہ
 ماہم یک قطرہ بحر تو ایم
 ای ز عشقت جان طرباک آمدہ
 گشتہ ام خاک نرت از فرط شوق
 از دل دہاں گشتہ ای جان جہاں
 جہاں پاک گذاری در ملا ل

کرو شیراں را شکار اہوئے تو
 مست بلبل دچمن از بوئے تو
 شد پریشاں بنبل از کیسوئے تو
 شد نہاں در عشق نامی ہوئے تو
 چوں تنالم جان من از خوئے تو
 دل ربودہ چشم پر جادوئے تو
 وی دل من گم شدہ در کوئے تو
 زیں سبب ہر جانست الہ سوئے تو
 ماتشید چوں توئی پہلوئے تو
 جنبش فانیت از نیروئے تو
 راہ دار دہسم جان بچوئے تو
 مست و بخود در طاع و طوئے تو
 تا ز غم من بوسہ بر زانوئے تو
 عاشقاں محور بنیکوئے تو
 چونکہ احمد مست محبت گوئے تو

غیر شمس الفحی مشد روی تو
 از شعل آفتاب روئے تو
 ہر سحر آیم میان کوئے تو
 کعبہ جانہا ست جہاں کوئے تو
 زندہ ایم ای جان ہیا روی تو
 فی نیاز می ازیرائے عاشقان
 اشک چوں سیلاب آتشکده
 دیدہ احمد و جمال دلبراں
 عاشقان شیدا چس روئے تو
 ای صبا با آں نگار من بگو
 ای ہا می قدس سویم باز پر
 قدسیاں دیوانہ حسن تو اند
 بہر ویدارت نمازی می کنم
 شد نگاہ مست تو بحر حلال
 نامہ دا چو بلس جان من

لیلۃ القدر آمدہ کیسوئے تو
 رشکِ خا و گشت جہاں کوئے تو
 تادرا آید در مشامم پوئے تو
 سجدہ اکرم سوئے روئے تو
 روح تازہ شد روی ہوئے تو
 ایں بتاں آموختہ از نوئے تو
 بہر عاشق بہت این جلدوئے تو
 جلوہ نور شید حسن روئے تو
 دلبراں پابستہ کیسوئے تو
 سو ختم در آرزوئے روئے تو
 جاں فدا بر بال و پر بازوئے تو
 جلد سرگرداں محبت چوئے تو
 سجدہ گاہے مانند ابروئے تو
 بر و عظم چشم پرچا دوئے تو
 ای گل خنداں میا روی تو

از غم من بے نیازی میکند
 حال بار محبت کرده
 همچو آدم گوشت از جنت جدا
 هستم از عمرے مقیم کوئے تو
 ای زجاں روحانیاں نجات داند
 سستہ جانم بتا زلف نوش
 گل پر عشق تو در پیدہ پیر من
 صید نزاراں جانفشان پروانه دار
 ما به عشق روئے تو دلدادہ ام
 بادہ های عشق تو نوشیدہ ام
 سوئی رویت بجدہ ہا آرد جاں
 والہ و شید است دل بر روئے تو
 گشتہ ام مجنوں بہ عشق روئے تو
 چہ فی خالی شدم از خویشستن
 از دمان پیچہ داں چوں فاختہ

بخت من آموختہ ہم خوئے تو
 نیست آن قوت جز از نیروئے تو
 دور گشتم از بہشت روئے تو
 بوکہ آہد در مشامم بوئے تو
 همچو آئینہ پیش روئے تو
 بہر دل زنجیر شد گیسوئے تو
 مست بلبل شد ز بوی ہوئے تو
 ای ہری و شمشیر شمع روئی تو
 او قباوہ پیچہ داند روئے تو
 مست جان بست از لاشا طوطو
 طاق طاعت آمدہ ابروئے تو
 مست جان عاشقان بوئے تو
 آمدہ زنجیر دل گیسوئے تو
 ہامی ہوئی است مای ہوئی تو
 می بر آید ہر زماں کو کوئے تو

<p> اچھو پیراں دستگیرم بودہ جاں نعیمت روہ سوئے شہود جذب حسن بہت ایکہ جان خستہ را سحر کردی سُکرت اَبصارِ نا عشق من عکسی بہت سُوسے تو حالی زارِ عاشقاں را درنگر یکہ نسیم نو دکن از من دریغ ای مرا درِ عاشقاں دیدار تو از غمِ عشقت بجائے لے مرا احمد سکین ز جاں مشتاقِ توست گم شدم ای جانِ محبت جوئی تو عشق مارا تو دتوئی بختِ جواں ای محبت بکیساں اکس توئی ہستی وہمی کہ سلسلِ پہنچ نیست از ہزاراں عاشقِ جاں سوختہ </p>	<p> آفریں ای عشقِ بر بازوئے تو بود ای عشقِ این ہمہ نیروئے تو سو کشاں آور دسوئے کوئے تو در نظرِ نامد مرا جز روئے تو آمدہ از سوزِ جانم بوسے تو ہائے وہودار نداند رگوئے تو مینرجم ای جانِ من بوسے تو راحتِ جانست بہن بوسے تو دام و لما آمدہ گیسوئے تو کے بووتا آنکہ بیتِ دروئے تو رقم از نو دچونکہ دیدم روئے تو تا تو نا نیم از نیروئے تو تا زما داریم بر بازوئے تو گشت ابرے آفتابِ وے تو ے برد دل لعلِ غنبر بوسے تو </p>
--	--

<p>جان من از بی نیازی خوئی تو بلبلان از شوق مدحت گوئی تو میکشد از هر طرف دل سوئی تو اوقتا ده کر بلا شد کوئی تو</p>	<p>نالم از عشق تو می ترسد دلم قمریاں در جستجو کو کسناں قبله عشاق حسن وے تست کشتگان عشق تو در خاک فوں</p>
<p>باز آدرپشیم آکھ جلوه کن مرف عمر شد محبت دے تو</p>	
<p>غزل</p>	
<p>مثل پروانه دل شقیته ام سوخته چو خورشید بعد جلوه رخ افروخته طرز طرار می و شوخی ز که آموخته دیدہ جان مرا باز نمط دوخته لیکه دانسته زید ناسره لفرخته ز آنکه سرمایہ احسن بس آموخته تا ز پروانه چنیں سوختن آموخته</p>	<p>چہرہ ہوں شمع بعد ناز برافروخته دیدہ جان من از دیدن تو خیرہ شدہ بکی جلوه ربودی دل صد مچو منی رنگ حسنت کہ تا باز نہ بیند رخ غیر بہ بہائی نظری سوئے تو جان از ناست شہ خوباں بر کاتی دل مسکین خوش کن نغمش شمع صفت ای دل من میوزی</p>

چوں به بنیم دگر می را چه تو می نور لبهر
 بهوای رخ خوبآں گل خندان ایدل
 با همه دوسه نکو با همه این حسن جمال
 بیکه جلوه حسن رخ خودای مهر و
 از پے سوختن جان من دیوانه
 چوئی ای جان من دای دل دیوانه من
 ای دل کم شده من چه ترا پیش آید
 بهوای رخ آوای دل شوریده من
 تا کی ایدوست من از درد محبت نالم
 شعله حسن که چوں برق برافروخته
 حرم دین من و معصفا ایمانم خفت
 بر در دیر سخنان بهر بیت خیمه زده
 شهره خلق شد می بهر من شاهد می
 چشم دارا زگرش زانکه تو از راه بنار
 ریح لاله بدلم داغ ز عشق تو فتاد

تا درون نظرم نور خود افروخته
 مایه درد چو بلبیل بدل اندوخته
 کشتن دل شدگان از که تو امیخته
 بر بودی دل من جان مرا سوخته
 ای پری چهره تو چون شمع رخ افروخته
 سبق عشق بگو تا ز که آموخته
 تا چو مجنوں بغم لیلی خود سوخته
 مایه درد محبت بخود اندوخته
 جان بیمار مرا ز آتش غم سوخته
 خرمن هستی عشاق ازال سوخته
 آه زان شعله که از حسن برافروخته
 کعبه دین بکعبه ساعده بفرودخته
 طبل رندی و ملاست به جان کوخته
 سالها خاک و بر پیر سخنان روخته
 تو چو گل چهره بسد ناز برافروخته

اول شیفته در عشق تو بفرود خفته ایم
 بهکای دل دینم بر بودی ای شوخ
 احکما سوز دل دو جگر آه و فغان
 روی چو مهر لعل تاب بر افروخته
 در آتش عشق هم از شعله حسن رخ خویش
 ای دل من بچه پانصد صوگر دیدی
 سوخت کشت بدرون لظرم همچو نجوم
 همچو آینه بهر جلوه اداسه احمد

تو که صد خوبی و صد حسن بر افروخته
 چشم را ساحری از بهر من آفرودته
 نیک سر مایه عشقش بدل اندوخته
 تا چون انجم همه تن هستی من سوخته
 ز دلم و غدغم و پرده جسم من سوخته
 سبق بی صورتی هیچ نیافرودته
 تا تو خورشید رخ خویش بر افروخته
 حیرت و بخود می و گم شدن آفرودته

ایضا

چو پری آمده در هستی من نشستی
 چشم خلق از رخ پاک تو به بین عجب
 ز کجای و کجای ای دل من کج گین
 مهده تو چه بود و باز معاد تو چه نیست
 از کجا آمدی اصل تو و تو چه نیست

دیده جان من از دیدن رخ تو دوخته
 دیده جان من از دیدن خود تو دوخته
 علم از مبداء ارواح منسپا سوخته
 غافل از اصل خود و دیده از ازل خفته
 علم تحقیق ز کس منج نیافرودته

چیست غیبتی چه خودی چیست وجود من تو
 اینک بینی نظر تست و خیال دل و تو
 و صفت عرش و رونق جهان میداری
 باز عرشی و ثناء قدس شمس بوده
 روح حق هستی و مسجد ملایک بودی
 ذات تو نور قدیم است عدم اصل وجود
 لوح ساده زازل آمدنی باز اینجا
 حق چو روح است و جهان همچو بدن است
 گر چه ناید بنظر لبیک که محیط جسم است
 حق چو جانست و بود هستی من همچو خیال
 قطره هستی خود را تو به قلم انداز
 از عدم تا بوجود تو مدد هست به
 روح ساده بجهان آمدنی نفس نکی
 صورت نقش جهان عکس خیال تو بود
 مثل خواب است جهان عکس خیال دل من

مایه و سوسه و وهم در آند خسته
 اینهمه علم ز مایه در آموخته
 از بسا تو قیامتک بخود و نوشته
 روشن بوم درین کج در آموخته
 آه از زلال در نایاب تو بفروخته
 و هم این هستی حادث باشد اندوخته
 نقش شتی بدل خویش در اندوخته
 علم تحقیق ز استاد نه آموخته
 روح ما را صفت ذات خود آموخته
 ای دل من ز حق این علم در آموخته
 چه درین خاک کده خاک در اندوخته
 مایه هستی خود از عدم اندوخته
 از هوا و نه هوس این همه اندوخته
 این در است مگر از خواب در آموخته
 خواب دان هر چه که زین علم در آموخته

<p>این همه تفرقه ازو هم در اندوخته آه ای هوش چو این سبق آموخته آه ای دل که تو زین درد و الم سوخته آه ای جان ز که این سوختن آموخته تا که از آتش عشقش دل من سوخته آه زان شعله که در جان من افروخته آه ای دل بغم عشق که تو سوخته آه ای جان که تو اندر غم او سوخته غیر از درد و الم هیچ نماند وخته</p>	<p>جان که پاکت آلودگی نقش و خیال آه زین رنگ که میرنگی جان کم کرد آه ای عقل که از عشق تو دور افتادی آه ای دل بهوائی که مرا میوزی آه ای دیده تو چون روی کسی پیدی آه زان آتش عشق که دلم سوخت ازو آه ای دیده تو چون اشک زلف میزنی آه زان یار که بجران مرا کرد پسند آه و صد آه و بریں در حیات ای حمد</p>
	دیگر
<p>پیر این شکیب دل ما دیده تو چون نقاب بر رخ زیبا کشیده از حال یار ما خیمی گرسنیده ای شمع چون تو سوزش بر چانه دیده</p>	<p>پرده بروی خویش ز ما چو کشیده ما بیدار از عشق تو گرسنه و خراب با ما بگو که منتظر انیم قاصدا میرجم از غم تو نه پرسی ز حال ما</p>

کویت گذشتہ تو بگو ماکجا رویم
 نادر پہچان تیرا دانش بدست
 بودی بخش مرد توانا و سرقد
 اندر جہاں کہ جا جانناست جس تو
 طعنہ مزین بحال من زار ز اہدا
 از حسن آن نگار تر اغیبت سیری
 مال از جنون عشق گریبان ریدہ ام
 ماہر جمال روی تو عاشق نگشتیم
 اشک ارغوان رنگ رخسار تو
 کے دیدہ و شنیدہ یکے بہت اہدا
 از آتش محبت و از سوز عشق تبار
 آرزو گیتی بیج اثر برداش نکرد
 بی صبر و بی سکون غم عشق نگشتہ ایم
 ہر چند پیری و زسرت عاشقی زقت
 ما خود شکار تیر نگاہ تو گشتہ ایم

چوں بے درم بتادل مار خریدہ
 امی دل تو سالما بی او دودیدہ
 انکوں چو چنگ انغم عشق خمیدہ
 ولما بزور عشق سوئی خود کشیدہ
 افسوس میکنم کہ تو اورا ندیدہ
 ہر چند سالما بغم او طیدہ
 تو از فراق جامہ جانم دریدہ
 خود سوئی خویش این دل مار کشیدہ
 امی دل ز باغ عشق گل مار خریدہ
 ما دیدہ ایم از دگر اں تو شنیدہ
 از راہ دیدہ خویش شدہ ایدل چکیدہ
 صد سال امی دل از غم و طیدہ
 پیرا ہن ثبات و قرارم دریدہ
 پستان ام عشق بہ طفلی کبیدہ
 تو چوں ز پاؤ آہوی چوئی رمیدہ

<p>کیں خر قہائے زہد ریا اوریدہ ہستیم آنچال کہ مرا فریدہ آئیم چہال کہ تو نقتے کشیدہ خود و نور و دیدہ یعقوب دیدہ پیوندا و شدہ زہمہ ما بریدہ دائم مگر تجلی حسش ندیدہ از دشتہ فراق رگ جان بیدہ</p>	<p>صد آفرین زوئے تو ای عشق بر لوح جال چو سوسہ فلک میکنی گر است و کجیم ہمنع دست تست و پریدہ حجاز حقیقت نہا شدت ہز یا نیست کار تو ای عشق ہا کسے چوں طوہریت یقین پارہ میشدے ای بس عجب عشق تو بی روح ماندیم</p>
<p>احمد فغان و شور تو خود نیست بی بلب شاید کہ چاشنی وصالش چشیدہ</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>بیری ز عاشقان دل بکمال دلربائی سیر نو حیات یا ہم زورم اگر دہائی بکمال و لغز بی بہزار خوشنمای چونہاں شوی ز چشم غم و درد و فغانی</p>	<p>ز جمال روح پرور چو نقاب بر کشائی بغم تو ای نگارم بلب ست جان زارم دل عاشقان شیدا برودہ تو ای جان نگرم اگر بریت دل من و دروہم</p>

بیکه نظر برویت دو هنر جان ازده
 شده ز دیده پنهان چو پیری از چشم آدم
 دل من به عشقت ای گل به غنایت چو لعل
 تو بسان روح ای جان همه ترجیح جانی
 بخمار چشم میگول زنگاه مست ای جان
 نه کسی بهر خود را به سلامت ز کوبت
 ز سر حکیم دانا که به عشق مست گرد آمد
 بخدا که در دو عالم تویی آفتاب دانا
 دل من ز روز اول بحال تست شیدا
 تو میج جان مای بحال حسن و خوبی
 بهش تمام عمرت شده صرف و ایدل
 به بلای عشق صابر بشوای دل خرم
 بسلاسل محبت چو پسته انداپاست
 کز تبهوای وصل صنمی ست ایدل من
 ز طاعت و ز غمخواری دل من چه ننگداری

بیره تو جان چه باشد تو بسی گران بای
 ز خیال هم را بدست نشد رسانی
 تو گوی نپرسی از من بچم در دستلای
 بمثال نور دیده بدرون چشمهای
 بهزار خوش و مستی بدم در کشتای
 دل خلق بستانی به نزار در بای
 بهزار علم و دانش تو کلاه میبایی
 تو بچشمها چو نوری پی تیره جان منیایی
 رخ خویش باز بنماید داد آشنای
 ز برای درد مندا که دو ابرو شغلی
 نه نجات شد ترا ز تو هنوز بستلای
 چو اسیر دام یار می بدست پر جفا می
 به اسیر دام خواب نبودگی بهای
 ز برای غمخواری غم تو بستی او سزای
 نه تو شیخ وقت بستی نه تو مرد به سزای

<p>ز محبت آتشی زن تو بخورم بای بسپار جان بجانان بگذاز از خای نرسی بعرض هرگز که تو طائر هوای که سوئی بت طبیعت مکنید جبهه سائی برسی بیال عشقش سوئی اوچ کبریا</p>	<p>ز حرم بر آرد و کن سوئی کوی میفرودن نه کسی به قبل و ستالی بوصول رسیده تو باین غرور زاهد هوس هشت داری خبری بیز سجد بر زاهدان خود پس نه بود می جدا شو غنی ز خود برون آ</p>
	<p>نعل</p>
<p>دل عاشقان شیدا بیری بخوشنمای که بحر ز گس خود تو عجیب فتنه زائی به صفت آئی همه تو رکب بای که بتان دلربا روشنی ست پیوفائی تو بچند چو بلبل بغشش سخن برائی مگذر ز کوی ایشان که تو مرد پار سائی تو چه در داری احقر بفغان کجورای که بدر و عشق دلبر همه وقت بتلا می</p>	<p>تو باین جمال و خوبی بکمال دلربائی ز جمال دلفریبت و جهان شدت برهم بنگاه عاشقان ز جمال تست پیدا مکن آه و شور و افغان ز جفا و جور خوا تو هوای روی آن گل دل جان خود کن حذر کن بکن ز خواها که بزهد و تمنانند پوشیده تا ما یم بت من بگفت با من نه شب قرار و تو نه بر و ز صبر در ول</p>

بوصول آں پیر و دہوی مقبول داری
 نہ پری نہ بال داری چو پری بسو قهرش
 ز جنائی تیج جانان تلبلای عشق دلبر
 ہمہ بید لال با فغان کہ دلم ہر وہ دلبر
 چو در آمدی بچشم شب سچ چو روز کردی
 چو مکان و جا گرفتی بدرون جان عاشق
 نہ ز خلق اینجانی نہ ز جنس آسمانی
 تو کہ نادر و عزیز بی بھیان بسی عجیبی
 نوز جان و تن برونی ز چرخ جان فزونی
 تو ہمائی لایزال بی فزائی بے مثالی
 دل مبتلائی غم رازلم ہی رہا نی
 چہ ثنائی تو بگویم کہ ز دم خرابرونی
 ز تو ہست در لبانم ہمہ شور و نالہ من
 ہمہ شور عاشقانست ز دم تو ہست ہر دم
 بچم دلم چو بادہ ہمہ چوش میننی تو

پست ہمان باریابی کہ فقیر و مینوای
 نہ بہ نجات تو سعادت کہ کند بد و رسای
 چو شدی شہید ای جان تو بعین کربلای
 بمثال دزد پنهان ل عاشقان بای
 کہ بہش تیرہ دل تو عجیب کیسای
 تو اگر چہ عشق برتر ز ہر مکان و جای
 ہن عشق حال بر کو تو کئی و از کجائی
 بصفت و جوہر خود ہمہ سایہ ہامی
 نہ عرض نہ قسم جوہر نہ خلایق بے طائی
 بیری دل پرستہ سوئی اوج کبر بای
 کہ بازوئی تو ہست ہر قوت خلای
 بکمال ذاتی خود تو میچ و خود شنائی
 چو پری ز جان عاشق بفتان ہی ز آئی
 شدہ نہاں بد لہا بمثال لنگ نامی
 بمثال سستی می ز فغان من بر آئی

همه دل به تست شیراز جمال تو نشان نی
 نه ترا قیاس باید نه حواس درک سازد
 نه کسی بجهد و کوشش به نشان تو رسیده
 نه برای جمله اسماء توئی مسما
 تو مثنوی ز صورت زبانت و از تشبیه
 تو نه ایمنی و نه آنی نه بهیمنی و نه سانی
 همه هستی دو عالم چو حباب بحر باشد
 توئی همچو جان و عالم بمثال جسم باشد
 بمثال مهر تابان که شده روشن فرش
 بدرون جانم ای جان تو چو عشق زبشتی
 ببل شکسته من نظر ز لطف فرما
 شده ام ابر زلفت بمثال جان عاشق
 بهجت نگاری دل من بسوخت اگر

همه جاست شو عشقت تو بگو که دام جایی
 بمثال در گنجی ز بهیمن همان و راسی
 تو خدای و بسوی دل طالبان خود آیی
 پئے هر کمال ذاتی تو بخوایش شهبائی
 تو ز چند و چون بروی ز بهیمن ها و راسی
 ز توئی منی بروی همه این توئی و مائی
 نه بهیمنی است الا ز تو هست این انائی
 جبر است آشکارا تو چو روح و خفائی
 پئے سر سبز ذاتی تو بخوایش خود روائی
 بحیات و مرگ هر دو ز تو نیستیم رهای
 کو برای مستندان تو کریم و صریحی
 ز کند تو دلم را نه بود گم رهای
 به بیان عجز و ملش تو هنوز بمثلای

شاہ ہمہ خوابانی در خوبی و زیبائی
 چوں جلوه کنان آئی بروی دل آرامی
 ای راحت جان من کے از توجہ اکرم
 اے نور نگاہ من بے روی دل افروخت
 ایمان بیری غارت صد خانہ کنی ویران
 رنگ ہمہ گلابی احسن ہمہ خوبانی
 در تفرقہ عالم من جمع ترا دیدم
 کے علم ترا داند کے عقل ترا یاد
 فرخندہ دمی باشد میمون نفسی باشد
 مدحی کہ ترا گویم بر تر تو از اں هستی
 درد کے کہ بدل دارم جز تو نبود دارد
 جانہا یہ فغان آمد از شورش عشق تو
 در قتل من کیس جز جرم محبت تی
 ہر آنچہ کہ می بینی آل صورت علم تست
 عشق آمدہ در جانم مہوای ہوا نم کرد

روح ہمہ عشاقی جان ہمہ حساسانی
 از من بیری یکسر آرام و شکیبائی
 چوں عشق بد لہائی اور دیدہ چو بینائی
 جان بر لبین آمدہ باید کہ تو با زائی
 چوں تو نہ کسی باشد در شوق و عنائی
 تو جوش عشقی توستی صہبائی
 گردیدہ تیر و با اینہ بیکستانی
 چوں تو شدہ پنہان در شہت پیدائی
 جانے کہ رہید از جام گشتہ بی جان
 صیفیکہ ترا سازم ز اں وصف مہرانی
 آرام ہمہ دہا ہم راحت جانہائی
 بے صبر و سکون گشتہ بی تاب توانائی
 در ہر طرف غوغا یک خلق تما شائی
 مری ہمہ کم گرد و گرد گم بشود رائی
 از رنگ پیغم دارم شوریدہ و ہوائی

مارید خراباتی در کوی بتاں ساکن شوریدہ سر عاشق از تنگ کجائرسد ای حسن ترا ہر دم صد گونہ تجسلی ہا جانے کہ ترا ای جان رکسوت مجنوں دید ہر چند نشا نہایت و نفی فانی است	مجموعہ یدنامی قاریغ ز خود آرائی تاشیوہ عشق آمد خود رندی و رسوائی ہر لحظہ نشان تو دردیدہ من آئی بالشہ شو مجنوں داند کہ تو سبیلانی بے نور یقیں لیکن در دیدہ نمی آئی
از شورش عشق او چوں فی بغعان ہستم دیوانہ دل عاشق جز یار نہ آرا مد مستغرق عشق او در قلمم ہیرنگی قربان شومنت ساقی یک جہ عہہ آلودہ	ایں نالہ زار من بیدان زوم ثانی پابند کس کی شد ایں جوشی صحرائی صد بار ز ند غوطہ چوں ماہی دریائی تا از کرمت جانم ہر ہر ز من و مائی

2 in 6
Accept
Protestant
7-5-50
proportion

ایضاً

کن زندہ جانم ای صبا از بوی گیسوی کسے من عاشق شوییدہ سر از کفر و ایال ہر ترم آمد سجدہ ترا ہداں سوئی حریم کعبہ روح دو عالم آمدہ ریاں زلف عنبریں	چوں مردہ ام از حسرت لعل سخن گوئی کسے دینم شدہ مہر کسے ایمان من بروئی کسے شد سجدہ گاہ عاشقان محراب بروئی کسے صد جان عاشق بسببہ شد در تار یک منی کسے
--	---

دزدیدہ دیں و دل ز من یک لست ہندوئی کے شد قیلہ ام روی کے شد کلمہ کوئی کے صدفتہ آمد بہر من اروی نیکوئی کے چل کشتن دل دکان شد شیوہ ونوی کے	شد ترک چشم نازنیش غارتگر ایمان من شد مذہم عشق کے شد شریعہ مہر کے دیدم گل خوش تنگ آخاری خلیہ دلم ایں نالہ و افتخار من بے سود آمد احمد
ایضاً	
شد پر سرور و پیر جان من از بوئی کے رفت از سرم ہوش خرد از بحر جادوی کے رو کوئی سوئی دلا میں ست رہ سوئی کے دشمن داں روی کے واپس کیسوئی کے در من جنون عشق داں از زو بازوئی کے آید زہای وہوئی من ز آہ من بوئی کے	آئیم دستان سوئے من از کوئی کے از اندرون از برو گنبدہ میں چند چوں آمد چوہل رنگہائی رنگی و بیصور تی از مصحف و آبتی چوں نفس و افاق شد یلی کجا مجنوں کجا بوداں تجلی جمال شد سایہ افکن بر سرم آن جان جان چمن پری
برہای وہوئی عاشقان ہم نالہائی نازشان کے رحم آرچہ چوں جو شد نوئی کے	

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p> فطرب لشکر خمار حزن و حرمان مرا باش تو دیدہ مشتاق و حیران مرا فاش حسی چشم نمودی راز پنهان مرا تا پنهانہ شکستی عشق پیمان مرا بر دل او کے اثر ایں آہ سوزان مرا بردہ درخارت اسے طرار ایمان مرا غم نکلند بچکس اسرار افغان مرا از قبای عشق پوستان جسم عریان مرا روشنی افزا بر جنت چشم عرفان مرا وی و جوب از من بر این و ہم مکان مرا پُر ز در عشق سازا شعار دیوان مرا چوں خزان عشق تو آتش زد گلستان مرا </p>	<p> ساقیا از بادہ تو دست کن جان مرا جلوہ گر شو پیش من و آفتاب رویش عشق خوابان انہا چہ جان بدل میداشتم ساہا چوں ز اہل من بہد تقوی داشتم ز آتش من رخ او گریہ ای جان سوختی از یکی غمرہ ہزاراں دین دل بردودہ نا اہم دارم چونی من از دم یار عزیز ز آتش دل خرقہ زہر یار اسوختم کن تجلی بر دلم اسے مایہ نور یقیں ای قدم از نور تو دوستی حادث نمکن با شتر قلم ہر دلم ای ملہم اسرار غیب بی تو مینالم چو بلبل ای گل خندان من </p>
--	--

سا نا باد از رخ تو د جان ویران مرا	باز آو چوں محبت در دل چو نیش
	ایضاً
<p>وز می تو دست کن این دل نغم را وز رخ چوں آفتاب صبح کن شام را لیکه چه پروائی تنگت من بدنام را ای دل من غم مخور گردش ایام را بستم از دستت بهر تو ابرام را بار و گرد جلوه ده روی دل ابرام را خیز و تماشا بکن شاه گل قلم را سوخته تار جلال شهبام را کن خبر از حال من سر و گل اندام را زاتش مهر خوش بخت کن این نام را</p>	<p>ساقی فرخنده رو خیز و بده جام را بر سر باجم شبی جلوه کن امی ماه رو ور و عشقت اگر خلق ملامت کند ما من دلدادگان چو در پیر میانست قبله من روی تو کم پیش من کجاست از من شوریده سر یوده آرام جان باد عشق نبوش نعره چو لیل نین که سر او بت پرده خیالات عقل ناتش حسن رخس سوخته الم ای صبا ای دل من و غمش چونکه تو کم سوختی</p>
	<p>اگر اے صنم لایق نعمتیت از کرم جام خویش خاص کن این عام را</p>

ایضاً

ایکے کیش بہا برو ز آمد دریں سودائے ما
 سوختی از ناز ای مہر و دل شیدائے ما
 بے جمال و لقا و آفتاب روئے تو
 چند تالم می نہی سی ہیچ از حال دلم
 چہرہ زردم نگر و ز حال زار ما پیس
 ماکہ در عشق بتاں از خانماں آوارہ ایم
 ای خریف از درد جال و بیدلی ما پیس
 مفلسیم ولی فدا خانہ گرد و دکان خراب
 آں پری چہرہ کہ ما مجنوں و شیدای و نیم
 ای اسیر رنگ و بو بستہ نام نشان
 در ہوائے آں پیر و ماز جان گشتہ ایم
 چوں دم نائی درون فی نہان کہ دیدہ ایم

کم نشد از صدیکی زین ہیچاری ہائے ما
 نا لہا داریم و نکستی گوش این مہائے ما
 سوختہ جان و دل ما آتش سودائے ما
 خاک گردیدیم و در عشق زخمت ای و گما
 عاشقی و بیدلی پیدا ست از سیمائے ما
 گشت زین در میخان کوئی خوبا جائے ما
 دل رنود از ما جمال دلیر زیباائے ما
 عشق غارتگیر بردہ این ہمہ کالائے ما
 کے خبر جان ترا ای عاقل از لیلایے ما
 بگذرا ز خود و بخود می محبت از دریائے ما
 گشت بیجائی ز حیرانی غمشن جائے ما
 از دہان عشق بشنود در جہاں بخو جائے ما

احمد از گردش دور زمان فکری کن

شدد و پیر میخان ما وانی المجلجائے ما			
ایضاً			
<p> نحی نہ در دل یارب بتاں را ساقی بادہ رطل گراں ہدا لے اللہ یاراں از حال زارم کردیم نقش دین و دل خود آرد بنا لہ ایں درد جانم سینہ سپرد از بہر غمخہ ما نیم ورنہ دی و ہم عشق تو یال </p>	<p> بحیرم کشتہ ایں نخیان را تا روندانیم ایں و آن را آگاہ سازید ایں مہربان را دیشق جانان و دیم جان را چوں ضبط سازم آہ و فغان را جانم ہفت گشت خیم سنان را ز بدست تقویٰ سرزایدل را </p>		
<p> اگر بہ عشق آں ماہ پیکر ایشا کردیم جان و جہاں را </p>			
ایضاً			
<p> صنما بحال زارم نظرے بکن خدا را کہ نماند بے تو صبرے دل نا شکست را </p>			

<p> نمود اشک چشمم همه راز آشکارا کما رہر قتل و دم خنجر حیارا بمریض خویش اللہ برسان مے دوارا تو چو نوشیم مای چه کنم و گرنبارا کہ مانند در دل من خنجر از تو کس نگارا چه بود کہ نگیری چو من شکستہ پارا ز جمال دہر کوئی من بینوا کدرا سحری رساں بجا نغم بہ شمیم خود صبارا بکمال حسن و خوبی دل تست سنگ خارا ہمہ عیش ای حریفان ہمہ دلبال شمارا دل عاشقان حیراں بجمال تست یارا توئی نور دیدہ من بتو بس گرم نگارا </p>	<p> بدرون پرودہ دل غم عشق بود پنهان ز جمال و لغو زت نفسے نقاب کیرن بجمال حسن و خوبی تو مسج جان بانی بہ کہم من عمر فانی چو توئی حیات باقی بجمال و لغو زت بجمال لربائی بہشت مریض ہستم بعدد خنجر ہر شتم تو کہ شاہ حسن و خوبی بہ سریر دلربائی بہیم زلف مشکیں دل من حیات یابد پیکی سخاں غمرہ و دہزار خون نیری بہ محبت نگاری بہ بلای عشق شادم تو بہ قرب پہچو جانی کہ یہ دیدہ مے نیامی بہ تو زورہ ایم ای جان کہ توئی حیات جانم </p>
---	---

ہو سیست در سر من کہ عشق تو دم جان
 ز شکستہ جان احمد بہ پذیر این دعا را

غزل

به عشقت جان من بیمار تر بادا
 ز رسوای و بدنامی کجا ترسد دل عاشق
 زدی زخمی بجایم آنچنان کنودی لم خوش شد
 پے غارتگری جان عاشق زلف بندیش
 اگر آں چشم پر فتنه به تیر غمزمای خود
 بعیاری و شوخی خون عیاشی بخت آنست
 ز تیغ نازاں دلبر دل شوریده عاشق
 دل شوریده عاشق ز دست ساقی مهر و
 ز صبا بے محبت و زو چشم پر خارا و
 متوسل ای دل براه عاشقی از تنگ رسوائی
 در آم عشق تو در دل همه پیوند گسته
 تمامی مکران و زابدان خشک ساقی

و گردل از محبت ز اگر گشته زار تر بادا
 به سودا محبت خوار اگر شد خوار تر بادا
 و چشم گرازان غبار شد و بنابر تر بادا
 بشوخی با اگر طراش شد طرار تر بادا
 برای عاشقان غمخوار شد و غمخوار تر بادا
 و چشم او بخون عاشقان عیار تر بادا
 چه غم دارد اگر افکار شد افکار تر بادا
 بجایم عشق اگر میخوار شد میخوار تر بادا
 دل عاشق اگر سرشار شد سرشار تر بادا
 خوشا که راز تو اظهار شد اظهار تر بادا
 غمت ببردلم غمخوار شد غمخوار تر بادا
 بآب باد و تو خرقه و دستار تر بادا

ز صبا بای که ساقی مست کرده جان احمد را
 چو منوچهرم خمار از باد و سرار تر بادا

نزل

شوخی کہ آموختہ شاہداں را
 ایں بہر نالِ ایں کج چٹمان
 یاربکہ آرامِ جانم رپودہ
 از بورتِ ای بت تا چند نالم
 ہر کس کہ دیدہ باغِ حالست
 بی شمعِ رویت روشن کین ساز
 از جامِ عشقش بخود چو گشت تم
 ایں رنگِ دوم وین آہِ روم
 کے از ملامتِ تریسید دل ما
 بہیند جمالش چشمِ یقیم

کز غمزدہ جان سوختہ عاشقِ حال
 غارت بکرودہ ایمانِ مج جان را
 سویم بیا بیدارِ استن را
 کشتی بہ غمزدہ ایں نیچاں را
 دیگر نہ بیند او گلستان را
 ایں ظلمتِ حیرتیرہ شبان را
 دیدم ہمیں حاسنِ لامکان را
 خود فاش کردہ رازِ نہاں را
 تا ترکِ سائیم عشقِ بتاں را
 زابد بکرودہ قبکہ گمان را

احمد ز حالِ سوزِ رونی
 تا چند گوئی در کشِ زبان را

ایضا

عشق جبارست بر ارواح ما
 چیست نجم پیش مهر نیمروز
 هجگوئی جان پیش صولجان
 جبل جباری شده ویرانمار
 دامن خس انداخته بدنام من
 از دل مسر بر آرد جی وار
 تا دگر گردد مرا این جسم و گوش
 کیست آن تادم نند چون ذره
 این منی وای پاچول سرب
 یک می ای مهر تابان شتاب
 تا پیشیت هجو گردند این همه
 وای ناکامی مادر عشق تو
 داغ عشقت چون نهادی بر دلم
 کشف کن بر مادی مهر خورشید

آنچنانکه خلق در حکم قصه
 حکم قاضی رسد تا مقصود و لا
 تا همی پزاندش تحت و عطا
 هجگوشت گویدش منسوبیا
 تا ملامت باشد همارا اصلا
 از غم و از زین از لطف عطا
 تا دگر گردد دل و فهم و ذکا
 پیش تاب حضرت شمس الفضا
 پیش بحر قلزم بے منتها
 ذره هارالشکن این مہم انا
 ماہر و یکدم نقاب رخ کشا
 وای جانم وای درو پے دوا
 مرے شوہم پے این زخمها
 نیز سسلایں عدم استی نا

احمد و محمود و حامد و صفا
ذات پاکش مد حمارا منتها

غزل

<p>بارخ چوں مهر لے جانان ما تو چو جانی جان ندیده چکس کس ندیده روح با از چشم سر یار چوں عشق آمد و در دل نشست ای پریمی ز این جهان و آنجهان آنکه کرده سینه ام با پر ز داغ به رُست ای ماه من شام و بحر از جمال همچو ماه سپارده همچو بلبل ناله دارم بے صبر نگذیکدم و یک لحظه ای حیات عاشقان ویدارتو</p>	<p>باش نور دیده حیران ما زین نمی آئی تو در چشمان ما دیدنش خواهی به بین ایان ما آن که گشتم شده او آن ما عشقت آمد محبت و برمان ما شد بهار و رونق بستان ما درد و آه ناله و افغان ما ساز و شن کلبه اخوان ما در غم تو ای گل خندان ما بے جمالت ویده گریان ما حسن تو پوست روح و جان ما</p>
--	---

جانِ دل را تا بقر بانت کنم در دل شیدایی ما آتش زده گم شدن در عشق تو توحید است	شورِ حمت یکشبه مهان ما شعله احسن رخ خسانان ما ویدن بیت بود عرفان ما
ویدن دلدار احمد دین است هست مهر آں صنم ایمان ما	
غزل	
ز آتش سودا می میر تو جگر گردید ب گشته چون حسن بقال غارت گردین و دلم فته خلق جهان خود آفت عشق تو شد بیرخ چون لاله ات ای سر و گل اندام من عشق خوبال مردگان گوین بر از تنده کرد فته دین دل عشاق چشم شمع اوست در کند زلفت خود چو گردن جان بسته ساقی ازین هوشیاری بس خمار آلوده ام	اشک خاں میریزد از چشم بهشت چشای بر در دیر بقال افتاده ام مست و خراب در قبال و ناله آمد از تو جان شیخ و ثواب میرود از چشم من هر لحظه سیل خون ناب قوت دلهائی پیران آمده حسن شباب وز نگاه مست نارزش صد هزاران جان ناب بند و رومی تو ایچم و تو خد او ندر قلاب غرق کن تنی من در بحرستی شراب

احمد اور مدرسہ میں درس غنّیٰ نہیں میکنم
مصنفِ رومی حسیناں ہیں بود مارا کتاب

غزل

گر حقیقت از جمال خود بر اندازد نقاب
تا بشنود شید معنی چشمہا را خیرہ کرد
این وجود و بستی با جز گمان و دوہم نیست
در ازل چون بحر معنی موج زد و زویش تن
از وجود تو نشان باقی نماند هیچ باب
در رد آنور خود پنهان شدہ خود آفتاب
ہستی حق بحر باشد ہستی عالم سراب
سر بردل آوردہ زو جملہ جہاں مثل حباب

ہوش احمد ساقیا از بادۂ توحید بر
یکدوسا غردہ کہ تا جانش نہ شود خراب

غزل

دی صبا پر شک آمد سویم از کوئی حبیب
یک نگاہ مست او صدین دل کردہ خراب
کہنہ شوریدگان و بیایاں شد کوئی دوست
مست و شیرا شد دل از نام نہاں کوئی حبیب
سحر دار دہر جانہا چہ نام جاوے حبیب
قبلہ جانہا غنّیٰ شوق آمدہ روئے حبیب

گشت زنجیرِ دل عشاقِ گیسوئے حبیب ہست سروِ لایزالِ تقدیرِ دلجوئے حبیب بستم چون بخیر جانِ عاشقانِ سوئے حبیب پس بہر گو کہ رو آر و بود سوئے حبیب سجدہ عاشقِ بود بر جلوہ رُوئے حبیب سجدہ گاہِ عاشقانِ محرابِ ابروئے حبیب ترک چشمِ مست ناز و زلفِ ہندوئے حبیب	صدہزاراں عافیاں در دایم زلفِ او کہ بگر از چشمِ حقیقتِ سنگ از چشمِ مجاز کا کلِ مشکینِ جاناں دایم و لہما آمدہ عاشقِ گم گشتہ دل را جاں نہ بیوہ رسید سجدہ زامِ کسو سنگ و پو است و خشت ہر کسے را در جہاں طاقِ عبادتِ دیگرست عاشقانِ را داتا غارتگر دین و دل اند
--	--

من نیم تنہا قنیل بے نیازی ہائے اد
صدہزاراں گشت جا احمد کشتہ سوئے حبیب

غزل

راحتِ روح و روانم آرزوِ مست دردِ دل سوزِ نہاغم آرزوِ مست زخمِ دیگر زانِ سناغم آرزوِ مست تیر ز ابروئے کسانم آرزوِ مست	بویِ یارِ مہربانم آرزوِ مست خرقہ و شلہ چہ کار آید مرا چاشنیِ غمزه ات نرود و دل کردہ ام سینہ ہدفِ ای ترکِ مست
---	---

<p>سوختن پروانہ ساختم آرزوست یک نظرای جان جانم آرزوست داں بجائی عیسا تم آرزوست گم شدن در نشتانم آرزوست برتر از دهم و گسام آرزوست از دیش چوں نے فغانم آرزوست</p>	<p>از دل و جاں پیش شیخ روئے تو بخدم کن زان دو چشم مست ناز مثل موی بر سر طبر یقین نیست گشتن اندرون استیش تا جالش بنیم از چشم یقین نیست گروم او نشیند جائے من</p>
<p>احمد اچوں گشتہ در عشق پیر وقتِ بخت جو انم آرزوست</p>	
<p>غزل</p>	
<p>آتش مہر تو در دل روشنی جان است آتش از عشق کال در سینه سوزان است سیلِ غول ہر دم رواں از دیو گیان است ہیچو آئینہ درون دیدہ حیران است خون چکان از چشم و آلودہ از دمان است</p>	<p>ایکے درو عشق تو در جان مادرمان است شعلہ زو عاقبت تا عقل و جاں من خست بے جمال و نفرت اے مہ تابان من عکس من آب پر پیر و با کمال آب و تاب دخم ہائی کان دی بر دل ز تیر غم ہا</p>

<p>گم شدن در شوق آن جانِ جہاں برہانِ ماست تا از دایں سگاہ ہو کو نالہ و افغانِ ماست کان حیاتِ عاشقانِ جانِ جہاں مہمانِ ماست آتشِ کال از سر سودائے او در جانِ ماست یک علم از حسنِ رُوحِ حضرتِ جانانِ ماست</p>	<p>بجودی و محو و حیرانی نشانِ عشقِ اوست میدرد جانِ من چو شمع و دمِ خود آں پری جاں سپہ با سدا در آن جاں بقربانش کنم کم نشد بر چند آبِ چشمِ برویِ ریختم نالہ و افغانِ جانِ عاشقانِ اندر جہاں</p>
<p>انفس و آفاقِ احمد چوں تجلی گاہِ اوست عشقِ ما و حسنِ خجریاں صورتِ عرفانِ ماست</p>	
<p>نگہی کال آورد باد صبا آں سبوحِ اوست پس بہر سکو کہ آوردیم رو آں سویِ اوست سجدہ گاہِ عاشقانِ طاقِ خمِ ابرویِ اوست منزلِ دیر در حرمِ فی لحنی از کویِ اوست دانکہ بلوہ دل سن گشت گیسویِ اوست جانِ خلقِ دو جہاں بستہ تبار مویِ اوست وانکہ دزدیدہ دل دینِ طرہ ہندوئیِ اوست سحر آئے چشمِ جہاں غمخوارِ جادویِ اوست</p>	<p>رویِ ہر دل بہ تجلی گاہِ حسنِ اوست پر تو خوشید رویش بہر جہت بگرفتہ است قبلہ دل کجہ جہاں وی آں جانِ جہاں است میزل ہر دل بہ جمالِ حسنِ روشنِ مہی است آنگاہ شعلہ بجایم بہی حسنِ الہی است چہلہ دل آشتیست بہی حسنِ رویِ آں است ترکِ چشمِ مست او غارتگرِ جہاںِ پایِ است از سرنواز جانِ عاشقانِ راہاں سوختہ</p>
<p>احمد را بہ کہ گویم خالی آں طرازِ شوخ</p>	

شیده عاشق کشتی و نه نیازی نغوی است

بیا بیا که دل و دیده هر دو خانه تست
 دل و بیکر همه پیش تو کرده ایم حرف
 بحسن خود دل فریاد برده و ز قیس
 سجود کا فرو مومن همه بسوی تو بود
 ز روی ماهر خاں حسن رو تو پیدا
 جنون عشق تر ایک جهاں تماشا
 ز دی درون دلم آتشی چو پروانه
 ز دست عشق بدل زخمی زنی نه نهال
 تو شمع و جامالی و کاکل مشکین
 برای رنید خرابات و عاشق بد نام
 محبت تو بجا نه است گو هر نادار
 چو زلف فانی که بیکر و پیچیده داری
 حریف بنم محبت ندیم خسرویت
 سر و عشق تو گشته فغان و ناله من

تو تو چشم منی چشم آشیانه تست
 تو تیر غره بزن سینه ام نشانه تست
 جمال لیلی و شیرین یک بهانه تست
 وجود دیر و حرم سنگ آستانه تست
 فغان دل شده گل بانگ عاشقانه تست
 بهر طرف بزبان همه فانه تست
 بحسن شمع رخاں شعله و زبانه تست
 فغان بر لب جانم یک ترانه تست
 سمن عشق مرا نیک تازیانه تست
 سر و رستی عشق از من منانه تست
 هم اشک عاشق بیدل و خزانه تست
 بصیر مرغ و دم طرفه دام و دانه تست
 غریق بحر حقیقت و دریگانه تست
 چنین در و دم چنگ و هم چغانه تست

<p>بکشتن من بچاره خوش بهانه تست چو بلبلان همه گلپانگ عشقانه تست</p>	<p>بری ز حسن دلم دانگم کشی بر دل ولا عشق و غم گلرخان گلشن دهر</p>
	<p>ربوده دل احمد به غمزه شیرین بجان روی همه امینون ساحرانیت</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>پر خمار مستی هانی کجاست تشنه کام آب حیوانی کجاست در دل من نیک بختی کجاست ای غلیل امروز هانی کجاست در تو چو آئینه چیرانی کجاست آں جمال ماه کنعانی کجاست بهر این دل راحت جانی کجاست جو پیش آن روح انسانی کجاست ای در رخ آن عهد روحانی کجاست</p>	<p>ساقیا آن ریح ریجانی کجاست آں لب چو لعل مانی کجاست منکه رنم خرقه سا آتش زدم عاشقیم و بهر دیدار آدمیم اگر جمال مهرش دیده بچو یغیوم شده دیده سپید سوختم از عشق این سنگین دلال آنکه شد بار امانت را حمل مقدوریم ما با جان جاں</p>

<p>ای خلیفه زاده سجود ملک حق شناسی را برود دعوی کن خورده از نفس غم و بنک غرور جانانت اندر بند دیوی شد آس جان فد اگر دند بر دین اهل دی مست کرده آنکه جان بازینید عشق آید خانمان یراں کند غیر او را چون دل را می دهی رحمتی کال گبر و مومن را اگر</p>	<p>بر سرخ تو فر سلطانی کجاست در دل تو ذوق عرفانی کجاست مستی آن خمریزدانی کجاست سیر روحی بهر زندانی کجاست ای مسلمانان سلمانی کجاست آن مئی پر جوش سجانی کجاست گر تو داری عشق ویرانی کجاست ای ظلم بنگر که در بانی کجاست ای جیم آن رحم رحمانی کجاست</p>
	<p>آنکه جانانت برده از یک جلوه احمد آں شکل روحانی کجاست</p>
	<p>الغیاث</p>
<p>بازید عشق تو بال الغیاث ای درینا عشق تو نم ریخته</p>	<p>می کند و سینه من اینغا نیست کس بر جگر جانم سستغا</p>

<p>ہر کہ وہ اندر میں سو داخراپ عشقِ خونم میخورد و خود سے درین بایہ درد و بلا اند و خستیم اے دم از درد و او بلا مکن</p>	<p>بستہ زلفش ز کور و ہم اناست آنچنانکہ مردان شاخ کراست نیت اندر خانہ ام جز این اناست شیوہ مردان نباشد انباشت</p>
<p>عسم مخور از جور پیرش احمر از کرم روزی شود یارب عنایت</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>کشتہ جور نگارم الغیبت دل ربود از من نگارم الغیبت آنکہ بود آسای جان سے بیقرار خون دل جز وہ بجا آتش زده نئے جمال و فلسفہ و زنگار بین و دل بردند این غارت گرا از لطاوول ہائے زلف و لبراں</p>	<p>ز بجاں صد زخم دارم الغیبت باز کشتہ خوار و زارم الغیبت از دم بروہتسارم الغیبت الغیبت از جور یارم الغیبت من سراپا غار خوارم الغیبت وزستم ہاکشتہ زارم الغیبت بس پریشان روز نگارم الغیبت</p>

<p>خون ز چشم خویش بارم الغیاث نالہا زین درد دارم الغیاث ساقیا سر پر خمارم الغیاث</p>	<p>دہ ہوائے لالہ رویاں پہچو ابر عشق غویاں خون جانم ریختہ یک دو بچا ہم دہ ز غم آزاد کن</p>
	<p>ترک چشم مست تیر غمزد احمد ازاں دلفگارم الغیاث</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>زور غمزد زخم درجاں الغیاث نالہا داریم و افغاں الغیاث کرد جانم را پریشاں الغیاث پہچوئے ہستیم نالاں الغیاث از سنان تیر مرگیاں الغیاث ہم نہاں دزدیدہ ایماں الغیاث کبتہ جاں کردہ ویراں الغیاث میخلد درجاں چو پیکاں الغیاث</p>	<p>اے ز جو چشم جانان الغیاث نے جمالت ای حیات جان ما وحشت سودائے زلف و لبراں از نسوان آں نگار ماہ رو آں ستمگر خون جانم ریختہ پہچو طاراں دلم بردہ بیتاں شکر غمزد بتاں سنگدل ماہ لیضان را سنان غمزد ات</p>

ساقیا از بان جانم مست کن هستی و نبی بروں آورده سر	سخت از به شتم پریشان الغیاث برخ حقیقت کرده پنهان الغیاث
جان احمد بهجو پروانه بسوخت لے رخت ای شمع خنداں الغیاث	
از محبت میقرارم الغیاث من زور و عشق زارم الغیاث با فغان و ناله ها کارم است سوخته جان غریباں بیدارم در هر صدمتیر از غمزه زده آه در عشق بتان ماه رو من بجان خویش از تیر غمش گفته ام حق کی که این حق ناشناس	دل از و پر در دارم الغیاث روز و شب زو میقرارم الغیاث دائما در اضطرابم الغیاث آتش حسن نگارم الغیاث زک شتم مست یارم الغیاث سر بهر سوا و غوارم الغیاث ای حرفیان زخم دارم الغیاث کرده ناحق سر به دارم الغیاث
احمد! در دلم زلف و لبرال او فاده چوں شکارم الغیاث	
ایضا	

ریخت فونم تیغ ہجراں الغیاث میدرد جاں را گریباں الغیاث از غمت امی ماہ کنگاں الغیاث میشوم من غرق طوفان الغیاث گشتہ شمع زیر داماں الغیاث ظلمت شب کا ہجراں الغیاث دیدہ ام دیدارِ جویاں الغیاث زاں چونی دایم افغان الغیاث عشق نالال جرم برجاں الغیاث سوئی دارم بردہ نادان الغیاث	سوخت جانم عشقِ خواں الغیاث ای پری در عشق تو دستِ جنوں گشت چوں لعیب چشم من سپید ای حقیقت باش کشتیاں من آفتابِ ذات از فرطِ شمع صبح وصل روز مارا شام کرد یازد خشم لں ترانی می زند شورشِ عشق ست از حسنِ پری تالہ بے از دمِ نائی بود فتنہ محبت و من رسوائے شہر
مصحف ایمان احمد سوختی از ستم ای نامسلمان الغیاث	
ایضاً	
روان عاشقان را ہست معراج	بہ عشقش سرفدا کردن چو حلاج

<p>پریردی بعونِ شکرِ حسن تو در خوبی و زیبائی شہ حسن بہ تختِ جاں چو شاہِ حسن نشست جانش از ہمہ خوبانِ عالم بت من از برائے تیر غمزہ پئے تاراج کردن ملک و لہا بخود چوں جوش زد بحرِ حقیقت</p>	<p>تمامی ملکِ جاں را کرد تاراج جمالت بر سرِ خوبان بود تاج انراں خانہ خرد را کردہ اخراج ستاند ہمچو شہ از ہر یکے باج دلِ عشاق را کردست آماج ز غمزہ حسن تو بفرستہ افواج دو عالم سر برد آورده چو امواج</p>
<p>دلِ احمد بتاں سوئے جمالت برائے یک نظر گردید محتاج</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>ساقی قدمے بدہ ازاں راح از مستی و از نشاطِ طے ریز اے مطربِ عشق نغمہ کن ساز افسردگی دل پریشاں</p>	<p>کوہست کند قلوب و ارواح در کاسہ روح ما چو اقتداح تار قص کنند جملہ اشباح از بادہ و در آہ سوئے اصلاح</p>

از بهر کشادین دل تنگ از کد لکب پنجودی تو حک کن بردار ز من تو ظلمت بجبر جانم ز مهر تو ز جاجه	داری تو بدست خویش مفتاح نقشے کہ گرفته اند الواح از حسن رخت چو نور اصباح عشق تو دروبان مصباح
احقر بدر تو سر نهاده دارد جانش بتو صد الحاح	
ایضا	
بدیدم دی سرخ زیبائے فرخ جنونے کز غم عشق تو باشد چو جان مراستی فرو ده بہال پنجودی پر واز کہ دم ز قید ننگ ساقی جاں رہا کرد نظر کن از فرخ برداغ سینه دلی کو آئینہ ساں محو حسن است	جلال دلربا سیمائے فرخ مبارک وحشتی سودائے فرخ خمار ز گیس شملائے فرخ رسیدم تا مقام و جائے فرخ بیک جام محی و صهبائے فرخ بباغ دل بهیں گلہائے فرخ چو مجنوں پر شد از لیلای فرخ

<p>بحسن روئے خود صبرم ربوده بعشق یار عمر خود کنت صرف دلم برده یکے سرو روانی</p>	<p>قرارم از قد بالائے فرخ زہے عاقل زہے دانائے فرخ بباغے باقد رعنائے فرخ</p>
<p>بیا احمد چو مرواں جاں فدا کن بہ حسن یار دل آرائے فرخ</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>در غم عشق تو گریاں دیدہ یعقوب باد سر ز سودای محبت والہ و شوریدہ بہ تن ز جوش عشق اندر چرخ و قضاں بچو طور روح من اندلح عشق تو بود مخمور مست کم مباد لذت ز خم سنان غمزه آت چشم جان و علم و عقل و فہم من اکابر و دل ز فرط شوق و مستی شراب بیخودی ہوش من مدہوش باد از نئے مہر جلیب</p>	<p>در بلا ہا یار من صبر دل ایوب باد وز فروغ حسن جاں دفتنہ و آشوب باد سوختہ جاں از تجلی جمال خوب باد جان من از سیلی اجلال تو مضروب باد چاشنی ہجو تو جان مرا محبوب باد از تماشای جمال غیر تو مجرب باد دست افشاں از سرو و از ضرب پاکوب باد و ز جوش عشق و سودا عقل من مغلوب باد</p>

دل ز تنگی کشاکش با عقل آزانده شعر بایم در حضور حضرت جانان ما	جان من در کار و با عشق خوش اسلوب باد بهر اظهار غم دل نامه و مکتوب باد
آرزو دار دل شیدای احقر رو چشم با سنگان کوی اوستی من مشوب باد	
ایضاً	
جان فدای حضرت جانانه باد بهر مجنون از جنون عشق تو با همه تقدیس جبریل امین هر دل افروده ای ساقی عشق خرقه سالوس وز بهر خشک ما در غمت چشمی که خون دل بر بخت در عشقت شد فسیب دوستان اندرون جان من از عشق تو آتش عشق تو نور جان ما مست	دل ز فکر غیر او ویرانه باد هر که دیوانه نشد دیوانه باد پیش شیخ روی تو پروانه باد از دو چشم مست توستانه باد دامن این می و بهیسانه باد پر زخون آل دیدار را خانه باد دور این غم جان هر بیکانه باد صد خنجر چو استن حنانه باد زین چراغ آباد دل را خانه باد

احمد ادا تم دعا کن ہر سحر
مہر ویش شمع این کاشانہ باد

ایضاً

خوش آن سوا کہ رسوائے تو باشد	خوش آن شیدا کہ شیدائی تو باشد
خوش آن ل کاندہ بجائے تو باشد	خوش آن جائے کہ مرگست دروے
ز عشق و سوز و سودائے تو باشد	خوش آن سینہ خوش آن ہر کاندہ روش
کسے کو در تماشا ئے تو باشد	نہ بیند سوئے حوران بہشتی
جمال روح اقرائے تو باشد	حیات عاشقان بیدل و زار
فدائے روئے زیبائے تو باشد	فرشتہ گر جالت را بہ بیند
نشانے از کف پائے تو باشد	ملائک سجدہ می آرند کاجنا
ہر آنکو مست و شیدا ئے تو باشد	ز غوغائے قیامت کی ترسد
کہ تہا ہستی نہ ہمتائے تو باشد	کند عشاق را زین عشق فانی
کسے کو مست صہبائے تو باشد	نہ ترسد پہچو منصور از سرور
ز عکسِ روئے زیبائے تو باشد	جہاں آئینہ و خوبی عالم

گدائی دُرِ وریاے تو باشد	ہر آں کوشد بہ بحرِ بجزدی غرق
بگیر احمد در پیر خرابات کہ آں ملجا و ماواے تو باشد	
ایضاً	
وانکہ ز و زخمِ بجاں غمزه جادوی تو بود نالہ نلیل جانم ز گلِ روئے تو بود قبلہ من رخ تو کعبہ من کوئے تو بود سکین این دل دیوانہ میر کوئی تو بود بود فلوں لم شمع در و روئے تو بود حیرت و گم شدن اندوہ و خیم کوئی تو بود	آنکہ دل بزده ز من نگہت گیسوی تو بود مثل پروانہ کے شمع رخت سوخته ام دین من ویدن تو مہ تو ایان من است زلف مشکین تو ز بخیر جنونم گشته چوں پری آمدہ در برج وطن ساختم قصر عشق تو بود بجزدی و پیرنگی
آنکہ از احمد مسکین دل و دین غارت برد شوخی غمزه و آں طرہ ہندوی تو بود	
و گہ	

<p>آفتاب کے جاناں پر وہ از رخ چوں کشود از دوز جلود و از تابش خورشید حسن عاشقاں رازاں تجلی جمال سے مثال ساقی آمد با دو چشم مست و جام می بہت از سمر و مطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے بھی اسرافیل جانہ از زندہ کرد</p>	<p>بھی انجم جان بن محو شعاع حسن بود سخت جان و دیدہ عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں شراب کمنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق بھی گردوں در سماع و رقص بود اہتزار آمد میان روح زان بانگ سرو</p>
<p>من ز خود رفتم پہرں حجر زمیں ازل و حال بیخودی آمد بجانہا وین دو چشم سر غنود</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>آں جان عشقاں بسوئے خانہ میرود آں شوخ را نگہ کہ چہ ستانہ میرود آں ماہر کہ روشنی جان حال اوست بے اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشنگان و شہیدان تیغ ناز</p>	<p>جانم ز بی دلی پئے جانانہ میرود خلقے پیش چہ عاشق دیوانہ میرود بارخ چہ مہر و طلعت شاہانہ میرود وز اضطرار جاں سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود</p>

ہر آن کو شد بہ بحر بخودی غرق	گر امی دُرِ دِریاے تو باشد
بگیر احمد در پیر خرابات کہ آن ملجاؤ ماوائے تو باشد	
ایضاً	
آنکہ دل بزده ز من گیسوی تو بود مثل پروانہ پے شمع رخت سوخته ام دین من دیدن تو ایمان من است زلف مشکین تو ز بخیر جنونم گشته چوں پری آمدہ در برج وطن ساخته قصر عشق تو بود بخودی و میرنگی	وانکہ زو زخم بجاں غمزه جادوی تو بود نالہ نلبیل جانم ز گلِ روئے تو بود قبلہ من رخ تو کعبہ من کوئے تو بود سکین این دل دیوانہ سر کوئی تو بود بود فلوس لم شمع در و روئے تو بود حیرت و گم شدن از ہیج و خم کوئی تو بود
آنکہ از احمد مسکین دل و دین غارت برد شوی غمزه و آن طره ہندوی تو بود	
دیگر	

<p>ہیچو انجم جان من محو شعاع حسن بود سخت جان و دیدہ عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں شراب کمنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق ہیچو گردوں در سماع و رقص بود اہتر آرمید میان روح نماں بانگ سرود</p>	<p>آفتاب کو جانان پر وہ از رخ چوں کشود از نور جلوہ و از تابش خورشید حسن عاشقاں را ز اہل تجلی جمال نے مثال ساقی آمد باو و چشم مست و جام می بہت از سر و مطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے ہیچو اسرافیل جانرا زندہ کرد</p>
	<p>من ز خود رفتم بہر اہل حکم از من قوت و مال ہیچو دی آمد بجانہا وین و چشم سر غنود</p>
	<p>دیگر</p>
<p>جانم ز بنی ولی پئے جانانہ میرود خلقے پیش چو عاشق دیوانہ میرود بارخ چو مہر و طلعت شاہانہ میرود وز اضطرار جاں سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود</p>	<p>آں جان عاشقاں بسوئے خانہ میرود آں شوخ را نگہ کہ چہ ستانہ میرود آں ماہر کہ روشنی جانِ جالِ اوست بے اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشتگان و شہیدان تیغ نماز</p>

<p>دلہا بہ زلف بستہ و ستانہ میرود بے اختیار صورت پر و انہ میرود کے عشق شمع از دل پر و انہ میرود بگریمتہ ز غلق بویرانہ میرود خرقہ گرد و ہنار وہ بہ میخانہ میرود بچو دسویں بادہ و پیانہ میرود زاہد ز کعبہ جانب تہخانہ میرود</p>	<p>جاہنمای عاشقان ز سر ناز سوختہ عاشق زہ چو ذی سوسنخ جمال دست سوز و تہار بار اگر جان عاشقان از وحشت جنون محبت ہر عاشقہ زاہد بہ عشق ساقی تھر و شوق مے عاشق چو یافت لذت ساقی و جام مے چوں شکل دلفریب بتاں دید یک نظر</p>
	<p>شوریدہ سر چو دید مرا آن نگار من خندید و گفت احمد دیوانہ میرود</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>مریض دلم را بدر ماں رساند کسے تاباں راحت جاں رساند بایں بلبل زار و نالان رساند نہ خضرے کہ تا آب حیواں رساند</p>	<p>نہ یارے کہ جانم بجاناں رساند خدا را امن زار و بیمار دل را صبا کو کہ تا نگہتے زان گل تر حیات دلم شلب لعل جاناں</p>

<p> باں ماہ چوں برقِ خدایاں رساند حکایاتِ حال پریشاں رساند حدیثِ انبیا چشمِ حیراں رساند باں غیرتِ ماہ کنناں رساند خمر پیش آں شاہِ خوباں رساند باں سحر و شکر گلستاں رساند مرا کس سکو بزمِ رنداں رساند بہ نغنائے پرستاں رساند چو فطرہ بہ آں مہرِ رخشاں رساند </p>	<p> ز دردِ دل و گریہ ناچو ابرم کجا قاصدے تا باں راحتِ جان خدا را کسے تا بہ آں آئینہ رو چو عقیقہ این جانِ مشتاق مارا نہ پیکے کہ از حالِ زارِ دلِ من صبا را بگو بلبسِ جانِ مارا من از صحبتِ زاهدانِ تنگِ جانم کجا هست ساقی کہ تا جانِ مارا چو قطره مرا سوئے بحرِ معانی </p>
<p> نہ ہدم رقیقے کہ تا جانِ اسرار باں روئے چوں ماہ تا باں رساند </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> بجائیم غیرِ ایں سودا نہ گنج درونِ قیاس جز سبیلانہ گنج </p>	<p> جز آں نہ دردِ دلِ شیدا نہ گنج دلِ عاشق ز فکرِ غیرِ خالی ست </p>

<p> خمار و مکر چوں صہبانہ گنج کہ اوئی و توئی آنجانہ گنج خیال لاؤہسم الا نہ گنج نقد و اندراں یکتا نہ گنج بحر چیرائی دلسا نہ گنج کہ در سلطانیش ہمتا نہ گنج کسے در قوس اودا نہ گنج در آنجا ہستی موسیٰ نہ گنج </p>	<p> بہ بزم می پرستان حقیقت بحر حیرت من و مارا گذر نیست عجب مائی بی مائی ست کاخا برودر بحر وحدت قطرہ انداز چو آئینہ بہ پیش حسن رویش بکن نفی وجود غیر ادرا دراں میداں چو بیدیل سوزد بہنگام تجلی گشت بہوش </p>
<p> بہ بحر انداز احمد قطرہ خویش کہ اندر کوزہ ات دریانہ گنج </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> بہ شکل ہر عدد و یکتا برآمد پس عین اجمع تاشتی برآمد مسمی صورت اسماء برآمد </p>	<p> ہزاراں موج از دریا برآمد چو پیرنگی لباس رنگ پوشید لعل و فی باغیاں باوہ با داد </p>

سوی تشبیه مائل گشت تنزیه
 عجب نے مثل ہر بہتہ است تمثال
 نہاں شد در لباسِ خوب رویاں
 باول چوں قبا کے جسم پوشید
 گئے کردہ تجلی بر سر طور
 بکردار نفس خود اچھا می اموات
 تجلی کردہ در ارواح و اجساد
 درونِ حسن لیلے جلوہ کرد
 زمستی با قبا بدریدہ چوں گل
 ز حسن دلبراں بافتنہ پرداخت
 برآمد در لباسِ عشق بازاں
 بروئی گلر خاں گلگونہ حسن
 میانِ باغِ چشم و گلشنِ دل
 چو بادہ جو شہناز و درخشم جاں
 بہر جا جلوہ حسن رخ اوست

نہانی با ہمہ پید ابر آمد
 کہ روح القدس پیشم تا بر آمد
 پس انگہ بارخِ زیبا بر آمد
 بشکلِ آدم و حوا بر آمد
 گئے شکلِ یدر بیضا بر آمد
 چو روحی از دم عیسیٰ بر آمد
 شہنشاہانہ از سبطے بر آمد
 چو مجنوں سر پر از سودا بر آمد
 چو بلبلِ بادل شیدا بر آمد
 بعالمِ صورتِ غوغا بر آمد
 سر بازار ہا رسوا بر آمد
 چو درد و سوز از دلہا بر آمد
 چو سروے با تہد رعنا بر آمد
 بدل چوں مستی صہبا بر آمد
 یقین میدان کہ شے ہمتا بر آمد

بچشم فکر چوں دیدیم احمد
برآمد او ولی سے ما برآمد

ایضاً

<p>مهرش بدرون دل چوں روح دروایا باشد چشمیکه سوئی لبرای دل نگراں باشد آں حُرّ نال افزونش نال زبهاں سوزش و عشق ز خود رفتن دل دادن و گم گشتن اندر دل خود عاشق عیش و طرب دارد چاپکد دل عاشق تا مسکن خود کرده جانی که بگروه جاد و خلوت بیرنگی اسرار محبت کاس در عاشق و معشوق است در عین پریشانی جمیعت دل دارد در خلوت بختیشاں کی و هم و گماں گنج هر عاشق دلدادہ در گوشه بر افتاده</p>	<p>و اشق لقائے او یک موش جاس باشد دیدار رخس بہتر از جان و جہاں باشد تا قبلہ ارواح صاحب نظران باشد این شوق عشقان و ہم اہل دلاں باشد از مستی عشق او این پیر خواں باشد آں منزل او برتر از و ہم و گماں باشد تا مسکن او پیروں از کون و مکان باشد علی است کہ او پیروں از شرح و بیان باشد سیر نکلتاش در عین غزاں باشد آنجا نہ چنیں با آنجا نہ چنیں باشد و عشق تو گم گشتہ بے نام و نشان باشد</p>
--	--

<p>اندر رہ آں دلبر جان باختن آ آحاد این کار ز خود رفته ہم در و کشاں باشد</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>بحسب علم تو در چشم من نهان باشد بدان جهان تو در جان تو نهان باشد که جان ساده نشانی ز بی نشان باشد نشان حسن اندل حسن دلبران باشد فغان و ناله من همچو بلبلاں باشد برائے شمع رخ سینه ام طپساں باشد چون بگرم بتفکر هماں هماں باشد هماں جمال بدین شکل با عیاں باشد بدیده تو به تماشا لهما عیاں باشد که بپشتش کشیده بلورج جاں باشد در آن بمیری و حشر تو هم در آن باشد</p>	<p>دلا چو لفظ موہوم این جہاں باشد ہمیں کہ علم دل تست اچھ می نگری بیا و پاک بکن لوح دل ز نقش و نگار محبت دل عاشق ز کز مخفی است بعشق آں گل خندان بگلشن ہستی چگویم از غم دل تاز آتش شوقش بچس صورت نو نور و دلم آں شوخ گئے بصورت شمع و گئے برنگ گلے در اصل غولیش ہماں نور سادہ و پیرنگ ہمہ نقوش بدان صورت خیالی تست در آن خیال کہ طبع تو ہست مصروفش</p>

<p>فنا و حشر تو در ذات تو نهان باشد صفات نیک پنهان تو نهان باشد بهشت و دوزخ تو خود در دل جان باشد کجا بهمت تو که و آسمان باشد همه جمال و کمال تو را نگان باشد عجب دُری که بهمانسے گراں باشد بچش و نشتر ترا مژده اش عیاں باشد کجا بقل سلیم تو قدر آن باشد</p>	<p>بهر خیال که خسی در و شوی بیدار حجیم و دوزخ تو غمی زشت تو آمد چنانکه جان تو نهانست اندرین حسمت تو آن دُری که ملک از تو شرم میدارند بهر ارجیف که تو قدر خود نمیدانی دین حیات تو از دامن خدیجه خود را بر کشت زار دل خویش آنچه میکاری هر آن شردن که تو داری ندید چن و ملک</p>
	<p>بگیر دامن ساقی بدست دل احمد که روز عسرت و تنگی ترا اماں باشد</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>میفرزانی بهر جانم هر دم آزار دگر ساغر دیگر بود هم خمر و خمار دگر هر که از سینه اش هر لحظه اسرار دگر</p>	<p>می ربای جان من از حسن دلدار دگر از برای سستی جانهای خموران عشق هر که بخود آمده در عشق آن جان جهان</p>

<p>از دہانِ عاشقان آید بگفتارِ دگر از دہانِ ہم ہر خود آرد باطلِ دگر ہر زمانِ چشمِ دگر ہر لحظہ دیدارِ دگر حسنِ دیگر باشد وہم زلف و خیارِ دگر ہر زمانِ شمعِ دگر ہر لحظہ البصارِ دگر وز فغانِ عاشقان آرد افسارِ دگر دودِ آہِ عاشقان بودست از نارِ دگر</p>	<p>عشقِ او ہر لحظہ از جوشِ جنونِ تپوں پری در میانِ جانِ من چون دہ جوشی میزند از برایِ عاشقانش آمدہ از سوئے غیب انہی افزایش سودا سے جانِ عاشقان بہر جانہا ہر دم تازہ خیالِ ست و مثال در لباسِ حسنِ خیالِ سچو جانِ نہاں شدہ در دلِ عشاق ہر دم شعلہ تازہ زند</p>
<p>آنکہ جانست سوختِ احمد آتشِ دیگر بود خوردنِ خونِ لبت را خونِ خواہد دگر</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>بدر و عشقِ جانم نہ از بہتر دلِ دیوانہ ام از کارِ بہتر بتانِ شوخ و ہم طرا بہتر ز تیرِ عزمِ آں عیارِ بہتر</p>	<p>بہ شوخیِ حسنِ روئے یار بہتر ز تیرِ غمِ ہائے آں پریر و پے ز دیدنِ دینِ دلِ ما اگر ز خمی ز نہرِ جانِ عاشق</p>

<p> بہوش زنا ہوا نہ زنا بہتر بتاں را دیدہ خوشوار بہتر گر گشتہ اگر دستار بہتر شوم رسوا سربازار بہتر ز مسجد خانہ خمار بہتر بنزد عاشقاں بردار بہتر غم او بہر من غمخوار بہتر دل بشوریدہ ام ہمیار بہتر دل پر درد و جان زار بہتر مرا از جملہ کار و بار بہتر </p>	<p> بہ عشقِ این بستانِ ماہ پیکر برائے خوردنِ خونِ دلِ ما بہمخانہ برائے یک دو جامے اگر در عشقِ آں رشکِ حسیناں بدین تسبیح و این زہرِ ریائی سرے کاں پر ز سودایش نباشد بہ شب ہائے دسازِ حزن و ہجر اں بہ عشقِ ز گیسِ بسیارِ جاناں برائے من بہ عشقِ خوب رویاں بہ عشقِ او اگر از کسب مانم </p>
---	--

مرا احمد ز حورانِ بہشتی
 تماشائے جمالِ یار بہتر

ایضاً

مجنونِ شیدا گشتہ ام بہرِ حسنِ لیلائے دگر

در عشقِ اکبر جانِ زارست ہوا دگر

نہرِ مرارہ میں نہ تو تیرہ کسم اوبہ کند
 دل می برد و ہر نہاں انجلوہ ہائے خوشین
 از پرتو حسن رخس ہر سو بجلوہ سر رخ
 و عشق اندیوانہ ام و ز خویشین بیگانہ ام
 در دوش بود و دران من ہر ش بود ایمان من
 یار یکہ شیلہی ویم سوز از سوداے ویم
 احو کعبہ کی کوئی اووی قبلہ من روئے او
 از عشق می خوش آمدم زان مست و مدہوش آمدم
 از ہستی خود تیرہ ام با بخودی پیوستہ ام
 مانند موی ہوش من برد آں شکس چمن
 جاں می برد از بخودی ہر دم بہاں عشق او
 موسیٰ تجلی خدا در وادی ایمین بید
 دیوانہ و شوریدہ ام و ز خویشین بریدہ ام
 در بحرِ غوط خوردہ ام گوہرِ بدست آوردہ ام
 اوی دمدر جان من این جملہ گفتار و سخن

و ندیدہ دین دل من جلا و رخسائے دگر
 در سینہ ہا از عشق او سوزی و سوداے دگر
 و ز عشق او در ہر طرف خواری و رسواے دگر
 بر بود از من جان من جس دلا لائے دگر
 چوں کہ ہا در جان من پچھل ہم جاے دگر
 جزاں حسنیناں ہاں شئی ست زیباے دگر
 کہ در دل شیدائے من جزوی تمنائے دگر
 دار و ز مستی جان من شوری و غوغائے دگر
 حوز و دست جان تم ام از و صہبائے دگر
 دیدم تجلی رخس بر طور سینائے دگر
 پیوں از لیل من و سہا پریدہ جاں ہائے دگر
 من دیدہ ام شاخ گل جلوہ بصحرائے دگر
 از بخودی و بیدلی جان دیدہ اقصائے دگر
 جز ہفت این قلنم بدل بودست دیدائے دگر
 از من میں این کا دہو نیست یہاں سے دگر

بهر علاج درد دل باشد میجائے دگر	چراں شو ای چاره گهستی ز دریاں بنی
	<p>احمد به عشق دلبران فسانه عالم شدی چوں تو نباشد در جهان ندی در سوک دگر</p>
	ایضا
<p>هر زمان جان مرا از عشق افسان دگر صورت و شکل دگر هم نشان و الوان دگر کاسه کاسه باده ذوق است از خوان دگر کاین برود صلوٰه یا دارد بهر آن دگر مهر خنیش گلی سر و خرامان دگر می کشد از غمزه ماؤمی دهر جان دگر یک عزیز ناد و هر لحظه مهسان دگر خود یقین دیگر است تازه ایمان دگر شد جز این گلشن نشین در گلستان دگر</p>	<p>ای حالت را بهر دم جلوه و شایسته دگر می نماید هر در آینه های رنگ رنگ بهر زمان عشقش از جناب جان جان چرخ نوزد جان ما از شعله حسن خورش دل ربود از عاشقان اندر گلستان شود عاشقان خورشید ما از هر جوی خورشید هست اندر خانه جانم ز ذوق عشق او عاشقان را هر دم و هر ساعتی پیش خورش ای گل خندان عشقت بلبل جان مرا</p>
	احمد از بهر دفع ظلمت شب های غم

یاد دے یارِ شمعِ شبستانِ دگر

ایضاً

<p>میرس از من ز حالِ زارم امروز چگونه جان من یا بدرهائی ربوده آں پری دینِ وصل من ز عشقِ آں پرورد کے بہم من ز چشمِ خود بہ عشقِ آں گل اندام بیداربتانِ ماہِ پیکر بہستی و برندی در رہ عشق ز مخموری بجانِ پاک ساقی در دلِ خود ز فرحتِ می نہ بچم ز دیدارِ جمالِ روئے ساقی ز مستی و خرابی در خمِ جہاں دہن از گفتنِ حق کے بہ بندم</p>	<p>ز دردِ ہجر او ہیسا رم امروز اسیرِ دلم زلفِ یارم امروز بدستِ ساحرِ طرارم امروز بہینِ حسنِ آں عیارم امروز بسانِ ابرخوں میبارم امروز بگردِ بت کدہ زوارم امروز چساں رسوا سپہ بازدم امروز کہ من خاکِ درِ خمارم امروز چو آئند از درم دلدارم امروز بجدا اللہ کہ بر خود دارم امروز بجوشِ آمد سے اسرارم امروز چو منظور ار کنی بردارم امروز</p>
--	--

من از دهماش در گفتم امروز	و عشقش چو ناله اندول من
	<p>نه چوں احمد بر بخت خویش نازم که شاد از دولت دیدارم امروز</p>
	ایضا
<p>در ترقی هستی و اسوز پنهانم هنوز جوی خول از دیده در بحر تو میرانم هنوز تا زور و سوز جان خویش نالانم هنوز تا چو بلیل زان رخ گلگون در افغانم هنوز سالها شد که غمت چو شمع گیانم هنوز تا چو آینه ز تاب حسن حیرانم هنوز من بگیرم از غمت چو ابرینیا نم هنوز لیکه نامد و ببرم ای و کجایانم هنوز میزند صد جوش آمل می در خم جانم هنوز بچو نه تا از دهم عشق تو نالانم هنوز</p>	<p>کم نشد از آب دیده آتش جانم هنوز میزند شعله از عشق تو در جانم هنوز شعله زن چو آتش عشق است در جانم هنوز شعله دل من چو زور و بر آں شک چمن مثل پروانه چو عشق روی تو بیت سوختم پیش خورشید چو آفتاب چو چشم جانم خیره شد خنده از ناز و خوبی میزنی مانند برق سالها شد تا که جانم سوخته در انتظار خورده ام روزی از دل یکچرخه از جام عشق چو می می ناله که خود و خود در جان من</p>

<p>من بصد رندی و ستم باش عریا نم هنوز زین دل شوریده خویش و پریشا نم هنوز اندرین غم خون چشم خویش میرا نم هنوز از گران جانی خود و الله پیشیا نم هنوز تا از ازل زخم نهال در شور و افتا نم هنوز</p>	<p>خزقه ز پدر یار اچوں گرد و قدم نه گشته جان خسته ام درد ادم زلفت او ایسم مردم اندر حسرتش لیکن ندیدم رو او روئی خفیت دیدم لیکن فدا کردم بجاں میزند زخمه بجانم عشق تو بچوں رباب</p>
<p>گرچه خوردم زخم ها از غمزه اش احمد بد لیکه شوق دیدنش باقیست در جانم هنوز</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>که هست قصه من چو حدیث عشق دراز ربود جان مرا هم بصد کرسنه و ناز ز حال خویش چه گویم که نیست محرم راز امید نیست که این دل از عشقت آید باز بیا و سجده بدیدار دوست کن به نیاز طریق زهد و روع خود رهستی ست در و در آ</p>	<p>چگونه میت ز دل زار و حال سوز و گداز باں جمال که دلم را خراب عشق و بند بجان من ز غم عشقت آنچه میگذرد اگر ملاک کنی در به آتش سوزی چهای نماز که زاهد تو سر به سنگ بنی عشق ساز که در یک قدم بیار رسی</p>

<p>کسے نامد مرا غیر عشق تو دمساز بپین چشم حقیقت مر و براہ مجاز ببال عشق سوئی قصه دوست کن پرواز کہ بر در تو نهادیم سر ز روی نیاز</p>	<p>بعشق تو همه غیشاں شد ندیگانه اسیر دامن شوی گر بحال و خط نگرانی نشین تو نه این تنگنای هستی شد غلام بنده خود را از کوی خویش مراں</p>
--	--

<p>غریب بحر حقیقت شواحمدازد دل و جان که تارهی ز مجاز و ازین شیب و فراز</p>	
---	--

<p>ایضاً</p>	
--------------	--

<p>بنده جانانم ام از کفر و ایمانم میسر دو دواہ من نگر و بسوزنہ نام میسر بچو آئینہ ز حال چشم حیرانم میسر مستی جام نگر و جسم عریانم میسر برده سلام خون از ساز و سامانم میسر دہشتم بگر تو از حال پریشانم میسر در جہنم مبتلا از آفت جانم میسر</p>	<p>عاشق دیوانہ ام از درد و درمانم میسر آتش عشق رخ او سوخته جان مرا بچو دو والد حسن رو جانان گشته ام خرقہ و دستار طاس برین باده کرده ام من عشق گشته ام آوارہ و بی خانماں من سودای محبت والد دیوانہ ام عشق او چوں پری در جان من میخیزد</p>
---	--

<p>حالِ زارِ من نگہِ حسنِ جانِ ناممِ پس عشقِ او بہاںِ من دیگرِ بہاںِ ناممِ پس نالما دارم از روزِ شور و افغانمِ پس</p>	<p>از جمالِ دلِ بایش شرحِ کردنِ کے تو ل ہمچو آئینہ بہ پیشِ جلو ہائشِ کمِ شدم عشقِ او در جانِ من چو پئے دمِ خود می دم</p>
<p>چند گوی احمد اچو حقِ چشمِ نورِ دست حالِ زارِ من نگہِ چشمِ گریبانمِ پس</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>بہر نشاطِ جانِ من بادہِ خوشگوارِ پس بہر سرورِ مستیمِ نرگسِ پر خارِ پس از پئے روشنیِ جانِ جلوہ آں نگارِ پس از ہمہ آرزومِ او آنکہ ہو ای یارِ پس بہر تفرجِ دلمِ سینہِ داغدارِ پس بسکہ حریفِ بزمِ من زندِ شرابِ خوارِ پس از ہمہ علتِ و مرضِ حجتِ انتظارِ پس ابر بہارِ عاشقانِ دیدہ اشکبارِ پس</p>	<p>از ہمہ عیشِ دو بہاںِ ساقیِ گلزارِ پس چونکہ نگاہِ مستِ او کم ز شرابِ نابِ نیست از رخِ ہنچو مہرِ خود پرودہ اگر بر افکند مہرِ بخشِ درونِ دلِ دولتِ جانِ من بود زاتشِ عشقِ جملہ تنِ آہ کہ لالہ زار شد چونکہ ز پندِ و اعطالِ سختِ فیرہ شد دلم در غمِ عشقِ آں پری بہرِ دلِ حزینِ من برقِ جمالِ دلِ آتشِ جانِ بیدال</p>

<p>مونس جان و شمیم گشت خیال یار بس خاک در توای صنم خانه من و دیار بس سیل شرکیده ام آب و شمیم زار بس باغ دل شکستگان جلوه آن نگار بس بجودی و فراموشی دلبر همکار بس</p>	<p>هست مرا به دو جهان عشق خوش رفیق دل غریب عشق و خویش خوشترم از وطن بود بهر فرو نشاندن آتش جان خسته ام هست جمال گلزار گلشن جان عاشقان خون جگر شراب من این دل من کباب من</p>
<p>شوق جانش احمد است حیف بزم من یا دینخ نگار من مونس و غمگسار بس</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>مار از وصل خویش بکرده جدا مهرس اسرار و در جان من و ناله مهرس ولهای زار بین تو از ادا دلر با مهرس بیگانگی که کرد خود آن آشنا مهرس عالم خراب بنگر و زان مه لقامهرس آخر که گفت تا تو ز حال گدا مهرس</p>	<p>جو یک که کرد بر دم آن مه لقامهرس مانند ناله به شور و فغانم ز بهر یار یار که غلغله شیفته حسن روی است دل را بر بود و باز نه پرسید حال من خون میخورم عیش خوش ای حریف من ای شاه حسن در غم تو جان نمی دهم</p>

<p>تا چند کوفتنه بد لبا بپا مهرش از غنای لبش ز باد و صبا مهرش از ابتدا مهرش و هم از انتها مهرش از مبتلا ز خویشا جز او سزا مهرش رفت است آنچه با من و او ما جدا مهرش مستقیم و سرخوشیم ز اسرار ما مهرش از ما ز بهر دور و سر تو ای بار ما مهرش</p>	<p>در خلق شور این همه از سحر چشم اوست اسرار حسن و عشق که در لیل و گل است این قصه با عشق حدیثی است تا تمام جبار عشق آمده از بهر قلب و روح و غلوئی که غیر بنوده کس در آن ما زال شراب دوش که خوردیم بخودیم ماست عشق ساقی گلغام بوده ایم</p>
<p>از آتش فراق سرخ یار سوختیم احمدرنگ او ای آل بی وفا مهرش</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>زال شراب و تند تر بر خاست از جانها مهرش ببالش بهر سو از وی متعلقا مانده مهرش غافل و فدا و در جانها و در و راه ساختن آنچنان که بخودی نه عقل من مانده مهرش</p>	<p>روز اول چمن خم باد زده در خویش خوش ساقی باد پستان بخت چون صبا می زال شراب و رغوانی عقل و مهرش آمده ساقی زال باد گل رنگ جانم مست کن</p>

ساقیان از بادہ منصورہ در کاظم برینہ آہ زان بادہ کہ سانی آتش از وی زدہ جان کردہ جان غنیمت را در دوام زلف خود اسیر ہر طرف ہوزی دردی ز آتش سوختہ عشق ہر دمی کی می درون خم جانہا جوش زن ہر ملی را ہر زمان رنگی و بوی دیگرست ہر زمان دل از جہانی در جہانی میرود تر جانہا چونکہ نہال کردہ ستارہ ان غیب	کہ میر سستی اوتا سر بر اندازم زدوش آہ زان قتی کہ جان چوں حم می آمد بجوش با رخ چوں ماہ و زلال کل کہ افکنده بدوش ہر طرف یک ماہ رو و لعل ہی می فروش ہر زمان زہ از در سینه با جوش و خروش بہر جا نہا ہوش زان دہ صد ہوش و خروش راز غیبی را کجا این عقل دانہ پاک ہوش پس از او است ای دل تا تو ہم باشی جزوش
آدمی کے فقر دیباے معانی را بدیدہ عاجز آمد احمد از ادراک آل عقل و ہوش	
ایضاً	
بادہ الفت بنوش و ساکن میخانہ باش ساغر عشرت ز دست ساقی مانوش کن خرقہ زہر و یار اسوز و ستوری کن	یار رندان شجر چہرے ساغر و پیچانہ باش مست و مدہوش از دو چشم دلبرستانہ باش در خرابی ہا و رندی شہرہ و افسانہ باش

<p>شمع روی بار از جان دل پروانه باش حسن کو آن ہی رخسار او دیوانه باش بہ قرار از عشق او چوں آتش خانہ باش سر پر از سودا چو مجنوں ساکن پروانہ باش خواہ نبشیں در حریم یاساکن تنجانہ باش بہچو مجنوں و محبت باجنوں بہخانہ باش درنگ و دریا و صدمت چوں در یکدانہ باش عاشق و دلدادہ آل طلعت شانہ باش در طریق عشق بازی مرد حق مروانہ باش با بتاں شو اسلما و زخوشین بیگانہ باش یک شبی از لطف و رحمت شمع این کائنات باش</p>	<p>ز آتش عشق رخ او سوختن کن اختیار از ملاست ہائے عالم فکر بدنامی مکن سوختہ چوں پیش جلوہ جانانہ بشو با خیال من لیلی خلوتے از غیر کن شو خلیل حق بہت ہستی خود ادرش کن عقل را و عشق آل لیلیا سے معنی کن فدا از نقد و گاہیں امواج کثرت در گذر جاں فدا کن بر جہاں ساقی نہ روی خویش مایہ ہستی خود را در رہشس ایثار کن در خرابات مغاں بہت چیز است بہت می ای جال نفوذت رشک ماہ چاروہ</p>
---	---

عقل را بگذار احمد و شراب عشق دوست
پر جوش وستی دل چوں خم خانہ باش

ایضاً

<p>چو موی رخت بشم زان تلی پیک اندر دل من رفت از دستم چو دیدم مست اسرارش هر آن جانے که گردیده مریض چشم بیمارش خراب مست دیدم دوش اندر کوی خارش ز بهر و آتش غم سوخته گردید گلزارش ز غم شوق دل گردیده بهن باد و ستارش همه بار ایست جان بتار زلف طارش فنا ده بر سر راهی چو دیده بخود زارش یقین میداں که هست آتش تبه ز نارش چو دیدم اندر اثر لبس خود بدست و شرارش بزدند رقیبان بے تحاشا بر سر دارش</p>	<p>دل من گشته دوش از تنها دیدار من در آمد پیش من خمور چشمه بر سر راهی کجایا بد شغای دل ز افسون دم عیسی هر آن زاهد که مینو طعنه با بر عاشق بیدل پرس ای دل حال لعل بچان به عشق گل بدیدم واعظان را دوش اندر کوی خارش و غنا قل چه سود که چو شوریده به شیدای در آمد بر سر عاشق پیروز از ره رافت هر آن جانے که شد مغرور بر تقوی از بهر خود ز خموری ساقی بخود و بهنجویش گردیدم تکروی فاش از منصور از یار جانی را</p>
--	---

عجب نبود که احقر زنده گردید بر گزند
بر آید بر سر گورش اگر یکبار دلدارش

ایضاً

<p>دیں دل ہمارا زجور ہاں یا بد خلاص آہ ایں وحشی کجا از قید شاں یا بد خلاص از جمال و خوبی حور جنان یا بد خلاص تا دل میں خیالِ این آں یا بد خلاص تا کہ جانِ من ازین ہم دگما یا بد خلاص محو کن تا جاں اینں بارگہ اں یا بد خلاص آں چناں کیں دل ز فکر و بندان یا بد خلاص تا دل شوریدہ زیرِ سوزِ نہاں یا بد خلاص</p>	<p>کے بود کہ دروہجر ایں نیجاں یا بد خلاص طاہر جانم شدہ در بند زلفت او اسیر جلوہ کن پیش چشم ز اہماں تا جانِ شاں غرقِ حیرت کن چو آئینہ ز حسن کے خویش کن تجلی بروم اے مایہ نور یقیں بر سرِ موی نہادی کوہِ عشقِ خویش را ساقیا آ رہ بادہ جانِ من سیراب کن رویِ ہماز انکہ جاں در آرزویت سوختہ</p>
	<p>در دل بریانِ من صد تیر از غم زوہ احمد اکے جانِ این زخمِ سنان یا بد خلاص</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بہر چاہاں کہ در دل ہرچ جاں شستہ خیالِ عارض ندیشی بچن و خوبیِ باغِ عالمِ مثالِ عارض کہ خط کشیدہ بخوبی مرہ خطِ عارض بحالِ عارض</p>	<p>رہود از تن کیب و صبرم بد بفریبی جمالِ عارض شکستہ رنگی نصیبِ گلِ صبحِ چمنِ زرویش چکویم از حسنِ آں پر پروازِ کمالِ جمالِ عارض</p>

<p>مثال خورشید چشم عابر چشم و جاده و جلال عارض بسان روح و احشاش چرخ آور و کس مثال عارض بهر جهت رخ که آورم من بود بد اسرار عارض شود نصیب نظر آئی حریت تو وصال عارض بخیزش در دو جهان مجنون سیه قاف مثال عارض</p>	<p>شعاع مهر جلال جانان نگاہ دل بیکر و غیره بجز تم من چه گویم اورا که عقل حیرانت در جانش نشسته در جهان من پر پر و لبان تو نظر بدیده بشوق دیدن لال گشتم بیک نظر تا رخس بر بینم بفرط الفت بطیب خاطر بچشم حشمت دل پریشان</p>
<p>چند سحر دارد و چشم جادو که دل ربوده بیک سحر پس اسحدر ز خوبی او بیا این سحر سازم حال عارض</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>جاں نبرد ز حزن و غم کے پرو و سوسو نشاط ز دیگرفت را بطه ذات محیط با تحاط گز تو روی براه اورا است بود ہمیں صراط فکر سفر بکن دلا خانہ مکن دریں رباط زاتش ہجر غم مخور عشق ترا دہد نشاط تاکہ سرور جان تو باسیج نگیر و انخطاط</p>	<p>عشق اگر نہ آورد در دل و روح انبساط روز و نازل بنور خویش کرد چو عشق انبساط و امن عشق گیر تا سوی نجات آردت زود برو پیجویی ہستی تو و بال تست ہر دل و عقل در جہاں نش خود ز بہر نوش بادہ بخور بہر زمان بخور دوست باش از دل</p>

	گام بنه به بخودی باش جدا ز ماوس احمد اگر تو عاقلی ساز باونه اخلاط	
--	--	--

ایضا

<p>وز سرور و ذوق اهل ناسلما را چه خط از جمالش دیده تاریک ز اغان را چه خط ز اهلان خود فروش و خشک طبعان را چه خط ز اهل جمال و خوبی اوجان احوال را چه خط ز اهل حریصان و ابن لطن نادان را چه خط ز اهل جادوی الطبع و هم افسرده جانان را چه خط</p>	<p>از جمال خوب رویاں کو چشمهاں را چه خط حسن گل را از برای چشم بلبل ساختند باد عشقش بر آب بید لال گشته خمیر حسن پیشت از برای دیده یعقوب بود علم و حکمت از برای جان دانا یان بود صوت خوش راحت بر بخشد هر دل پر درد را</p>
--	---

	<p>جان احمد را علم از وحی حق افروشدند بولوب بوجهل کو رو تیره جانان را چه خط</p>	
--	---	--

ایضا

هم ز در و عشق تو ای دست گر یا نم چو شمع	زالتش مهر رخ تو سینه سوزا نم چو شمع
---	-------------------------------------

جلوه گر شو تا به پیشیت جهان بر افتام چو شمع
 از فراق روی خود هر شب مسوزانم چو شمع
 در غمت جز سوختن دیگر نمیدانم چو شمع
 ساز روشن از رخ خود خانه جانم چو شمع
 و فروغ روی خود روشن کن ایوانم چو شمع
 آتش کای از دلم بر جاست بنشانم چو شمع
 روشنی بخش از رخ خود در شستام چو شمع
 بسیارم جان بهمش باز خندم چو شمع
 شعله بر رخا ناکه از گریبانم چو شمع
 سوخته عشق رخت پیدا و پنهانم چو شمع

بجای لغو ز لیستن که خوش بود
 آرزو دارم که یک شب شمع بزم من بشوی
 عمر من بگذشت تا از هر خود میسوزیم
 نه فروغ حسن تو در ظلمت بجرم هلاک
 پنج ماه چارده یک شب ز بام من برآ
 سوختم در بجز نواز آب وصل خود بیار
 یک شبی مهال من شود از کرم ای ماه من
 مردن اندر عشق جانانم و حیات عاشقان
 سالها من آتش عشق تو نهان داشتم
 در دل و در جیم دارم از تپدغم آتشی

دود آه و آتش دل راز گویند
 در کفن پنهانست احمد شعله جانم چو شمع

ایضاً

بهشت اوزنگ و نام فارغ

منم از کفر و از اسلام فارغ

دل من تا که ایران است عشق بستی می کش شد این دل من به شوق دیدن زلف و برج او بعشقم بستم که دی که گشتم بکن بخود مرا چند آنکه باشم مده پیشم که هرگز نیستم من شدم چون نقطه پر کار و گشتم ز سوای دخواهی در ره عشق ز عشق دلبدا هرگز نکرده ز صبرت های عشق آل پیرو	مباد از می و از جام فارغ ز آغاز و هم از این جام فارغ شده جانم ز عجب و شام فارغ ز صبح خلق و از دشتام فارغ ز پنج و راحت و آرام فارغ ز عشق آن بت گفتم فارغ ز دور و گردش ایام فارغ مباد عاشق بدنام فارغ دل پر درد و خون آشام فارغ مباد این دل ناکام فارغ	
	چنان احمد یقیں در خویش دارم که جانم هست از او بام فارغ	
	ایضاً	
از آتش من بخته سحر و رواں بهر طر		عاشق زار دی اوست چنان بهر طر

<p>مست و خراب زوشده باوہ کشاں بہر ط عاشق و بیدلاں از بولغہ زناں بہر ط زانکہ تجلی جمال بود عیاں بہر ط موجہاں روی اودل شدگاں بہر ط غرق بہ بحر پیچیدی آئینہ ساں بہر ط منظر ند عاشقاں گہ یہ کناں بہر ط زانکہ ز حسن نشاں بہت نشاں بہر ط ہست ز غول عاشقاں سیل رواں بہر ط ہست ز جان بیدلاں آہ و فغاں بہر ط</p>	<p>ساقی بیدلاں چو داجام شراب پڑے طرب دیہ جمال لفریب آں بت گلزار را عاشق و بیدلاں اور قص بکروہ ہچو طور آئینہ وش بچرت اند بخود و نہ خبر ز خویش ہست ز جلوہ رخش روح و روان عاشقاں پردہ فگن ز روی خود زانکہ بے جمال تو دیہہ عشق بر کشا آیت حق نظارہ کن نہ زیر قدم پروں حالت کشتگان نگر دروں عاشقاں خویش تیر ز عمرہ چوں ندی</p>
	<p>احمد ازان و چشم مست نیت فقط لوی خراب فتنہ خلق حسن او دوست فغاں بہر ط</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>ریختہ خون دلم نشتر علم ہائے عشق گوش کن از من چہ نماند و ہیا عشق</p>	<p>سوختہ جان مرا آتش سودای عشق در ہم آں جان ہست دلم پُر فغاں</p>

شام سحر ای خریف اپنی لیلای خویش
 جوش بجان آمدہ ہر دم و ہر خطہ نو
 خانہ گو کردہ ام جنت ہمہ خوردہ ام
 چہ زردم نگردیدہ پر از اشکِ خوں
 ہر کہ شدہ مست از و باز نشد ہوشیار
 سر نہمانی عجب ایچہ کہ در پردہ بود
 ای ز نازل تا ابد ہر چہ گرفتہ ظہور
 سر نازل عشق و اں را ز نہاں کنت کنز
 ہست تجلی ذات مظهر جملہ صفات
 اینہمہ ارض و سما قطرہ بہ بحر ش بود
 اسم ہزاراں ہزار ایچہ کہ در عالم است
 عقل بسے پر کشادہ لیکہ ندید اوج او
 کس سیدہ بخت غیر ببال یقیں
 بے پردہ بال آمدہ طائر روح کسے
 گرچہ کہ در ذات خویش مسکن اولاد نہست

صورت مجنون شدم با دیہ پیائے عشق
 سوچ زندہ در دلم قلم و دریاے عشق
 نیست ز مالاک من چیز کا لائے عشق
 والہ و شیدا ستم ہر چہ زیائے عشق
 کے بلکہ در غمارستی صباے عشق
 فاش اجال شدہ جملہ ز غوغائے عشق
 نشو و نما یا فتنہ جملہ ز انشائے عشق
 آیت یزداں بود مصحف سیمائے عشق
 نیست کسے در ظہور ہمسرو ہمائے عشق
 وسعت گرد و نست دول ہر پہنائے عشق
 اوست مسمیٰ بخت اینہمہ اسمائے عشق
 نے مددش کس ندید منزل والاے عشق
 کس نہ پریدہ بخوبیش جانب اقصائے عشق
 آنکہ ناز و بدل حاجت و پردائے عشق
 در ہمدل خانہ اش در ہمہ جا جائے عشق

چیز و شوریده سر عاشق و شهید افشوی
احمد اگر بنگری شود دل آرای عشق

ایضاً

می برد تا روح عاشق را بر دل نه روی
انجم هستی ز تابش آید اندر احتراف
نیست دنیا بود گوی چو قمر اندر محاف
قدر وصل یار افزایش بجان هجر و فراق
آه جان خسته ام را سوختی از آشتیان
تو بخوبی و جمال خویش هستی فرو و طاق
مطرب ساقی اگر سازد مد با هم القان
نیز سازد پاک جان از ریاض و نفاق
شاد آن دل که بداده نال وین را طلاق
بعد مردن کمر او را چو شال و طمطراق

عشق معراج حقیقت را بهر دین و برون
دیدهای عقل از مهر خورشید خیره شود
محسوس عشق ای دل هستی موهوم را
ای دل ناله لاله من تپس در دو اویلا کن
در هوا و آسمان بیت عمر آخر شد مرا
من عشق روی تو بس حقیقت غمناک تمام
در روی از یک کرشمه خرقه زاید برند
آتش عشق بسوزد از دولت چرخ هوا
بس خاک جانی که کلی این تعلقات بیخودست
در حیات خویش ناز و فخر از بیدار نشیست

سر دلبر را کن فاش احمد ایشیا بانش

کیں قیام چوں باطین میکنندش اشراق

ایمن

<p>کو چرخ یعنی تا بگویم ماجراے اشتیاق در حیات خود نشد روزی مرا جز آرزو دل برای دیدن لدا رخ و مشتاق ماند یاد و لبر آمد چوں جان در دل نشست یاد و یار مهربان خود منوش جانم سده با که گویم حال زار خود بهشت آں صنم تا ز وصل آں گل خنداں جدا گردیده ام آرزوی جان عاشق مسلم قصر و لیست عاشقان را حزن و غمها صیقل آئینه هست به قلب ناهماں اکسیر اعظم بوده است آنکه مشتاق است بهر یار یارش اقرب است منگ از عاشق نگدایس های و هو از دیگری</p>	<p>که بگری خود ندیدم من سواے اشتیاق ما در گیتی مرا زاده برائے اشتیاق چشم جان من ندیده جز لقاے اشتیاق عاقبت این سینه من شد سرای اشتیاق شکر داد و دل من به وفائے اشتیاق در دوا و ارم در دل جان و رای اشتیاق بچو بلبل لبند از من ناله ای اشتیاق میرسد تا وصل جانان منتای اشتیاق از وفا با خوشتر آمد خود جفاے اشتیاق خاک حرمت را کند زیر کیمیاے اشتیاق نیست داروی بولش ماسواے اشتیاق آں پری نهان شده زیر روک اشتیاق</p>
---	--

احمد از درد ہجر آں پری چندان مال
بوی وصل یار یابی کہ بجائے اشتیاق

ایضاً

<p>کیا ساقی بدہ جامِ طربناک زمستی میتِ بخیلِش گرم زننگِ خلق و از ناموسِ رستم ہر آن بادہ کہ جائز است سازد عشق از سرمِ شرم و حیا ریخت ز فکرِ غیرِ خالی می کند دل بہ جانِ پر کدر کے عشق آید بکوی دوست مردانہ قدم نہ نباشد درسِ او جز نیست گشتن ز صہبائے محبت جامِ بر گیر</p>	<p>کہ تا جاں بر چہد زیرِ کوزہ خاک برقص آید تن من بچو اسلاک ز خواری ہائی عشقت نیستہ پاک برای ستم خود بینی ست تر یا ک زمستی جان من گر دید بیباک محبت آتش آمد سوخت خاشاک سزاوارِ محبت شد دل پاک بسے غول ریختہ این عشقِ سفاک فزون است علم این از فہم و ادراک طربناک آیدت این جانِ غمناک</p>
---	---

شعار عاشقانِ دہل بہمتی نیست

بیا احمد دریں رہ باش چالاک

ایضاً

زگرہ چشمہا بے نور ہر یک
 زغم بے پردہ شد مستور ہر یک
 زچشم مست او مخمور ہر یک
 شدہ بروار چوں منصور ہر یک
 صدائے مطرباں چوں صور ہر یک
 برائے قتل ماسا طور ہر یک
 بخود ہا سوختہ چوں طور ہر یک
 بکار عاشقی مامور ہر یک
 زمستی چریتا و سور ہر یک
 نمایندت ہلال از دور ہر یک
 زعکس حسن او معمور ہر یک
 پرائے زخم جاں زنبور ہر یک

بہ عشقش جان و دل بخور ہر یک
 بہ سینہ اشک ہایم بردہنہاں
 بہ زمش عاشقان بیدلالتش
 زجوش عشق او ستانہ اسرار
 و مہدہ صد طرب در جان عشاق
 سنان غمہ ات و اں تیر مرگاں
 دل عشاق اوزاں شعلہ حسن
 شد از روز ازل ارواح عشاق
 دل دلدادگان از جام عشقش
 خداوندان معنی بدر حق اند
 چو آئینہ روان عاشقانہش
 خیالاتے کہ غیر یار باشد

توی احمدؔ بہ غم ہا مبتلائے رفیقانت نگہ مسرور ہر یک		
ایضاً		
دو چشم نے تو شد خونبار اینک دہم جاں در غمت ناچار اینک بجام مے گرد دستار اینک کشند این ظالماں بردار اینک قیامت قامت دلدار اینک بشوخی آتشیں رخسار اینک فتادہ عاشقان زار اینک حریفان خانہ خسار اینک گواہش دیدہ خونبار اینک بکویت شور مجنوں دار اینک بہ لب پر سید جاں زار اینک	بہشت گشتہ ام بیمار اینک ز شفقت گز نہ پرسی حال زارم ز زندگی وز مستیم چہ پرسی بجرم عشق تو دلدادہ را جہاں پامال کردہ از سہ ناز دل و جاں سوختہ از شعلہ حسن بگرد کوئے تو آغشته درخوں چہ چشم مست جانہا کردہ مخمور بتا در عشق تو خوں گشت دلہا شب در و زاست از عشق و جہنم مریض عشق را از نا توانی	

<p>زخول ہر سو روان انہار اینک مثالی حاجیاں زوار اینک بروں آ از خودی دلدار اینک</p>	<p>شہیدانِ غمت افتادہ در خاک بہ طوفِ کوئی تو عشاقِ مشغول زمین و آسمان جوئی نیابی</p>
	<p>بہ عشقت اے پری پیچادہ احمد شدہ رسوا سربازار اینک</p>
	<p>ایمنی</p>
<p>کے بود تازہ دیا ہم کلام دل دالِ خیم زلف و دلاشتہ دلام دل تا غائضہ نزد من پہنچ نہ لام دل نہیں پہنچد عشقِ مست بہ زلام دل وہم ہمراہ است زخولِ اکشتِ لام دل باندہ ایم از بہشتاں ناکام دل پرزخسِ سکو ساقی جسمِ لام دل تا رہد از ظلمتِ اے ہارم دل</p>	<p>بُودہ آں آرام جاں آرام دل در شکنجِ گیسوش بستند جاں وہ ہوا کے آں پر پروگم شدیم ویدینِ خواں خطائے تجھ پر ہم بود ہاں ز آتشائے عشق سوختہ جانِ من و دنا رحمت سوختہ جاں ز صہبائے محبت مست باد کن تجلی بر من اے نورِ یقین</p>

<p>سوختم از آتش عشق اے صبا جان ز سوز عشق صافی پیشود</p>	<p>سوئے آں دلبر بر پیغام دل وز محبت پختہ گرد و دغام دل</p>
<p>احمد! شد صرف عمرم در غمش بخت کوتا پیر با شد رام دل</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>چیز دور ملک جانم عشق با جاده طلال لیلی جان آمده خود سوی مشتاقان خویش دلبری کاشن نادیده چشم جان کس بپست پایانی بجای مای حسن یا ر را هر زمان فیست تازه حسن بگو یا ر را او بر شکر بدم عاشقان را دل بر د از خباب جان جان خود امر را نافر بود عالم پر رنگ و صورت رخ بکرده سوئے رنگ فیض با از معدن جان سو چنانها میرسد</p>	<p>عقل و پیش از لشکر او جمله گشته پائمال دل رهود از هر یک محنوں لعل غنچ و دلال آمده در پیش مشتاقان خود آں خوش خصال چشم دل خیره شده ز تاب بخورشید جمال آتش عشق مرا بر لطف زود صد اشتغال گاه از ناز و کرشمه که ز حسن خط و خال جان کند چون خاک راں فرمان ابد امانتال باز سوی مبتدیع خود زود آرد ارتحال زده شد ایں صمیم با و هم جو ارج انفعال</p>

<p>ہیچو جوئی آب نولو میشو آب زلال بس بہرے بگوید عاشقاں این سو تال تابہ جبر انداختہ در گردن جانم عقال</p>	<p>بہر عالم ہرزماں تجدید امثال آمدہ چاشنی جلبدہ ہائش در گلو آمد رسن آہ مار ایچو اشتہر طرہ برمی کشد</p>
	<p>احمد اسرار جان ناید بعفم ہیچ کس در تنہائی سیر ذاتش نا طعہ گنگست و لال</p>
	<p>ایضاً</p>
<p>بغم خوں شد دل بہیار بلبل کہ جز تو نیست کس غمخوار بلبل غلیل آساست اندر نار بلبل شدہ رسوا سہر بازار بلبل کند اسرار زان اظہار بلبل زند گلیا نگ زین ناچار بلبل در پیدہ گل قباؤ زار بلبل کجا داند کس اسرار بلبل</p>	<p>پہرس ای گل ز حال زار بلبل صبا بوی ازاں گل سوی من آر الای گل ز آتش ہائے عشقت پہ عشقت ای گل خنداں چو صنعاں شعار عشق مخموری وستی ست جمال گل پیردہ چوں نہ گنجہ جہاں زیر و زبر از جوش عشق ست بگنجانید در دل حسن گل را</p>

<p> جہاں روشن بود ز انوارِ بلبل چمن گل کند ایشا بر بلبل کجاں سپید دل بیدار بلبل کہ بوی گل بود خنثار بلبل ز طبع نازکش ہوشدار بلبل کجاں بخت نا ہموار بلبل </p>	<p> بہانگِ بلبل آبادست گلشن لغو طبعش الفت جان خود را بیا و دوست دایم ہست مشغول ازاں نگہت دلش مخمور گردد فقاں کم کن ز غیب تا دل گل ز وصل دوست بر عوز دار گردد </p>
<p> تو احمد پیش آں کہ عشق عاریست چکوی از دل انگار بلبل </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> بسے زخم وارم ز غمزدہ دین دل بھرت درم تانہ پیدا ست ساحل جگہ آب گردید و ہم گشتہ خون دل گر بخت کوتا حزم تیغ قاتل شد از ہر درویش دل و سینہ منزل </p>	<p> ز تیر گاہ ہنس دلم گشتہ بسمل شد مہر عشق در بحر عشق تو اے جاں چکیم من اے یار کہ زور و عشقت ہو قلم کنی خوں بہایم وصال خیال پر پرست جا کردہ درجاں </p>

<p>بگرد دل خویش که دم چو مجنوں زمین و سمات ابا کرد از و عجیب است اسرار خاک وجودت تو اسرار انسان و وحش چه دانی خود از و هم تو گشته مطلق مقید همان لوح ساده که پاک از نقوش است ز حادث بسوی قدیم نه قدم را عدم آمده چونکه اصل وجودت چو اصل وجود آمده لا یقین بذات و صفات و علوی و سفلی چون تنزیه و تشبیه را جمع سازی</p>	<p>خیالش چو لیلی است جانم چو محس بیار محبت دلم گشت حاصل نسب گل بر و بیده از زیر این گل نهانست خورشید و زیر این گل رسید از تو حق خانه کردی بباطل بنقش و نگارست پیشیت مسائل چرا کین حد و است و خویش آقل شده عقل و هوش تو از اصل فاضل به تعبیر با از چه داری مشاغل تن و جان تو هر دور گشته شامل بنزد محقق توئی مرد و اصل</p>
---	---

ز رندی عشقش چه گوئیم احمد
برای زاهد عقل افتاد مشکل

ایضاً

<p> سالمه عشق بتان ورزیده ام باد و چشم خویش در باغ شهود عشق من از پر تو حسین و لیست زاهدان در جنون عشق خویش از دم مطرب که جانم مست شد بابیت مهر و درین ویرمغان در پی آں طایر قدس آشیای مستیم از چشم مست ساقی است پائی دل بستند از زنجیر زلف عشق آمد راز جان را فاش کرد </p>	<p> زانکه شرح در ایثاں دیده ام از جمال گلرخاں گل چیده ام من درین آینه رویش دیده ام خرقه سالوس را بدریده ام نال جان سوزنی پشیده ام بیریا خوش خلوتی بگزیده ام در کان و لامکان گردیده ام جام می از چشم او نوشیده ام من برائے او بسر بردیده ام ورنه از چشم جهان پوشیده ام </p>
--	---

دل بستم گفت از عشق احمد
من بچشمت خوں شده بکپیده ام

<p> ماواله حسن روی یاریم از درد محبت تو زاریم ماصید خندنگ ترک مستیم </p>	<p> شوریده عشق آں نگاریم وز آتش عشق بیقراریم زخمی نگاه چشم یاریم </p>
--	---

گشتیم اسیر زلفِ خوابان
 آوارہ کوئےِ خوب رویاں
 شد فتنہ جانِ ماد و چشمش
 رسوا شدہ ایم مابہ عشقش
 ای شوخ بجا چہ تھمہ کہ روی
 بانالہ و آہ ہچو بلبِ بل
 آتشِ زدہ ز عشق درجاں
 پروانہ منظر بے بیقراری
 دیدیم رخ تو جاں نہادیم
 ای ساقی میکشانِ بستان
 لبِ بر لبِ مابنسہ کہ تانا
 صد زخمِ زدہ ز غمہ درجاں
 گفتنِ نتواں حدیثِ عشقش
 ساقی قدحِ شرابِ درودہ

افتادہ بدامِ چوں شکاریم
 گم گشتہ کھسانہ و دیاریم
 کز دے ہمہ تن خراب و خواہیم
 از بسکہ ز بونِ روزگاریم
 کز عشقِ رخ تو خوار ہزاریم
 آشفتنہ حسنِ گلزاریم
 زان سوزِ نہاں دردِ اضطاریم
 بر شمعِ رخ تو جاں نہاریم
 زین بختِ سیاہ شرمساریم
 یک جامِ بدہ کہ در خماریم
 این جانِ حنینِ ہوسپاریم
 زان تیر نگاہِ ولفگاریم
 بر تیرِ حبیبِ زازداریم
 تانست ز حبیبِ برآریم

احمد نہ بخود خراب عشقیم

اُفتاده بروں ز آختیا ریم

ایضاً

<p>ما باده کش ز گسِ خمسور بتائیم لفظی که کشیدیم ازاں بهیچ نہ گشتیم جز شاہد رمی باو گرے کارنداریم چوں باده درونِ خم جانِ ماہمہ جو شیم ازستی عشق تو رسیدیم ز ناموس چوں طور و صد دل بیکے جلوہ بسوزی وابستہ زلف تو شد آزاد ز ہر قید ور ویدہ جا تم چو چمالش شدہ مشہود</p>	<p>زناں ست فتادہ بجز ابات مغایم در روز ازل اُچنہ کہ بودیم ہمایم عہدیکہ بہ ہیجانہ بہ بستیم بر آیم وزستی صہبائے تو در شور و فغایم غایغ ز غم تنگ و ہم از نام و نشانیم از شعلہ حسن رخ تو سوختہ جا یم پیریم ز غم لیکہ بعشق تو جوایم حیرت زدہ چوں آئینہ زناں مہر عیایم</p>
--	--

احمدؔ بہ خرابات بکری رہ دیں گم
از زندگی تو آہ چہ رسوائے ہمایم

ایضاً

<p> زهرش از دلم بیرون رود تا جان به تون دارم بگلزار جهان سلیم بسوی سبچ گل نبود تو باشی و نباش جز تو در جان من محزون صبا ز طره مشکین نسیمی سوی من آور یقین دارم که از مهر تو با من گور من روشن چو بلبل ناله دارم ز عشق آن گل خندان دلم غمانی راز تو چو من مستور نخواهد اگر بینی رخسار من بچو مجنون شوی ناصح گر آئی بر سر خاکم به بینی دو دوا ه من فیصیح یوسف مصری شده بویش ای من </p>	<p> نزد آنکه هر امید وفا می خویشتن دارم بجان خود چو قمری عشق سر و سیتن دارم که بسو حشت زینهار خیال ماوس دارم که در جان آنزدی غیرت مشک خنق دارم که عشق تو بسینه چو شمع آغوسن دارم بسینه داغ های مهر آن شک چمن دارم ولیکن ز غموشی بصد گون پر دهن دارم خشمم لیکه با این پند های تو سخن دارم که از عشق تو من آتش نهان زیر کفن دارم که روشن دیده یعقوب جان آن پیر دارم </p>
---	---

غریبم آدم من احمد از ملک بیرنگی
اندرین نیز نگ بیزارم بل شوق وطن دارم

ایضا

صد عیش طرب دارم سلطان خدایا تم

باشا هدو باستانی مهران خدایا تم

<p>من بستم و شستم رسوا بر بارانم من آینه یارم گنجینه اسرارم از نار و جنابستم و ز شک و فتن بستم من بدم و تلامش هر حلقه او باشم می نوشتم می جو شتم شدننگ فراموشتم ویرا کن هر سجد آتش زین هر دیم در خواب خوشم ایدل از مستی عشق او از خرقة همی ترسم کز بوی ربای او من عاشق بدنامم شوریده و ناکام من مجروح بایم آشفته دیدارم در وسعت حیرانی هر چند بر پریم</p>	<p>نہ خرقة و دستارم بر باران خراباتم بحر گهر حقم من کان خسراباتم آیات حقیقت ام بر باران خراباتم فارغ ز غم سامان سامان خراباتم از صدر نشینان ایوان خراباتم کفرم بے خود بینی ایمان خراباتم من هستی هر بستم عرفان خراباتم آلوده نگر دو تا دامن خراباتم نہ کافر و نه مومن حیران خراباتم حیرت زده عشقم من شان خراباتم لیکن نظر نامد پایان خراباتم</p>
---	--

احمد بجزایانی من شوق هر شهرم

افسانه رندی ام وستان خراباتم

ایضا

<p>در عشق تو گم گشته و بے نام و نشانیم اسرار ازل چونکه بصد پرده نهال بود جانم بر بودی بیکه جلوه مه من در عین یقین آمده ما خانه گرفتیم مارا نتوان دید که در دیده نه آیم پیدائی و پنهانی ما عقل ندارند بے جسم نه جانیم نه عقلیم نه روحیم هر آنچه که اندیشه کنی بر تر از آیم</p>	<p>حیرت زده و بیخبر از جان و بهساییم عشق آمده غماز کرد ما بفساییم تا آئینه سال پیش رحمت گم شده جانیم بر تر از خیالیم و زویم و گساییم درستی کوهن چو جاں گشته نهانیم چو روح عیانیم و هم از چشم نهانیم هستیم عجب چیز که مانیم ندانیم ماهستی صریفیم و نه اینیم و نه آیم</p>
--	--

احمد ز سوزی تن همه تشبیه و مثالیم
 و ز روح منزله ز مکایم و زمانیم

دیگر

<p>من ز سودای مجبت و اله و دیوانه ام مستی من از نگاه چشم مست ساقی است من بقرابانت شوم ای ساقی باده فروش</p>	<p>عاشق شوریده سر محو رخ جانانه ام بنده پیر مغال خاک در میخانه ام از شراب بخودی لبریز کن بچانه ام</p>
---	---

<p>عابد جانانه ام معبود حسن و حسن دوست نقشها غیر لیلی جمله حک کرد آتش عشق آب تلی های حسن دلبران مانند طور آه از جور بتان خبر و کافرد لال کار خود کن زاهد و زکف و ایمانم پرست خاک گدیده مرا باز آتش سودای عشق عقل را پسیدم از خواب این عالم بگفت</p>	<p>ساکن منزل و دار کعبه و تنجانه ام بادل ساده چو مجنون ساکن ویرانه ام بانهاراں برق و شعله سوخته کاشانه ام کز تپا دل کرده ویراں هم دکان خانه ام مشرع عشق او رندی عاشق دیوانه ام سوخت شمع حسن جانان صورت ویرانه ام بر تماشای جهان جان ابلهان شیدانه ام</p>
<p>در خرابات سخنان شاهان و قتم فروشان تا برندی احمد مشهور شد افسانه ام</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>دل را بعشق و لبرستانه سوختیم در بزم عشق بادل پر در و بهیقرار ز آل آتش جمال که در سینه شعله زد مانند طور خرم هستی خویش را</p>	<p>جان ز آتش محبت جانانه سوختیم بر شمع روی یار چو پروانه سوختیم تا نقش سنگ کعبه و تنجانه سوختیم از شعله بار جلوه جانانه سوختیم</p>

<p>عمری گذشت تا بدر پیر و فروزش ساقی بیا که خرقه سالوس غیش را ایں آتش فراق تو گلشن نشد مرا آن چشم به خمار که بوده چوست می در آتش محبت یار خلل و ش محو جمال حسن دل آرمی دلبریم ماند نقیب شعله زده در دلم چو عشق</p>	<p>در آرزوی ساغر و پیمانه سوختیم از بهر باده بر در میخانه سوختیم بچون خلیل هستی و خود تانه سوختیم زدا آتشی ز غمره مستانه سوختیم نه بک پانهاده مردانه سوختیم ایں قیل و قال و دفتر و افسانه سوختیم بود آن جنون که کاله و کاشانه سوختیم</p>
<p>در بحر محبت و سحر پری رخاں احمد سپندوش دل دیوانه سوختیم</p>	
<p>دیگر</p>	
<p>در دلویشیم و حریم ساغر و پیمانه ایم کشته ناز و ادا و شوخی ترکانه ایم ماز سودا و محبت داله و دیوانه ایم اندیس بزم ظهور و جلوه گاه شاهان ایم</p>	<p>ساقیا زان آرزو خاک در میخانه ایم جاں نثار غمزه ها زنگرستانه ایم سوخته از شعله ها جلوه جانانه ایم هر کجا شمع دل افروز است ما پروانه ایم</p>

<p> بچو بچنوں از سر شور بچنوں دیوانہ ایم در میان غلج اندر عاشقی افسانہ ایم مست عشقیم وبری از کعبہ و تخانه ایم پر خمار از چشم مست و غمرہ مستانہ ایم مست دفار از خیال خوش و ہم بیگانہ ایم گاہ در دیر مغان گہ ساکن تخانه ایم در جوار دوست جا کردیم و ما اینخانہ ایم ما گدایان جلال طلعت شانہ ایم ما و خود آتش زده اندر دکان خانہ ایم </p>	<p> جلوہ کار دند چون در کسوت لیلای حسن عشق آمد بہر صمد کوس بدنامی ز نخست دولت پیر مغان بین تازہ بین ہمتش از خم عشق ماسا غری نوسفیدہ ام از عطای یک دو جام ساقی باوہ فروش اندر ای این تہان رہنجان عقل و دین تن فدا دہ اندرین جان ہمقیم کوی دوست دولت دنیا و دین را عاشقان کے طالبند فکر آریدای حریفان فوت عشق است ای </p>
<p> جلوہ گر گردید احمد چونکہ خوشید جمال بچو بچنوں آئینہ پیش رخ جانانہ ایم </p>	
	<p>ایضاً</p>
<p> کہ من از ننگ و از ناموس رستم یہ عشق آں پری دیوانہ ہستم </p>	<p> چنان از باد ہائے عشق رستم بچو بچنوں پر ز سودا و جسنو ہم </p>

<p>برندی و به میخواری دستی به خلوت من حریف بزم یارم بزدرستی و به خودیسا بیک ساعت زهستی و اینم می الفت مرا ساقی چنان داد رهایی نیست جانم را از جانان من از زهد ریا آزاد گشته ز من بردار دست امروز تا صبح عجب ترسیت جانم را که تا من بمیس امروزمستم از من عشق</p>	<p>چو ستال بر در ساقی نشستم در غیرت بروی غیر بستم بروی از چنبر هستی به بستم چو ساقی داد جام من بدستم که تا من شیشه تو به شکتم بزلف یار چوں ما بهی نشستم چو زندان و چو ستال محو بستم دلم در عشق ادرفت ز دستم بروی از نیست و بر تر زهستم که من خمور از روزمستم</p>
<p>به عشق این بتان ماه پیکر چو احمد از ملاست با برستم</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>سایه هستم از مهر رخسارم</p>	<p>گشت تابت چو سربازی است و جویم</p>

<p>جماله کالائی وجودم شرمش عشق بسوخت روح گم گشته چو قطره بدرین دریا جوش حسن است که در پرده نگین جمال آں جمالیکه بصیر پرده نهال بود خویش فغان حسن بود عاشق بیدل بدنام خانه روشن همه از سوختن شمع بود جان بجانان شده گم دل بجال و لدار ایں من و بای ما هست انای ویش ذات واحد که بیکتای خود بود نهال از ازل تا به ابد عشق بقا و ماند از نیست به عشق از سر من عقل گنج</p>	<p>تا از گذشته همه نام و نشانم معدوم عالم علم شده محو میان معلوم شور عشق است که ظاهر شده سر مکتوم بهاں نقش عیان گشته چو لوح مرقوم جان بچاره شد از سنگ مست مرحوم هیچ گاه بی نه شده زین ل عاشق مرحوم غیر از جلوه معشوق مناسنده مفهوم باشد از مهر مهر روشنی ماه و نجوم با نهار اسم و صفت گشته عیان موهوم ذات حق است بخود نیز صفاتش قیوم لشکرش او چون بدلم که در نجوم</p>
---	---

ساقی آید بیکه جرعه خمارت اشکند
احمد از کرم او تو نباشی محروم

غزل

عشق آمد روح را روح الایم
 ای کنیا راحت جانِ حزین
 روح تاد غیب یا بد صد طرب
 زنده کن ارواح را چوں نفخِ صبور
 مست کن شوریدگانِ عشق را
 رنگِ مستی ریخته صورتِ حسن
 صیبت خوش آئینه حسنِ حق است
 از عنایت شرح صد در عاشقان
 ای همایِ مطلق و نورِ شهود
 از طرب روحانیانِ رقص آورند
 دیده چرخه گردد از تابِ جمال
 و در وادِ حق ترا از چشمِ بد
 جان من خاک ره عشاق باش

مے برد تا غشش از قعر زمین
 ساز لحنِ خویش با گوشم قرین
 تن ز مستی رقص آرد و بر زمین
 از بهر الحانِ خود اسے ناز نیست
 بشنوا از روحانیانِ صد آفرین
 بر دلِ عشاق و هم نورِ یقیسین
 تن چو مشکات وز جاجه لحنِ پس
 که فیضِ رحمت اللعالمین
 خوش بیاد چشمِ جان من نشین
 مست گردد و هر چه شرح و درین
 دل منور باشد از نورِ مبسین
 و اما اینو ترا بادا معسین
 محبتِ ناجس دال بُسِ القریں

احمد شوریده سدا سوز دل
 نالما میرد و آه و غنیں

ایضاً

نالہائے درد و این بہائے من
 ز آتش سودای عشقش سو ختم
 روز و شب بر پاست از شور جنوں
 از ازل خاک بر بیخانه ایم
 سیف و شمشیر آمد نگاہ مست بار
 دیدہ من خانہ حسن تو باد
 بے نشانم کہ عشق بے نشان
 گشت آں پیرنگ از نیرنگ خویش
 چوں پری آمد و دیون دل نشست
 سبقت اللہ رنگ عشاق و دست

کے بخاطر آیدش ای وائے من
 آہ نہیں سوز من سودائے من
 ہر مجنوں کو کہو غوغائے من
 شہر و سر پہر مغال باوائے من
 ز گیس مخور او صہبائے من
 جلوہ گاہ تو دل شہدائے من
 گشت بجائی زحمت ہائے من
 با ہزاران حسن عشق افزائے من
 ایں فغان اوست از بہائے من
 شد فلانی زردی صہبائے من

آہ احمد جان سکین مرا

سوخت عشق یار علیہ روئے من

ایضاً

با همه جا و جلال آمده سلطان من
 نیست باین کفر و دین جان مرا هیچ کار
 زلف تو دایم نگذشت دل من آید
 عهد پرستم بے عشق نه و رزم دگر
 باده بهد ساقیا جان ز غم آزاد کن
 آتش جان مرا سرد کن لب وصل
 جلوه چشم کن لعلت جسم بهر
 از همه جان و جهان عشق تو را بیاور
 ای ز گل رنگ تو بلبل جان در قفا
 روی تو آرام دل و زلف تو کام دل
 راحت جان روی تو مستیال از کو تو
 صبر کن تا نبی یار تو آید بهر
 آه که در پهنه ام عشق تو صد داغ داد
 پیش رخ پچو مره آینه ساں گم شدم
 محو حالت شدم هستی من تو شدی

عشق نه خط خیمه نه در دل و در جان من
 عشق تو شد دین من هر تو ایسان من
 که رهند از دام تو جان پریشان من
 آه که چشم شکست این همه پیمان من
 آه ای دینی من آمده زندان من
 نه تو شد آتش که بهید سوزان من
 با رخ چو ماه تو شمع سستیان من
 شور لب هر خشت آمده زندان من
 پیروزند سر ز دل ناله و افغان من
 مونس من یاد تو دین تو در مان من
 شد ز تو عشرت کرد کلبه اخزان من
 چند کنی مای و هوای دل نالان من
 رشک گلستان شد به سینه سوزان من
 محو حال تو شد وید به چهران من
 آن تو گردیده ام تو شدی آن من

پس پشنامم بگو چیت تن جهان من نیست بجز تو کسے ظاہر و پنهان من مگر این از وجود ظلمت امکان من	چوں ز درون ویرد گشته بر محیط ای ز عدم تا وجود وین پنهیب و شهود نور قدم از یقین و هم حد و ثم . بر
احمد شہیدہ سرچرخ تو در فغانست بلبل خود را مسوزای گل خندان من	

ایضاً

آہ از جانم رلبود آرام من شعله ز داغ من خود در جهان من او چو روح ست و جهان بچوں بدن سر بچیب انداختہ مشکب غتن گشت دین ز اہداں را اہلزن تو بجز بی ہجو شمع انجمن ہست چوں گل بانگ بلبل در چین جان من دابد شعرا و سوتن	ماہ روئے سرو قدی سیمتن آتش زخار و آں رشک چمن او چو جانست و دل من بہو تن از شیم زلف آں جان ہساں آہ خار آلودہ چشم پر ز سحر ای جہالت راحت روحانیساں نالہ جانم چہ عشق گل خاں پیش شمع حسن او پردانہ و شش
---	--

<p>بچو لاله داغ ہا دارم بدل دود آہ من ز گور من نگر سر زکیتا یشت جانم را رہا ند گر نشینی بر سر گورم دے</p>	<p>در غم آں روی چوں برگ سمن آتش دارم نہاں زیر کفن از نقد ہا و فسکہ ماؤ من باتو گویم از زبان دل سخن</p>
---	--

جان خود را کن فدا احمد حسین
بر جال پاک آں روئے حسن

ایضاً

<p>جانم بلب بہشت از عشق خویاں چوں چنگ پشتم از غم خمیدہ قارت بکر دہ دین و دل من از درد عشق این گل عذراں رویش بدیدم چوں من مردم آمد بہ پیشم با حسن و خوبی ہستی چو نور چشم و دل من</p>	<p>کس درد مارا کردہ نہ وراں پیرم بکر دہ عشق جو اناں ایماں بہر دہ ہم نامسماں ہستم چو بلبل با آہ و افشاں نہیں سخت جانی ہستم پشماں بر بودہ از من عقل و دل و جاں جایت بہادا دردیدہ و جاں</p>
---	--

<p>بشکن بیاوه پندار تقوی در عشق بازی و شاه پرستی چانم برندی و در عشق بازی</p>	<p>از جان زاهد ساقی مستان رسوا شدم من چون شیخ صنعا از زهر برگشته بشکسته پیا</p>
<p>در روز عشق احمد بدادند صد و در بار این عشق خوابان</p>	
	<p>این</p>
<p>برده قرار و شکیب از دل از جان همول جلاوه حسن تباں تاب رخ مهوشان راحت روح وصال قوت هر نا توان دیده مشتاق را نور جانفش بود سجده که عاشقان طاق غم ابر و دش آنکه دل دیده را نور و سرور آمده ناله بلبل ازوشنده زنان گل انو در خم جان جوش از و دل همه بهوشان</p>	<p>داده عشاق خویش ناله و افغان همول دود و دل عاشقان هم دل بریا همول روشنی دید به نور دل و جان همول مقصود لهاست او آرزوی جان همول قبله جان من گبر و مسلمان همول روح و روانم همول جانم و جانان همول در چین آمد بهله خوبی بستان همول چو شش باده همول تنی مستان همول</p>

ہر دل گم شدہ آمدہ عشقِ دلیل	وز پے عشاقِ خویش آمدہ برہاں بہوں
مست کن عاشقانِ نرگسِ محمود است	بیزند در دل از غمِ خواباں بہوں
و شمن زہد و دوسخِ خرقہ و رز اہداں	رولقِ حسنِ بیاں غارتِ ایماں بہوں
فوتِ صبح و روالِ نورِ دلِ انس و جاں	ہستی ہر دو جہاں ظاہر و پنهان بہوں

آنکہ دولت سوختہ ز آتشِ رحمتِ خویش
احمدِ محضوں نگہ جلوہ گشت آں بہوں

ایضاً

پیشِ بخشِ ام چو آئینہ حیراں	چو مہرستِ خیرہ از و دیدہ جاں
ربوہ و لم شو خجیِ حسنِ خواباں	جہاں ز دہہ سخلہ و حشرِ جاں
ز بیتابیِ عشقِ پر وہ و رین	شدہ فاش از وی ہمہ رازِ جاناں
بد و در پے خانہ مہاں طلب کن	دیرِ خانہِ جسمِ حسنِ مہاں
کے مہر را جز با بے نہ بیند	ز برقِ خورشِ غمِ جاںست سوزاں
نہ بیند کسے روح را غیر از تن	جسد گشتہ پیدا و جاں گشتہ پنهان
دروینِ مکانِ شہرِ نہاں لا مکانے	دوب آمدہ روح و شد جسمِ امکان

چو بخت است از جانش این شور و فغاں	شدار عشق نے پردہ راز حقیقت
	کسے حسن را غیر ضرورت نہ پائید انہیں بینم احمد رخ و ستاناں
	ایضاً
بنماز میرود آں جانِ عاشقاں را ہیں فغانِ نالہ پرورد بلبلاں را ہیں پیسکو بلغ بیا حسن آں جوان را ہیں شرابِ عشق کش و جلوہ بتاں را ہیں ز خونِ دیدہ من زخمِ ہامی جان را ہیں بسا ز سیدہ سپر تیر بے کساں را ہیں ز بادہ توجہ شد حال میکشاں را ہیں بیا و حال شیدان و کشتگاں را ہیں قمار کج اداسی و شوخی و ناز آں را ہیں قتادہ اندر خود رفتہ بخود آں را ہیں	بیا جمالِ دل افروز دستاں را ہیں بہ عشقِ روی تو در گلشنِ ای گل خداں سہی قدی کہ شدم پر و غمِ عشقش بیا بہ مجلسِ رنداں ز زہد توبہ بکن ز غمِ تیر زوی در دلم خپاں ای ترک بیکہ نگاہ و دھڑ زخمی ز نذر جان نہ سر کاہند و نہ دستار سا قیاد بر بزم کہوئی شست روالِ خونِ عاشقاں چو پیل ہری رچی کہ دلِ خلق پا مال بکرو انداں شراب کہ دادی چا شقاں ساقی

<p>چشمتی تو دل عشاق هست خوار و خراب ازاں غمی کہ به عشق تو هست در دل من عشقت تو شب و روز است جان بسوز و گداز طیال بنک و بخول گرد کوئی تو خلق ز دست ساقی مهر و بگیه جام شراب ازاںها جمال کہ جانها همه فدائی ویند بشقت یار اگر یکدمے شوی بخود</p>	<p>فغان ناکہ وزاری بید لال را ہیں چو ابرگر یہ این چشم غشاں را ہیں بسینہ دست بنہ این دل طپاں را ہیں بیا و خوار می عشاق نیم جاں را ہیں بر آفرغہ ز دل حسین چہاں را ہیں نشان حسن جہاں سونے نشان را ہیں تو در مکان دل خویش لالہ کاں را ہیں</p>
--	---

فقط تویی نہ دریں حزن مبتلا احمد
بیا و درو و غم و سوز عاشقاں را ہیں

ایضاً

<p>جانم برفتنہ در عشق جانان شام و سحر گاہ در عشق آں گل ایں اشک چشم وین آہ در دم تا کہ بنالم کیس بُت بشوخی</p>	<p>تن ماندہ تنہا پیروز و بیجاں مانند بیل و ابریم افغان تا فاش کہ وہ اسرار جانان ہم دل بہرہ و دیدہ ایمان</p>
--	--

<p>خونم بخودی کشتی به غمره ساقی بباده جانم رها کن مستم خیال کن تا من ندانم در روز اول مار ابد اوند ساقی مستان تش بسیار د جانم رسیده از زهد و تقوی جانم برندی بیزار گشته</p>	<p>تا چند این جور آنا سلاسل از بند عقل و طبع پریشان تا کیست خداتان کیست گریبان رندی وستی و این عشق و خواب زاهد چو آید و بر بزم رندان دیدم چو چشم ساقیستان از ننگ سستی و از خود پستان</p>
<p>احمد چه گویم شرح جالش عالم چو بستم و هست چو لجاں</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>آمده جام من بکف ساقی گلخوار من گلشن من حال تو نو بهار من زاتش عشق سوختم تا بکجا فضاں کنم بی رخ رشک ماه تو سیل زخوین رواں شده</p>	<p>تا ز شراب ناب خود در شکنده خمار من شد لب لال نوش تو باده خوشگوار من راحت جان هر آنکه بود برده همون قرار من صبر نمی کنده می دیده اشکیار من</p>

<p> پیرخ خوب گل دشت گشته خزاں بهار من بر لب من سبیده جان منده آں نگار من طاقب منبسطا کجا دای دل فگار من چوں کنی ترحمی بر من وصال زار من گر تو گمے گذر کنی بر لحس و مزار من گر قدمی نمی بر آں بوسه دهد غبار من زهد و وسیع گمے مجوز من دل باده خوار من غیرت لاله زار شد سینہ داغدار من رشک پری رخاں بودن جمال یار من ناز و کشته می کند بهر من آں نگار من در کف خویش دشته چوں شتران هار من آمده این برای من جبر من اختیار من </p>	<p> از غم و درو عشق تو ناله جو بلبلان کنم ای دل پر غم و الم خود تو بگو که چوں کنم تاز منان غمزه اش زخم بر زخم خورده زار و زار گشته ام از غم عشقت ای صنم در نگری چشم خود آتش و دود سینہ ام خاک ریت بگشته ام از پے آنکه یکدمی عاشق و زرد می کشم مست و خراب زاندا ز آتش عشق و شعله اش سوخته ام چنانکه تا بر زخ خویش دلبران داغ غلامیش زده هر دم و لحظه نو بنو خود ز درون و از بیرون جان مرا ہی کشد هر طرفی که خواهد او چونکه بمیل جان خود آفت عشق میخرم </p>
---	--

چشمم برا هم احمد تاکه در آید آں نگار
 در زنده دلی گمے ز محبت انتظار من

ایضاً

با همسین دلبری آست بر لقاے من
 ز آتش عشق سوختم ای مه خوش لقای من
 گاه دلم بسوزد از آتش حسن رو خویش
 مرگ و حیات جان من در لب لعل آن پرست
 در سر پر خون من غیرت و فکر ننگ ننه
 از بانی دفع ظلمت هجر تو و اکس شبان غم
 بر همه جور و روبرو فاراضیم ای چچا جان
 گفتش ای حیات جان ده خبرم بر از خود
 عشق گفت به جانش مراست آشیان
 طائر قدس نام من عرش بی مقام من
 حسن و جمال لبران مراة خویش ساختم
 شعله طور آدمم جلوه نور آدمم
 ذات نیست نشاں برترم از جهان و جا
 ساکن ملک لامکان طائر قدس آشیان
 نه من و تو در آمدن یا بیا بس منی توئی

ناز و کشته هر زمان میکند برای من
 حسن و جمال خویش را جلوه بده برای من
 گاه فزون کند ز لب عمر من بقای من
 هست جمال رو که او در روی و ای من
 آتش عشق سوخته شرم من میجائی من
 هست خیال رو که تو شمع من و ضیائی من
 هر چه بود در رضای تو هست همان رفقا من
 گفت بنابر در وجود نیست کسی و رای من
 بر زایندهاں بود سپهر من فضا من
 بهر تفرج آدمم من بود سرای من
 گشت عیان و آینه ذات من و لقای من
 رولق روی و لبر آن نیست بجز نبائی من
 غیر ز آتش است آب من و هوای من
 برترم از همه هست پختی است جامی من
 عین منی باست او هم منیش و رای من

بهر تو بچو احمدیم دور افتاده از وطن
نیست درین دیار کس غیر تو آشنائی من

ایضاً

<p>رنگ رخ دلبران رونق خوابان هموں باعث آرام جان مرهم زخم نهال زانش حسن بتان هستی عشاق سوخت در دل بلبل هموں صورت عشق آمده نور نظر آمده دیده یعقوب را جلوه به لیلی بگرد صبر ز مجنوں ره بود آه دل بیدار آتش سوز نهال جلوه هر رنگ او شاهد بیرنگ او در رخ خوابان نواز چهره بر افروخته در خم جان و دم جوش زده پهم هر جیتی را گرفت بر همه گشته محیط</p>	<p>درد دل عاشقان سینه سوزان هموں بهر ایضاً عشق آمده در مان هموں سوزش پروانه و شمع شبستان هموں زینت روی گلان زیب گلستان هموں جلوه حسن رخ یوسف کنعان هموں سوزش و سودا قیس جان پیشان هموں چهره چو زعفران دیده گریان هموں عاشق گم گشته دل دیده حیران هموں وزلب عشاق باز ناله دافنسان هموں ساقی مهر و هموں لغزه مستان هموں ظاهر و پیدای هموں باطن و پنهان هموں</p>
--	---

غیر نادر و وجود عاشق و جانان ہوں	ہست تجلی ذات این ہمہ اسم و صفات
آنکہ بیک غمرہ بروہ دلت احمدرا ہست ببلع شود و سر و خرا ماں ہوں	
ایضاً	
ماندہ در تن وائی این جانِ طپاں واں لبِ لعلش حیاتِ عاشقاں ہست جانِ ماتن و او جانِ جاں سایر آمد روح تو در لا مکاں گو ہر ذات ترا حق ست کاں شرح آں قطره کہ آرد و رہیاں تو درونِ خویش بینی یک جہاں بینش در خویش بیشک و گماں شد سیلماں در پسِ مورے نہاں نمانہ پیدا ہست در تو آں نشاں	دل ربوہ حسن روئے دلبراں ہست حسنش فوت ہر ناتواں ماہمہ جہیم او روح رواں ظاہرت پابند در خرگاہِ تن باطن تو ہست دریائے محیط آنکہ گچا نیند قلزم را بخویش چوں بخواب خوش در آئی ساعتی مثلِ این عالم تمامی کائنات اندرونِ ذرہ پناں آفتاب از ہوا محتاجِ اشیا آمدی

اسم تفسیریت این جان و بہاں ہست در ہر صورتے اور انشاں	مبدۂ عالم بود حق ہم معاد بہر ہر اسمی سیمے ذات اوست
او چو قلزم ہست و ماہیچوں جناب جملہ عالم احمد ایک موج داں	
ایضاً	
آمد و نقشے کشیدہ بر مثالِ خوشین تاہر بیند اندر حسن و جمالِ خوشین شکل پاید کند اندر خیالِ خوشین گشت پیدا باہمہ جاہ و جلالِ خوشین سبدہ خود کے شناسد ہم آلِ خوشین کامرانی می کند حسبِ خصالِ خوشین غوبی جو خواں مراد ہم نکالِ خوشین روز و شب مصروف میماند بحالِ خوشین	خواست تا ظاہر کند آں شکالِ خوشین ذات آدم را برای خود یکے آئینہ ساخت آنچنانکہ جانِ آدم باہمہ صنع عجیب آں جمال کو نہاں بودہ ز چشمِ خویش ہم آدمی زادہ ز حالِ خویش غافل بودہ است ہر کسے بر عادت خود ایہ جانِ آنجہاں ہر چہ آید پیش تو از خوب و زشت و نیک و بد بیخبر ہر دل ز فکر ماضی و مستقبل است
بنگ افیوں خوردہ احمد کہ تا بہشت نماند	

پنجر از اصل هستی هم مال خویش

ایضاً

دور تمام می گزینک داده ساقی است
 زمستی سگ عظم جفت و نیز پوشش من
 بردن خوش رفتم آچنان از جوش آب داده
 ازان باوه که خورده در انزل یاس آدم خاکی
 بزور باجه اش بار امانت را شده حامل
 یاس نصرت یاس و دار و داندایت خود
 وجود او عجب مجرب و ملکوت و ملک آمد
 هزاران معجزه خیر و فکر و از تلفظ
 پیر تا اینهمه اسماء اشیا اندر و گنجد
 شنای می که گفتم خود برای ایل قرب آمد
 هر آن حاجتی که مانده خواه و دود اندر خود

بگشتم مست از وی تا نامده پیش من با جان
 زده صد جوش همچون آبی در خیم این جان
 که تا علم مانده از خود و از کفر و از ایمان
 که چون ملک هستند اندر سیر او حیران
 ملک ایمن و سکا از وی تهنه سنده و لرزان
 نه چون از شکایت و جان فتنه خور و شیطان
 و در عالم جمع گشته در نهاد حضرت انسان
 سر نموده که گرد عجب بحر لیت بی پایان
 خزینه بی تمام است ویرا اندرون جان
 نه از بهر کسی چون شده زخمی تیر پا لال
 و درین عالم دران عالم بی حسرت خور و بر جان

که احمد دل تو نارسیده تا به وصل او

ز ہجرش تا ابد سوز بماندی دوش از چو پ

ایضاً

<p>ای حال تست نور چشم من چونکہ تو جانی نہ بیند کس ترا لا سکاں جویندہ کے یاد ترا رونقِ گلہا و عشقِ بلبلے ہم توئی گلگونہ حسنِ تباں حسنِ شمع از جمالت تابشے گل ز حسنِ جلوہ وز دیدہ است ای حالِ نور چشمے عاشقال</p>	<p>مہر تو آمد چو جان اندر بدن نہیں مئی آئی در دینِ چشم من ز آنکہ تو نہاں شد مئی ماؤ من جلوہ گراہچوں بہار اندر چمن ہم در عشاق باشی نورہ زن از تو دور پردانہ ذوقِ سوختن خوبی چیدہ ز تو برگِ سخن ہمچو شمع رونقِ ہر انجمن</p>
---	---

ہمچو بلبل جان احمد سوختی
ز آتشِ عشقِ ای گل خندان من

ایضاً

<p> شیفتہ روحانیاں بروئے تو ہستی عالم بتا رہوئے تو منہبط گردید مہر روئے تو اندھیں عالم بحبت وجوئے تو درمناش چوں رسیدہ ہوئے تو بہر ایشاں لامکاں شکوئے تو ہستی وہمی ماہندوئے تو شد کفد جان خم گیسوئے تو </p>	<p> قدسیاں شیدا شدہ بروئے تو کار سازان قضا پر بستہ اند از ازل بر جہلہ ارواح و قلوب از سرائر روح قدسی آمدہ مضطرب گشتہ بسدرہ جبرئیل بر دورت عشاق محو و بیخود اند ہستی عالم توئی امی ترک مست دل شدہ در و ام زلف تو اسیر </p>
	<p> احمد از جاں تشنہ دیدار است ہست آب زندگی در جوئے تو </p>
	<p>ایضاً</p>
<p> آنکہ شکیم ربود آں بت عیار کو کاکل ولد ار کو سلسلہ یار کو شعلہ حنش کجا آتش رخسار کو </p>	<p> آتش بھرم بسوخت شربت و ہار کو مست جنونم کنوں از سر سوداے عشق جان و دلم سوختہ آنکہ بنار و جمال </p>

<p>عاشق دل داده هیچ نه ترس در جان پیش تو استاده ام تیر بزن غمزه را عاشق دل داده ام فارغ و آزاده ام این دل سرگشته ام طاریب آشیانست گشته دل من بلول زین همه زهد ریا حسرت ساقی دی پشت دل من شکست دعوی زهد و صفا هیچ بکن ز اهدا موسی جان آمده بر سر میقات ستون ساقی روز انزل آنچه ز صبا بداد</p>	<p>شربکف آورده ام تیغ و سر دار کو خون دلم جوش زود دیده خونخوار کو سینه سپرده ام غمزه دلدار کو تا که نشین کند کاکل حصار کو آل بیت عیار کو حلقه ز نثار کو خوار و خرابم کنون خانه خمار کو روشنی دل کجا جان پُر انوار کو جلوه دلدار کو وعده دیدار کو جان همهست شد یک دل هشیار کو</p>
<p>از ره سمع و بصر و دل جان احمد را جوش زنده سحر حق محرم اسرار کو</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>خونم خونم عشق خون آشام تو آرزو دار و دل شیدا من</p>	<p>بر د آرامم رخ گلغام تو تا دهم جان ای صدم بنام تو</p>

<p>کاکل شکیں شدہ زنجیرِ دل روح و جانِ عاشقاں با دا فدا بہر من از صد ثنا خوش تر بود آرزو دارم بہویت جان دہم کے نظر آرد سوئے حورِ جاناں قدسیاں اندر کاب تو دواں از نیاز و صدق دایم ہر وہ تو سن چرخ ست گرتند و حنرِ دل تا قیامت بر نہ گردو ہوشیار و اما از خسر تو زہدِ ریا</p>	<p>بستہ جانم حلقہائے دایم تو برجہاں پاک خوش فرجام تو از رہ نازاے صنم دشنام تو سویم آرد گر صبا پیغام تو عاشق و لداوہ ناکام تو از مکاں تا لا مکاں یک گام تو طوف می آرد نہ گردو ہام تو لیکہ دایم ہست جاناں رام تو ہر کہ خورده جرعه از جام تو نگ دارد عاشق بدنام تو</p>
<p>گشتہ احمد چناں رسوائے عشق گم شدہ تا جملہ ننگ و نام تو</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>آفت جان بیدار است ہمال رو تو</p>	<p>بہر جنوں مانتقال سلسلہ ایست مگر تو</p>

عشق تو ای حیات جان مہربان و مست مست و خراب جانم از زنگس پر خمار تست سجدہ ز اہداں ہمہ ہست بسو گنگ و خشک گر سحری در آور دیوی تو سوئے من صبا شور جنون عشق یافتہ حسن روئے تست قبلہ جان ہر یکے چونکہ جمال روئے تست تافتہ مہر حسن تو چوں بدر وین جان من این دل نالکسب گشت نہ بون و خوار عشق شوق جمال پاک تو در تن من مثال روح از چہ پند میکنی اسی مہ من ہلاک من اینکہ ہجوم عاشقان بردار تست سابقا	قبلہ ماست رو تو کعبہ ماست کوئے تو وام دست بہر طرہ مشک بوئے تو سجدہ عاشقان بود سوئے جمال روئے تو از سرشوق و طیب وین جان بدہم ہوئے تو بہو پست از لہم نالہ و ہائے وہوئے تو مومن گبر را ازین سجدہ جا سوئے تست تو آینہ سال ہجیر تم پیش جمال روئے تو آہ و فغاں ہی کم بہر رخ نکوئے تو ہست بساں جان نہان دلم آرزوئے تو سوختہ جان عاشقان سنگی و خونی تو بادہ بیخودیت چوں در خم و در سہوئے تو
---	---

گر چہ ز شعلہ ای عشق آجہ دل شدہ بسخت
لیکہ ز جانش کم نشد شوق تو جستجوی تو

ایضاً

<p>سوخته، سستیم چنان تا که مانند تار مو شور چون عشق من هر طرفی ست کو بگو خوار و زبون گشته ام از پئے آں رخ نگو سلسله جویان من کامل تحت مشکبو طره مشکای تو چوں رسی ست در گلو آن چشم من و آل شد ز غم تو باجو جو چونکه ندیده رخ نیست ترا خبر اندو آمده جبرتم پیش گفت مرا که انصتو برو شکیب و صبر من جمال ماه رو هست پری رنجه نهان زیر خون های هو بر کرم و عنایتش اے دل خسته شکو گو اینکه بحس در آیدت هست تمام سر هو</p>	<p>شکله زدیجان من برق جمال حسن او وحشت جان من قفس شمره شهرشته است عشق تو از دلم ربود خواب و خورشکیب من نگشت زلفت ای پری ست بکرده جان من بسته دامت ای صنم از در تو کجا رود سیل رشک دیده ام چو زده زجان دل از سر که زاهد اطمین من بر عاشقان نعره های دیوئی من تا فلک رسیده بود نه رخ خوبت ای صنم در دل من قرار نه ناله من مبین من اینکه جمد از یس و هن یار تر از غم بهاند سوی خودت ترا بخواند خلق تعلقت بود صورت علم دو هم تو</p>
--	--

مهر بنه برین دهن بند کن در سخن

باش خروش احدا ختم بساز گفتگو

ایضاً

جانها عشقت دالہ دوما ہمہ شیدائی تو
 خلقے بہ عشقت بتلا جانها ز عجم اندر بلا
 پیش جمالت قدسیاں حیرت زده آئینہ سال
 صفت حیا عاشقان مہر روان بیدلاں
 مانند مجنوں عشق تو عقلم ربود و ہوش من
 چشم خمار آلودہ ات خجانیہ مستی شدہ
 از ناز ای جانِ جہاں بہ تارک دل میردی
 و عشق تو ای جان من آشفتنہ و مگر گشتہ ام
 مانند مجنوں بخود و حیراں شدہ و عشق تو
 مدہوش شد عقل دل از بادہ دیدار تو
 ای دل عشقت سوختی اندوہ ما اند و خنقی
 عاشقی گم گشتہ دل یک گوہری از کان بست
 از فتنہ نای چشم تو عالم ہمہ بہم شدہ
 نور شید و ماہ و مشتری و طوف گرد خانہ ات

کس نسبت در غمی و حسای ماہ من بہائی تو
 در ہر غلی غوغائی تو در ہر سرے سودائی تو
 جانِ جوان عاشقان خاک اند زیر پای تو
 اندر دل ما خانہ ات در دیدہ ہا شد جای تو
 رسوا کردہ کو بہ کو عشاق را سودائی تو
 تا گشت جان عاشقان محمور زان مہبائی تو
 پامال جان عاشقان کردہ قدر عنائی تو
 بر بود آرام دلم ای مہ رخ زیبائے تو
 تا این فلاطول خرد گم گشتہ و صحرائے تو
 جانها حیاتی یافتہ از جن روح افزائے تو
 ہر شب رود کو فلک این نالہ و یہائے تو
 ہر ہرودی جان خنہ باشد در یکتائے تو
 پر بحر و افسوں آمدہ آں نرگس شملائے تو
 زہرہ بجانتانے خود از قیہ میسنائی تو

احمد دل تو سوختہ از شعلہای حسن او

آتش زده عشق خورش اندر همه کالای تو

ایضا

در دیده ام بیا که مرا نور دیده
تو پرده صبور می حسابم در دیده
شاید جمال و لبر ما اندیده
بوی ز پیرهن بت ماگ شمشیده
سودا و صد جنون بر من دمیده
ماند روح در برگ جانم دمیده
زیر که قرنها سوخته باشم پزیده
از در عشق جان بلب از وی رسیده
تا مهر خود چو روح بجا نم دمیده
بچو پری بجانه جسمم خنیده
ای نازنین بگلشن دلم چمیده
دستی دو کون تو خلوت گزیده

از چشم عاشقان بچه خلوت گزیده
ما از جنون عشق گریبان دریده ایم
منم مکن ز عشق بتاں زاهد که تو
چون غیش زنده کن دل مانیز ای صبا
رخ را بمن نمودی و عظمم ربوده
از عشق تو نجات نباشد گه مرا
ای مرغ قدس عشق زیا روم خبر بگو
حسنی که بود راحت جان دولت کنی
اسرار فسخ روح ز عشقت شناختم
از دل خیال بگو ترا چو بدر کنم
ماند روح و عشق و یا صورت جمال
در آدم آ پختا که پری میشود و نهال

همدی که کرده بره عشق احمد را
صد شکر کن چو بر در جانان رسیده

ایضاً

ز آتش حسن چو گل چهره بر افروخته
فتنه دین و دل من نگه ناز تو شد
مادل شیفته در عشق تو بفر و خسته ایم
خیزیم بهتیم از برق جمال تو بسوخت
جلوه کردی که درون نظر من جز تو نماند
مثل منصور سر خود به بهای حسنش
بماشای جالیت دلم از دست برفت
از که طرز ستم و شوخی و ناز و غمزه
ای هر یو و بیکه جلوه حسن رخ خویش
زهد لغوی بر بودی بنگاه ز دلم
آه ای در محبت دل من خوں کردی

همچو بلبل دل شیدای مرا سوخته
چشم را کافی و سحر در آموخته
تو که صد غمی و صد حسن بر اندوخته
شکله بود که در جان من افروخته
دیدم احوال ما باز نمط دوست
ای دل شیفته یاد آن که بفر و خسته
آه تنال حسن کز زوئی خود افروخته
از پله سوختن جان من آموخته
جان بیمار مرا طور نمط سوخت
غمزه رار ه زنی دیں من آموخته
آه ای عشق که تو جان مرا سوخته

ماچو آئینہ بہ پیش رخ تو چسبیم	توبہ جلود و صد ناز رخ افروخته
بیکے غمزہ جادو و نظراں ای احمد	دل و دیں مذہب ملت ہمہ بفرخته
ایضاً	
دادم بہ شق آں یار دلخواہ در عشق جانان جاسم زودگر شاید کہ پایش افتد بچشم منے جرم کشتہ دلدار مارا از درد عشقت خون می خورم من گاہے نہ پرسی از حال زارم دیبہ جمالش از خویش رفتم ساقی شدہ ام دہ از خوانی از عشق خواباں شمع چہ سازی از غوطہ صباے عشقتش	سوزی و دردی و دودی و صد آہ لیکن نگردم از مہر آں ماہ گرد و سیر من تا خاک آں راہ زین خون ناعق و رخلق افواہ رحمے بہ مسکین ای شاہ شد باکہ بگویم زین درد جانکاہ آمد بہ پیشم چوں یار ناگاہ گرد و خرد را تا قصہ کوتاہ زین دیو رہزن اعوذ باللہ عقلم زستی افتادہ در چاہ

<p> سویم چو آورد با دگرگاه از راه تقوی که دید گسراه جرم عظیم است استغفر الله دستی کون داریم خسرگاه آمد منزله در شان اشباه در شکل سرهنگ آمدش منشاء </p>	<p> از بلوی زلفت بدست گشتم جانم بزدی از عشق و مستی بستی عاشق در پیش جانان پرسیدم ای جان بایت کجا گفت مطلق گرفته رنگ مقید روحه مجرد گرفته جسم </p>
<p> احمد چه گویم از بهانه جانان دانا بداند یا جان آگاه </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> کر دکار عاشقان چشمش تباه همچو موشی بر سبزه دیدار خواه عشق خول کرده دل مردان راه شد دلیل سوز جانم دود آه حال بلبل در غم عشقش تباه </p>	<p> از نشان غمزه و تیر نگاه عاشقان بهر تجلی جمال از محبت خود جگر با آب اشک چشمم را ز دل راناکش گل نخبده در چشمانش </p>

جلوه گرد در سینها و چشمها او چو جهان است بهمان همچون بین او مثال روح و خلق اعضای او تانه جباری خود مر شاه را نفس واحد به هزاران شد محیط روح چو سلطان محیط آمد بفر نور روی تیرا عظم به بین اگر نقد و بشکنی ز افراد خلق اگر شمار حرف از نعمت رود	با هزاران نامیست آں شک ماه جمله عالم چشم و او نور نگاه او چو سلطان ابدان چو سپاه اندرون طالع هر فردا است راه جمله دلهایند تحت حکم شاه بر قلوب جمله افراد سپاه منبسط شد بر نجوم و نیز ماه پس به نیکویش یابی انتباه لوح ساده بنیش بے اشتباه
بر از او تهاے او احمد به بین کارها جاریست در این کارگاه	
البی	
ما و اله جمال نگاریم آه آه شیدائی حسن ماه غداریم آه آه	شوریده محبت یاریم آه آه مجنون عشق و خسته و خواریم آه آه

<p>دلدادگان حسن نگاریم آه حسرت زده زنده غم عشق دلیتم صد غم خورده ایم بجا از نگاه یا رسیده خوار از غم عشق کویکو از گلشن جمال دل افروزان نگار تیر و گزین ل باز چشم خویش یک لحظه جمال و آرا آن نگار ماز غم محبت آن جان عاشقان از آفت جنون محبت که در ستر مهر و مهر عشق چو منظر گشته ایم</p>	<p>وز در عشق زار و زاریم آه آه افزاده و در رخساریم آه آه دست ترک است شکایم آه آه وز مهر یا خسته و زاریم آه آه وامانده بغض بهاریم آه آه از میننه تا که باز بهاریم آه آه و جان خویش صبر نداریم آه آه در روز دور و دیر نه داریم آه آه رفته و برین غایت قراریم آه آه وز در بحر بر سر داریم آه آه</p>
<p>احمد به عشق غربت و کربت کشیده ایم آواره ز شهر و دیاریم آه آه</p>	
<p>اینها</p>	
<p>ای زنده ز حسن تو آیین دل آرای</p>	<p>جان بنده روی تو زان رو که تو مولای</p>

<p>دلما ہستہ تو چوں قبلہ نما گرداں کسے پیو زیم امی جان گشتی چو حیات من خوڑ شد خیال تو چوں تافتہ بر خواباں ہر روز بچشم من صد جلوه ز حسن آری اندولت ویدارت بر خویش ہی نازد زانہ پیشہ عشق تو خالی بنو دیک دل درونہ دروں من چوں عشق تو پنهانی امی ولت بیدارم دی عمر و فادارم بولیش پے مشاقاں شدہ پیرہن یوسف</p>	<p>چونت نکتم سجده چوں کعبہ جا نہای جزا از تو نہ بینم چوں منتظر مای بر خویش شدہ نازاں ایں سایہ زیبای ہر شب خیال من چو صبح بر دہن آئی آینہ منظر شدہ جلولہ چو مینای ای جان بہانہ ای جان جہاں تو بہ تنہای وز حال بون من چوں مہر تو پیدای بے روی تو ہیام وقت ست کہ باز آئی لعلش برواں بخشی اعجاز مسیحائی</p>
<p>از جاؤ مکاں او احمد نہ نشاں کس داد ایں طرفہ کہ نام او شد شاہد ہر جای</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>باشوخ و ستمکاری افتادہ مراکاری افتادہ من لیل در دست ستمکاری</p>	<p>خونِ گلبرم خوردہ آں قاتلِ خونخواری باجان پراز روی با خاطر انگاری</p>

<p> برده دل و دین من حسن بیت عیاری از شونجی و طاری عشق آمده عیاری این عشق ز بکستی چو باد و درون خود از مستی عشق اینچو دشته بعد مائل بر شمع رخ خویش جان سوخته پروانه از غایت بستی آن ز گیس مخورش ای نائی که افتاده جان من بیچاره از شونجی و طاری آن بیت ز جمال خود برگرد سرائی او بر خاک طپان حلقه زان ز گیس ستانه مست آمده بر جانی چو لیل شوریده جان زو بفغان آمد سودای تو میدارد اندیشه ننگ دل ای بت بخت حسنت شد آفت دین دل از شورش عشق او صد عاشق دل داده چو حسن رخ یوسف در هر طری اورا </p>	<p> شد گردن ایمانم در حلقه زناری سد گردن من صنعاں زیسته زناری صد پیش بر آینه به چو خم خماری خرقة گرد کرده در خانه خماری چو گل بلبل از عشق زدا و خماری نگذاشته در مجلس یک عاقل و هشیاری و دوست تو چو شونجی خونریزی و خونخواری اندر حرم و مسجد گذاشته دینداری یک زخم خور غم یک کشته دیداری و رستی و مخوری چشمش شده خماری تا شاخ گل عناد دیدیم به گلزاری در عشق تو هر شیدا رسوا سربازاری در عشق تو هر زاهد هست است بنزاری منقرضه بیخود آدینستم برداری نقد دل و دین برکت پیدا است خریداری </p>
--	--

دل خانه دلبر شد او صاحب این خانه از بهر یکی جامی در میکده و هدرت	جان آمده چون داری جانانه چو دریایی گر دیدگر دبار اہم خرقہ و دست تباری
از کفر و ہم از ایمان گسست دل از لعل چون عشق ترا کرده محور رخ دل داری	
ایضاً	
می گل رنگ چون در جام داری بچش عشق خویش ای آرام جانها بطاری زلفت پر شکنها ز عشق خویش مجنونش بهتر از آن لبهام از خویش جستن بچش عشق آن کی ای جان محزون آلای عشق تو آن شهسواری چو تو بنزد دگر رندی جهان سوز چو بلبل در چین گل بانگ میرن	دل ساقی چنان کام داری دل عشاق بے آرام داری ہزاران دل اسیر دام داری توصیف عاشق بدنام داری بدان ای دل کہ طمع غام داری دل پرورد و خور آشام داری کہ خنک چرخ را رام داری بکار دای ننگ و نام داری بدان چون عشق آن گلغام داری

	<p>بچندی گردش ایام داری به عشقش نیک صبح و شام داری</p>	<p>در آید ساقی و جانست کندست تجلی روی او زلف انتشارست</p>	
		<p>به عشق ای جان احمد مسکن خود بر دل از کف و از اسلام داری</p>	
		<p>ایضاً</p>	
	<p>وز گریه خون سحاب گشتی ای دل به خون تاب گشتی تو فتنه شیخ و شاب گشتی از آتش غم کباب گشتی وز ناله دل رباب گشتی در عشق تنای خراب گشتی در شرب بو تراب گشتی ای زلف چرخ انقاب گشتی ای هستی من حجاب گشتی</p>	<p>ای دیده ز غم پر آب گشتی از گرمی ولف آتش عشق ای حسن شهاب تا به شوخی ای دل بفراف خو بر ویا چون چنگ حمیده ز غما هستی چون مقیم در خرابات خاک تو چو عشق داد بر باد بر خوبی حسن آن پرید بر حسن جمال مهر ویش</p>	

خود از پے غسل آرزو با بودی تو باصل لوح ساده خود قلم بے کنار بودی از موج زنی بحسب معنی این قطره به بحر او چو بر دی	ای باز چرا ذباب گشتی اکنوں رقم کتاب گشتی از دہم کنوں خراب گشتی در صورت خود جاب گشتی میدان کہ تو بے حساب گشتی
---	--

از گرمی و پوشش و مستی عشق
احمد چو خم شراب گشتی

ز غما و جگر و دیده پر خون داری ہوای رخ آں عینت لیلے ایدل درہ عشق ز رسوای و از تنگ ترس از کف ساقی متال کہ فدایش جان باد بیکی جرم سرم گم شدہ وہم دستار بلبل جان مرا آہ سوئے نالہ کشید بنگاہی تو بتا جملہ جہاں برہم شد پے شوریدگی عاشق دلہا وہ خود	یل انا شکلتی چوں چشمہ چوں داری سرو دای غم و شورش مجنوں داری گر بجاں پروی شبلی ذوالنوں داری دوش می خودی و غموریش کنوں داری بادہ آیمختہ ساقی تو با فیوں داری حسن و خوبی کہ تو در آں رخ گلگون داری چشم مخمورہ پر سحر و پُر افوں داری روی مانند گل و زگرہ سیگول داری
--	---

<p>از نشاط و طرب قص چو گردون داری در بدیدی تو بگو آه و فغان چون داری تو درین صحرای چمن معنی بچوں داری تنگی نفس تو از کاف هم از نون داری</p>	<p>پیش خورشید رخسار ای دل من ذره صفت گر ندیدی رخ او بر که تو عاشق گشتی بلوکه حیران دل از رخ خوب تو عیانست آه بودی به ازل ای دلم آزاد ز قید</p>
<p>احمد از بخودی و حیرت گم گشتن خود مسکن خویش ازین کون پیرون داری</p>	
<p>ایضا</p>	
<p>بری شکست صبرم بکمال دلربائی چو بیدیده ام در آئی همه هوش من ربائی همتا بطلاقت من ببری بخوشنمائی ز جمال خویش جانان دل من همی ربائی چه شود ز کوی جانان بشام من ده آئی بجمال خویش جانان که تو مرده و صفائی که بسحر آفتوناد دل خلق می ربائی</p>	<p>چو گوی من و غمی بدوشم من در آئی چو نهال شوی ز چشم غم و درد من فزائی ز جمال روح پرور چون تاب برکشائی بهر ارد لغزینی بکمال خوشنمائی پیشیم زلف شکین لک ای صبا صبا ز برای عاشقان شده حرمت حریم کعبه بدردن زگر خنود و نهاده فتنه داری</p>

<p>شب روز پنجو بلبل بفتان و نالهای بهیست شور عشقت تو بگو که ام جائی بمثال نوز دیده بدرون چشمهای چو شوی نهان سایل بهیست منی و مائی بمثال روح ای جان حقیقت عین مائی تو ز چند چون بونی ز بهیست سایل و رائی پئے ستر ستر ذاتی تو بخویش خود و رائی</p>	<p>چو بتو رسیده ایدل که عشق روی آں گل بهیست بست شید از جمال تو نشانی تو چو روح بهر جانها هم تن حیات جانی بزیرین آسمانها صفا ترا که یا بد تو تقرب پنجو جانی که ز دید مانهای نه اشارت پی پذیرای به عبارتی نه گنجی به مثال مهتاباں که شده روش نورش</p>
--	---

بمثال آینه شو به جمال یار حیراں
 چه خوش است احمد از تو ز چندین رائی

مکالمه حضرت نظامی گنجوی رحمه الله علیه

<p>میزدم ناله و فریاد و کس از من نشنود یا که من هیچکس هیچکس در من کشود بندی از غم فربروں که در من شرح بنود</p>	<p>دوش رفتم بجز اباب مراراه نبود یا نه بچکس از باوه فروشاں بیدار پاسی از شب چو به شد بیشترک یا کمتر</p>
--	---

<p>گفت خیر است دین وقت کرا میخوای گفتش در یکشا گفت بر و هر زده لگو این مسجد که بهر خطه درشش بکشاید این ابات مناست در و ندرال اند هر چه از جمله هال اند و بین جا حاضر گر تو خواهی که صحبت ایشان گیری</p>	<p>باعث آمدنت بر در ما هر چه بود کاذب دین وقت کسے بهر کسے در نکشود که تو دیر آئی و اندر صفت پیش آشی رود شاهد و شمع و شرباب و سکر و نای و سرود سویں اسی و گبر و نصارا و یهود نکاح پائی همه شوتا که پیسا بی مقصود</p>
---	---

خمسه حیات فارسی اردو

خمسه مرغزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

<p>دل ہدف پیرکان مژگانے کم گر بیانی شکر احسانت کم جان و دل سے دوست قربانت کم</p>	<p>جاں نثار ترک چشمانت کم آرزو دارم کہ مہمانت کم جان و دل سے دوست قربانت کم</p>
<p>سہج کی ہی اگر تجھ کو تلاش خود حقیقت کر رہی ہی راز فاش تا بخوانم عین قرآنت کم</p>	<p>سہروال عشق کا ہو خواجہ تاش پس قرأت کم کن و خاموش باش تا بخوانم عین قرآنت کم</p>

ای دل پر درد و جانِ بقیہ راز گر چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کر نثار گر تو ترک سر کنی مردانہ وار
ہیچو اس مہیصل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیگلی اُس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے خامی ابھی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

جب بنونِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بقیہ رازی بڑھ گئی
اُس پیرو نے ہدایتِ مجھ کو کی گر یقینِ دائم کہ بر من عاشقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

تجھ کو ہے دعوا عارفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
زہد و تقویٰ قربِ احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک دیدارِ نادانیت کم

احمد اکبت تک پھرے گا کو بکو جا پناہ سایہِ خاصاں میں تو
ہیں خدا ونداں دلِ اسرار ہو شمس تبریزی بہو لانا بگو
دفترِ اسرار دیوانت کم

خمسہ برغل وقت

یاس اندر جان و چشم زار می آیم ما غار اندر دیده وز گلزار می آیم ما
 نالامید از دولت دیدار می آیم ما درومند از کوچه و لدار می آیم ما

آه کز دار الشفا بیار می آیم ما

عشق بہر من بجا لم کوس بدنای خوات لشکرِ حزن و الم بر ملکِ حال من تاخت
 دای اول عقل من سبوییم را کی شناخت عشق مارا عاقبت در کوی او بہتدرستا

یار کم می خواند و بیار می آیم ما

ای تجلیہا کہ یکسر پارہاں طور ریخت شدت تابِ جمالش از دوشہم نور ریخت
 چو شش عشقِ حقیقی رنگِ سرخ و خور ریخت در سر من عشقِ شور میستی منصور ریخت

پائی کوباں تا بہ پار دار می آیم ما

آتشیں بود کز دی پارہاں طور ریخت قطرہ زان بادہ و سکام من ہجو ریخت
 بود خوش عشقِ یاساقی می انگہ ریخت در سر من عشقِ شور میستی منصور ریخت

پائی کوباں تا بہ پار دار می آیم ما

از حضورِ حضرت ہاناں پریشاں میرسیم بچو بچل بانہاں اناں افکارِ کیرسیم

خار اندر دیدہ و زخمی گلستاں میرسیم زخمی تیغ جفا از کوئے جانان میرسیم
گل بسو داریم و از گلزار می آیم ما

ایضاً خمسہ

از درد و دل پر چشم زار می آیم ما شمع ساں گریاں ز بنیم یاری آیم ما
پر خمار از خانه خمار می آیم ما درد مند از کوچه دلدار می آیم ما
آہ کز دار الشفا بیار می آیم ما

جو رنج و غم عاشقان است دل بے صبر است جس اندر دوزخ پھراں مثال گبر است
خون چکان چشم مرا آتش پھول بساخت عشق مار عاقبت در کوی او بیقرار است
یار کم می خواند و بسیار می آیم ما

غمزه اش خون دل شاق چون بطور نیست چشم مستش در دلمستی می انگور ریخت
صدر دے جان من آں ز گیس مجور ریخت در سر من عشق شورستی منصور ریخت
پانی کو باں تا بہائے داری آیم ما

خار غلہ ارگلشن و گلزار بیجاں میرسیم خوار و خسته از در سلطان خواں میرسیم
بے حال و بے بخش او پریشاں میرسیم زخمی تیغ جفا از کبے جانان میرسیم

نہ ہونو پلہ انہ کلاکست از در کبے جانان

گل بسو داریم از گلزار می آییم ما

تضمین غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہفت ہریکاں مرگانت کم	جان نثار ترک چشمانت کم
گر بیای شکر احسانت کم	آرزو دارم کہ مہسانت کم
جان و دل اے دوست قربانت کم	
سینہ طور از نور رخسانت کم	دل بختلی گاہ لمہانت کم
محو جان خویش در شانت کم	آرزو دارم کہ مہسانت کم
جان و دل اے دوست قربانت کم	
فتلہ اسرار و ایمانت کم	بجہ جہاں سوئے ہر شانیت کم
کعبہ دل عرش ایوانت کم	آرزو دارم کہ مہسانت کم
جان و دل اے دوست قربانت کم	
سینہ مشرق نور و لمعات کم	دیدہ مضطر شیوہ و شانیت کم
جلوہ کن تافدا جانیت کم	آرزو دارم کہ مہسانت کم

جان و دل ای دوست قربانت کنم

جان نثار اے راحتِ جانِت کنم دل فدائے شاہِ خوبانت کنم
وقتِ ای سہ دین و ایمانت کنم آرزو دارم کہ مہمانت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

از خمِ عشقش و لایِ نوشِ پاش لبِ بہ بند و دیگِ دیش و پش پاش
و نوشِ آبِ بخوردی مدِ ہوشِ پاش بہنِ قراتِ کم کن و خاموش پاش

تا بخوانم چینِ تیرِ آنت کنم

ایکے تو بر جان و بر تنِ عاشقی گاہ بہ گلاہ و گلشنِ عاشقی
گاہ بر خوباں پُرنِ عاشقی گر لقیں و انم کہ بہ منِ عاشقی

از جمالِ خویش حیرانت کنم

عاشقِ جانِ خویش و ہمِ عشقِ نگار راستِ ناید بہر یک کسِ این و نگار
عاشقی سوجاں بچاں کن نثار گر تو ترکِ سر گئی مردانہ وار

بہجوا سہیلِ قربانت کنم

احمدِ تاجِ چند پوے کو بگو بہر جن را از دلِ غاصاں بگو
نہستند ایشان مگر آیاتِ ہویہ شمسِ تبریزی بہم لانا بگو

دفتر اسرار دیوانت کرم

خمسہ بر غزل واقف

یاس اندر جان و چشم زار می آیم ما خار اندر دیدہ وز گلزار سے آیم ما
نا امید از دولت ویدار می آیم ما درد مند از کوچه و لہلہ از سے آیم ما

آہ کن دار الشفا بیمار سے آیم ما

عشق بہرین بجا کم کوس بد نامی نوخت لشکر حزن و الم بر ملک جان من بتافت
دامی ازل عقل من رسوایم را کہ سرشت عشق ہارا عاقبت در کوئی او بقید رسالت

یار کم می خواند و بیار می آیم ما

آں تخیل ہا کہ کیسہ پار ہا رطو ر رخت شدت تاب جالش از دو چشم نوہ رخت
پوشش عشق حقیقی رنگ رسوہ ر رخت در ہر من عشق شوری سستی منصور رخت

پای کوہاں تابہ پار دار سے آیم ما

آتش می بود کزدی پار ہا رطو ر رخت قطرہ زان بادہ در کام من مہور رخت
بود چو شمع عشق یاساقی می انگور رخت در ہر من عشق شوری سستی منصور رخت

پای کوہاں تابہ پار دار سے آیم ما

از حضور حضرت باناں پریشاں میرسیم
 بخوبی بلبل باہنراں آہ و انخاں میرسیم
 خار اندر دیدہ و زخم گلستان میرسیم
 زخمی تیغ جفا از کوی جاناں میرسیم
 گل بسر داریم و از گلزاری آئیم ما

ایضا حمسہ

اندویدہ دل پرچشم زار می آئیم ما
 شمع ساں گریاں زہنم یاری آئیم ما
 پر خمار از خانہ خمار می آئیم ما
 درو مند از کوچہ دلدار می آئیم ما
 آہ کردار الشفا بہار می آئیم ما
 جو خوابان عشقاں را بے دل بے ہوشا
 جس اندر و فز بجراں مثال گہ ساخت
 خون کجاست چشم مرا آن شوخ بچوں ابرست
 عشق مارا عاقبت در کوی او بقدر ساخت
 یار کم می خواند و بسیار می آئیم ما
 غمزدہ اشخوین عشاق چون ساطور بخت
 چشم مستش در دلم مستی می انگور بخت
 صد طلب و بیان میں آن گیس منور بخت
 در سیر عشق شورستی منصور بخت
 دای کو باں تاپای دار می آئیم ما
 خار خار از گلشن و گلزار بچاں میرسیم
 خار خستہ از و سلطان بچاں میرسیم

بے جمال روح بخش او پریشاں میریم زخمی تیغ جفا از کوی جاناں میریم
گل بسر داریم از گلزاری آئیم ما

دیگر تضمین

من بود ای غمش غش سر و کار سی دارم زنی ز گبی محمور خمار سی دارم
به تماشای رخسار طرفه بهاری دارم فقر خستہ کچھ کچھ یا رسے دارم
ز تن و رخ نغم روی تھاری دارم
از سر و حشمت جاں در غم آں ماہ لقا مثل دیوانہ و داں ہر طرفے سے روپا
تا در آید بنظر آں رخ پر نور و ضیا ہنچہ ہنچوں بہ تمنائے جمال لیلہ
روز و شب چشم سوی ناۃ سواری دارم

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

ہو موت سے روحم از دیدار شد دست چو طراز عشق جان زار شد دست
روانم از عے اسرار شد دست دلم از بادۂ خسار شد دست
تم از صحبت دلدار شد دست

بیا ساقی بده ساغر بستم که من از ننگ واز ناموس رستم
 بچمن بوسه تو تو به شکستم نه تنها من ازین میخانه مستم

ازین می باچو من بسیار شد مست

ز بهر عاشقان از خود ر بیدند ز مستی خرقه هستی دریدند
 به جان جام محبت ر آسیدند ازین می قطره پاکال چشیدند
 جنید و شبلی و عطار شد مست

ز جام عشق موسی گشت مسرور ز صهبای محبت مست شد طور
 ازین پادشاه یعقوب مسرور ازین می جرعه نوشید منصور
 اناحق میزد و بر و ار شد مست

صلای ده حریفان را فرح خیز که آمد ساقی جان فتنه انگیز
 ز مستی جام احمد کرد لیریز بروج پاک شمس الدین تبریز
 که ملایر سمر باز شد مست

ایضا منہ رحمۃ اللہ علیہ

از غار چشم مست پیر یار باد وی عشق عقل رسوا بر سر یار باد

جان ما از باد های مهر تو شاد باد
فر جمله ساقی بے ساعزت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

مست و بخت و دل جام باد و دیر باد
واله حسن تو جان عاشقان زار باد
عقل از مستی عشقت پیوستار باد
فر جمله ساقی بے ساعزت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

از خمار چشم میگوں تو دل شاد باد
باد و لعل تو جان تنگسازان یار باد
فتنه چشم خمار آلوده ات بیدار باد
فر جمله ساقی بے ساعزت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

جاں چو از مخا نه نامی عشق تو مینوش شد
هوش و عقل از فطرتی بخود و مدوش شد
عشق بچون تخم باد و جوش اندر جوش شد
ای ز نشان من نیست هوشهای بوش شد
دی و بوشا جوش عشقت عقل بے دستار باد

باد و عشقت ز دست یاقی جان می کشیم
و ز شراب بخودی و جوش مستی بے کشیم
ندین غوغای عشق و دای و بوی او کشیم
سهر کشیم و سر کشیم و یکدگر ای کشیم
ای وجود ما همیشه جاذب اسرار باد

شکار میر خباں جان ما بخیل باد
بهر دای سحر من زلف او ز بخیل باد

غزل از بزم عشق خوار نه تو قیر باد شاه خیاں میرا و عشق گیرا گیر باد
جان هاناں یار ما و بخت و دوست یار باد
ای های جن فکن بر ما ظلال خویش را دی سچ روی صرم کن کمال خویش را
وقف احمر کن شایکدم وصال خویش را شمس تیریزی با بنما جمال خویش را
جان ماند روی تو پیوسته بر خور دارا

ایضا
حسبه بر غزل مولانا روم رحمه الله علیه

انسان روزیکه عشق دوست جا کرد است در عالم خرابم بخودم فراع ز فکر دین و ایمانم
برفت از دل و دینم بحال خویش حیرانم چه تدبیری ای ملکانا که من خود را نمی دانم
نه ترسا و یهودی ام نه گبرم نه مسلمانم
چو فانی عاشق بیدل عشق جان جان باشد شه و جلوه دلبر بشیم او عیار باشد
دل از فراطین گوید که بر ترانگماں باشد مکانم لا مکان پشیمانم نه نشان پشیمانم
نه تن باشد نه بواش با که باشد جان جانانم
همدل اندر تنال بتم ز قید این آرزو بستم نه یادم هست از بالانه فکری ماند از بستم
ز مستی و غربابی شیشه های رنگ بیهوشتم ز جام عشق بستم و و عالم رفت از بستم

بجز زندگی و قلاشی نباشد هیچ سارا نام
 چو پرند از شعل مهر حق آئینه سن
 از اس فرط تجلی شد یقین در روح او منمن
 بر آمدنی تماشای فغان جان آن هون
 هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
 بجز ما بودیا من بود که چرخ نمیدانم
 من از دهرانی نای بهجوتے بنگر ہی نام
 از دهرانی بچی بینی تو از حال من قالم
 بوداوستی و دهر مارا پرسی اصغر احوالم
 الایامش تیریزی چرامستی درین عالم
 بجز مستی و دهریوشی ذکر چرخ یعنی دانم

دیگر

ایضا خمسه غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

شاید لاہوت را چون در دشت افروخته شد
 عاقبت آن گنج مخفی از دروں پرور شد
 دیدن خون خواست لیلا طالب عجزش شد
 تا چه عشق است از صدم را بادل آلود شد
 ہر زمان گوید کہ ہونی امی لہ چون شدہ
 کشکان عشق را روی صدم خوش نہ گیت
 نام عشق بر من اور از من خود صبر نہست
 بر شید از محبت سایہ گشتاں پرست
 عشق جو حسن آن مدح من جو عاشقی ست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

نہ پُر از دہکانای آمدو از خود تھی است

بہچو مجنوں کا اندرونش عکس لیلیٰ منہ زوہیت

سیاہ انکاری ہر دم یوانہ خود عاشق پرہیت

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

ہینہ زخمی بجای تادمہ من افزون کند

عشق را بگاشته کز غم دلم را غوں کند

خواہد آن لیلیٰ مرا کز عشق خود مجنوں کند

ہر زمان او کف خود را از دلم پیروں کند

تاز دست دست افزون دلم چیوں شده

جلوہ ہائیش موتی جاں مرا مفتوں کند

دادی بہن دلم راسن آن بچوں کند

طوڑ دھم زین طر بصد نقس چوں گردوں کند

ہر زمان او کف خود را از دلم پیروں کند

تاز دست دست افزون دلم چیوں شده

عقل اندر راہ عشق خیرہ گم کردن پا

عشق را شد باگاہ بلیل روی گل مستی فزا

صوت خوش روی حسن بخشید طرب با روح را

فرہ ہا اندر ہواؤ قطرہ ہا در بحر ہا

درو باغ عاشقانش بادہ وافیوں شده

خاک اہم و حق شو تاز انفاس خوش

زندہ دل از عشق گردی تا ابد شادان و خوش

عقل را یکو کن احمد و انگلی دیوانہ و ش

پیش شمس الدین تبریزی برو کہ جزمتش

	دو گون کُنه بینی عاشق و مجنون شده	
	ایضا منته رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ۴۸۶	
چهل پری از پرده باغیتخت پیروز شده گلخیز دور آینه دید و بران مفتون شده ای عجب سری که لیلی عاشق مجنون شده تا چه عشق است آن صنم را بادل پر خون شده هر زمان گوید که چو نه ای دل بچون شده	عشق محمود لبر آمدن محو دلیری است در بیان این دو گوهر اتحاد و منافی است بهمو متضای طبع و آس که اگر اشتغری است نام عاشق بر من اور از من خود صبر نیست عشق مرصه قلم ز حد و عشق من افزون شده	
اندر پیر آینه عشاق ز یارب عکس کایست پاری خود ببلو که گر شد یار و عکس پرست چهرت اندر چیز تم کید عشق زار ایست نام عاشق بر من اور از من خود صبر نیست عشق مرصه قلم ز حد و عشق من افزون شده	یاد یار نه باں جان مرا پر خون کند سیل اشک اندر دیده ام بیز و غم افزون کند ترسم از لیلی اگرین سودا مرا مجنون کند هر زمان او کفت خود از دلم پیروز کند تا زود من است از من و غم بچون شده	

سحر چشم مزه او بر دل پری افروز کند
 پیش گشگل خوش گشگل را بچو کند
 نیکو بلی بگیرد تا مراغبه دل کند
 هر زمان که کند خود را از دلم بیرون کند

تا ز سحر و سحر و سحر او خورم دلم بیرون شده

پیش تو که در حسن اندرده غیب و خفا
 عشق بهوش آمده مانند موسی زان لقا
 از طرب خود روح را گسته شد بند قبا
 زده پا اندر بهوا و قطره ها در بحر با

در دماغ عاشقانش باوّه و افروز شده

عاشق و معشوق حق شود تا شود که همش
 سر بلند از عشق گردی از چمنند از دلش
 مشرق من احمر را با نشتی ز مهر طلعتش
 پیش شمس الدین تبریزی برو که ز جنتش
 مروگان گفته جینی عاشق و معجون شده

خشنه غزل احمد جام رحمه الله علیه

جلوه گرفتخت دل سلطان ناست
 برج خورشید این دل ویران ناست
 داغها در سینه سوزان ناست
 مهر و دلبران بر جان ناست
 جان ما در حضرت جانان ناست
 ای دل مغزون و جان در دست
 چند اندیشی ز دهر پر گزند

ما من ترسنده مروان حق اند این زمین پست و آل چرخ بلند
برقرار از بهمت پیران ماست

جان عاشق هست چوں محو لغت باشد آینه جمال دوست را
پیش خور آینه شد پُر از ضیاء گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

سینه آینه است پُر صفای شد محل هر تجلی و ضیاء
چوں نباشد آیتی خورشید را گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

آدم از ظلمت پری محسوس و لا چوں نباشد فانی از نور خدا
رونی بجم ز غمزد و دفن گر کس برهاں طلب دارد زما
نور حق در جان ما برهاں ماست

عشق او از هر دلی سر بر زده روی خویش راحت جان آمده
صد چو مجنوں بر جالش شیفته دیده یعقوب ناپینا شده
درفاق یوسف کنعان ماست

آه زان حسن و جمال دلکش گشته جان پروانه شمع رخس

سربہ برکت زکویٰ ش پابکش احمد اسرار انسداکن در شش
سرفدا کردن وہ یاران ماست

خمسہ اردو پر غزل احمد عجم رحمۃ اللہ علیہ

آن بت نہیں لقمان ماست کہ خیال تانہ تر ایمان ماست
بہل نیا گودل شادان ماست مہر و دلہاں بر جان ماست
جان مادر حضرت جانان ماست

دور بختی آن بہ تابان ماست طور و شل بخود تن قصان ماست
دادی ایمین دل ویران ماست مہر و دلہاں بر جان ماست
جان مادر حضرت جانان ماست

دامن خاصاں پکڑاے دردمند تانہ کوئی بھگو پہنچاے گزند
تہر حق ہے مروت اے ہوشمند ایں زمین پست و آں چرخ بلند
برقرار از ہیئت پیران ماست

عشق اک سایہ حسن یار کا جس پہ وہ مثل پری آکر پڑا
اپنی ہستی سے اے غالی کیا گر کے برہاں طلب دار و زما

نور حق در جان ما برہانِ ماست

عشق کا ہر جان میں ہے ولولہ جاں نثاری ہے اُسی کا وصلہ
اک نقطہ میں ہی نہیں ہوں شیعۃ دیدہ یعقوبِ تا پینا شدہ

در فراقِ یوسفِ کُنانِ ماست

ای دلِ بیار و جانِ رنج کش عشق میں آخِ کماں تک غشِ چش
ہوشیارِ شمعِ رو پہ دانہ و شش احمد اسرارِ فدا کن در رہش
سرفہ اکر دن رو یارِ انِ ماست

ایضاً خمسہ اردو بر غزل احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

سوختہ جان و روانِ دیگر است دردِ بیدلِ رافقانِ دیگر است
جاں کہ جائی اوست جانِ دیگر است منزلِ عشقتِ مکانِ دیگر است
مرداں رہ را نشانِ دیگر است

بوئی جانِ ناتھی کہ وہ بانگِ است جس نے و لکو کہ دیا شید اوست
جان میں ٹھہری محبت کی نشست منزلِ عشقتِ مکانِ دیگر است
مرداں رہ را نشانِ دیگر است

جو بلای عشق میں ہو مبتلا دلیں ہو تیر نگہ جس کے لگا
اُس سے پوچھو دردِ الفت کا مزا عقل کے داند کہ ایں رمز از کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

دل ہی اک ظلّ پری میں آ گیا یا محبت کا جنوں پیدا ہوا
کوئی ہے جو دل کو بیکل کر رہا عقل کے داند کہ ایں رمز از کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

یا تو دل پہلی نگہ میں کھو گیا جس کا اندیشہ تھا وہ اب کب رہا
ہاں نثاری عشق میں ہے چیز کیا کشتگانِ خنجرِ تسلیم را

ہر زماں از غیب جان دیگر است

ہے اُسی کا لہز ازل سے تا ابد ہو اُسی سے زینت ہر خال و خد
ناوکِ غمزہ کو ہے اُس سے مدد دل جو روزِ خمے ز دیدہ چوں چکد

ایں چہیں تیر از کمان دیگر است

عشق ہے مستِ شرابِ من لہدن عقل دور اندیشِ نامح کن کن
مست کب سنتا ہی واعظ کا سخن ساقیا خونِ دلم در کا سہ کن

کین شراب از خم و خوان دیگر است

مثل موسیٰ کوئی ہے مسیت لقا طوروش ہے رقص کوئی کر رہا
کوئی فانی ہے کسی کو ہے ہفتا عاشقانِ خواجگانِ چشت را

از قدم تا سر نشانِ دیگر است

مجھ کو بخود کر گیا حسن نگار ہو گیا ظلِ پری سودائے یار
سر میں ہے شور جنوں زنگولہ دار احمد اتاگم نگردی ہوش دار
کیں جس را کارواںِ دیگر است

چمنہ اُردو بر غزل سرمد رحمۃ اللہ علیہ

بہ طرفِ شولیت غوغا را بہ ہیں رقصِ طور و حالِ موسیٰ را بہ ہیں
آن تجلی ہائے زیبا را بہ ہیں سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں
کشتِ بچرمِ سیجا را بہ ہیں

سحر ہے اُن کی نگاہِ شرکیں جو ہوئی غارتگرِ ایمان و دیں
شعلہ حسنِ نگارِ نازنین سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں
کشتِ بچرمِ سیجا را بہ ہیں

نوکِ غمرہ کی ہو جس دل میں چھٹی اُس سے پوچھو چاشنی اُس درو کی

کون جانے جان کسی کیوں چلی ایکہ از دیدار یوسف غافل

داغ یعقوب و زلیخا را بہ ہیں

ناصحوں نے جب ملاست مجھ کو کی عاشقوں کی روح مضطرب ہو گئی

خاک بولی شبلی و منصور کی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آن روئے زیبا را بہ ہیں

تو نے کب دیکھی جھلک اس ماہ کی تجھ کو کب لذت محبت کی ملی

وہ ہی جلنے آگ یہ جس پر لگی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آن روئے زیبا را بہ ہیں

عشق میں جان اپنی ہستی سے گئی جا کے مجھ روئے زیبا ہو گئی

یاں اگر باقی رہی تو بخودی زندہ کش جاں نیا شد دیدہ

گر ندیدستی بیابا را بہ ہیں

فکر کب ہو اُس کو ننگ و نام کی جس نے جاں اپنی محبت میں ہو دی

بات احمد خوب سرمد نے کہی شاہ و درویش و قلندر دیدہ

سرمد سر مست و رسوا را بہ ہیں

خمنہ اردو برغل مولانا می روم رحمۃ اللہ علیہ

عکس لیلی تافت بر من جان من مجنوں شدہ سایہ نش ظل پرستی تاجنوں افزوں شدہ
 من دیوانہ گشتم او بن مفتوں شدہ تا چہ عشق است آن صنم را بادل پہنوں شدہ

ہر زماں گوید کہ چونی ای دل بچوں شدہ

جان عاشق تخی جو آئینہ جمال یار کی دیکھ کر اُس کو پری محو تماشا ہو گئی
 حسن محو آئینہ تھا آئینہ محو پری نام عاشق بر من داور از من خود صبری

عشق معشوقہ مدار عشق من افزوں شدہ

ہو اُسی کے حس کا جلوہ ازل سے تا ابد ہو اُسی واحد کی یکتائی سے زیبا ہر عدد
 اُسکی ہر شان تجلی لے گئی ہوش و خرد ہر زماں کف خود را از دلم پیروں کند

تا ز دست دست افزوں ہم بچوں شدہ

ہر تو اہل سائے آئینوں میں انس خورشید کا ہم نے جس میں دیکھا اسمیں اُس کا عکس تھا
 سب کی آنکھوں میں سما یا اور ہر دل میں بیا وزہ ہا اندھوا و قطر ہا دگر بید ہا

و در باغ عاشقانش یادہ و اقبال شدہ

ہر تو حق خضرہ یوسف لقا خورشید و ش دیکھ کر اُسکو گروں مانند ہوئی کھاکے عشق
 جان دل کو اپنے احقر کو تو اُس کے پیشکش پیش شمس الدین تبریزی بروکز عشق

مردگاں کُنہ بنی عاشق و مجنوں شدہ

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دل ہدف پیکان مرگانت کتم جاں تشار ترک چشمانت کتم
گہ بیاہی شکر احسانت کتم آرزو دارم کہ مہمانت کتم
جان و دل ایدوست قربانت کتم

سیر عقی کی ہے اگر تجھ کو تلاش رہروان عشق کا ہو خواجہ تاش
خود حقیقت کر رہی ہی راز فاش ہیں قراوت کم کون خاموش باش

تا بخوانم عین قرآنت کتم
ای دل پرورد جان بقدرار کہ چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اس صنم پر کنشار کہ تو ترک سر کنی مردانہ دار
ہمچو اسماعیل قربانت کتم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے خامی ابھی گر یقین داتم کہ بر من عاشقی
از جمال خویش حیرانت کتم

جب جنون عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بیکراری بڑھ گئی

اُس پر پروئے ہدایت مجھ کو کی گریں
 گر یقین دامن کہ سچ عاشقی
 از جمالِ خویش حیرانت کم

تجھ کو ہے دعوائِ عرفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
 زہد و تقویٰ قربِ احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم
 من بیک دیدار نادانت کم

مقطع

احمد اکب تک پہریگا کو کب جو جا پناہ سایہ غاصاں میں تو
 ہیں خداوندان دل اسرار ہو شش تیریزی بھولانا بگو
 دفتر اسرار دیوانت کم

قطعات نعتیہ

یا رسول اللہ جالتِ راحتِ روحِ ست و جا حب تو نورست و بریاں ایمنانِ آجھال
 گوشہ چشتی جہتِ سوستا قافلِ کن جان مارا از غم و اندھنِ جزایاں وارہاں

ایضاً

ہر عیشِ تابِ مہرِ جلالِ محمدی ست پس امر و خلقِ شاخِ نہالِ محمدی ست	ہر ماہِ روزِ عکسِ جمالِ محمدی ست کوینِ چوں اسیرِ پہ لولاکِ آمدہ
ایضاً	
بہر عشاقِ جمالِ تو بود راحتِ جاں تا شود فارغ و آزاد ز غمِ زور و دل	یا رسولِ عربی باعثِ ایجادِ جہاں از کرمِ سوئے اسیرانِ محبتِ نظری
ایضاً	
بلوۂ ذاتِ خدا از رخِ خوبِ تو عیاں رقصِ داد و ہوائی تو ز شادیِ دل و جاں	یا رسولِ عربی منظرِ اسرارِ نہاں تا حقیقتِ شدہ عشاقِ ترا عشقِ مجاز
رباعیات	
جانِ ہی تو باںِ خجہِ دلِ فلکِ غوثِ پاک ایک ہی ہی نہ خواہد اور دنیا غوثِ پاک	عاشقِ خواجہ ہوں اور مخلوقِ غوثِ پاک عاشقِ معشوقِ مشتقِ ہیں ہم اس عشقِ سے
ایضاً	
بخشِ جانم را صفایا غوثِ الاعظمِ النبیات از برایِ مسطفی یا غوثِ الاعظمِ النبیات	دنگیری کن مرا یا غوثِ الاعظمِ النبیات باز حرزِ جاں از کدِ شیطانِ لعین

	ایضاً	
و زیاده مریار مهر و مستم از چنبر عقل و هوش بیرون گشتم		دیوانه حسن آں پریدم گشتم سودای مجتیش جنونم آورد
	ایضاً	
شیرین سخن به شکل صورت فرمے هوش و خردے مانند ریج سرے		دی عقل مر اربود جادو نظرے تہانہ من از جمال حیراں گشتم
	ایضاً	
داند کہ جهان دستیش هیچ نمود نابوده به پیشم او جانش نبود		جانی کہ تحقیقش از پرده کشود عالم چو طلسم یا کہ بود ست سراب
	ایضاً	
دلکش حقیقت آں حقیقت باشد خود شایده معنوی محبت باشد		حُسنی کہ بحشم ماه طلعت باشد در پرده خلق مے رباید دل خلق
	ایضاً	
جان احمد تا از و گیرد سبق		مازیت اذریست گفت حق

شرح کردہ معنی جوید را	دفع غیریت نموده نہیں نسق
ایضاً	
رفت از خود وید چوں حسن پری	باجمال و باکمال دلبری
حسن او آئینہ معنی نشت	میکند عکس است درو جلوہ گری
ایضاً	
عشق است چو بحر جملہ عالم چو حباب	سیریت نہاں دریں محبت دریاب
گر میل پر پینہ ہانہ میزد صد جوش	پس کار تمام خلق می گشت خراب
ایضاً	
عشق آزاد است دارد خود سری	کے دراپروائے تنگ و مہتری
مدعی چوں و پیدا اور از حسد	عاشقی را نام کردہ کافری
ایضاً	
عشق است ہمائی قدس الہی بہ یقین	در سایہ او در آو فارغ بہ نشین
سلطان ہر پردے نیازی باشی	کوس تو زنند بر سہاویہ نہیں
ایضاً	

آتشِ حین رخِ خود آینه‌ها را افروخته از بهر محرمِ عشق او در دولتِ مهرش	کز تجلیِ جالش نور چشم سوخته جان من صدایه از بهر خودی اندوخته
ایضاً	
احمد دل خویش را بهره مفروش کز با داده او ز خود پرستی برهی	جز ساقی می فروش مست و می نوش بیخویش شوی دیرت مست و مددش
ایضاً	
عجب کاری فتاد این ناتوان را نه صبری بهر جان ناشکیم	که از وی بس کشاکش هست جان را نه حسی بر من آن جانِ همارا
ایضاً	
آه زان روز که این قرعه بنام افتاد چونکه قسام ازل داد بهر یک چیزی	که دل و دین من از عشق همه شد بر باد که عشق و مالش شمت جانِ ناشاد
ایضاً	
آنچه دیدم برخ خوب تو گفتن نتوان بوالعجب کار محبت که در جهان افتاد	و آنچه دارم ز تو در سینه نهفتن نتوان هیچ گفتن نتوان نیز نهفتن نتوان
ایضاً	

گشتہ ووالہ وپیشاں تاکے برگردہ خویشیں پیشاں تاکے	احمد ہنسِ جمالِ خواباں تاکے نیلِ وادی و زخمی ایشاں خدی
ایضاً	
چوں جان کہ برہمہائے مایانست بے یمن بی یمن این نشانِ جانانست	درپردہ ہر و ماہِ روئے پنهانست عاشقِ محبت و خیالِ معشوق
ایضاً	
گنہائیِ محبتش بہ شادیِ مفروش آخر زلباں آں پریر و می نوش	ای دل ز بجا و جورِ خواباں مخروش تلخیِ ست در اولِ محبتِ ایدل
ایضاً	
درہستیِ خویش نشانیِ جہاں باشد از جنبشِ شاخ و ابرو کہ جنبان باشد	عالم ہمہ ظلِّ علمِ نیرواں باشد در اصلِ چو سایہ را وجود کے بنود
ایضاً	
یکاحت و در پیش نہفتہ صدر ریش حسرتِ زوہ اندہر غنی و دور ویش	احمد زوقائیِ این جہاں کم اندیش کس نسبت کہ اندر و ثباتے دارد
ایضاً	

من بندہ آں جاں کہ دلش آزاد است	در تنگی و نیز در فراخی شاد است
چو آں بر دامن راحت و رنج جاں	ہیخانہ کہ در بحر بود بر باد است
ایضاً	
عمریت کہ عشق بقدر ارم ای دوست	در دوائے یہ سینہ دارم اسے دوست
گفتن نتوان ہر آنچہ دارم در دل	از عشق پریں حال زارم ای دوست
ایضاً	
احمد چو اسیر دامن نفسی و ہوا	از حق بطلب نجات زیں کرب و بلا
شاید کہ مش تر بجائے بخشد	از رحمت عام خویش زیں رنج و غنا
ایضاً	
عشق آمد و مغز استخوانم خورده	ہوش و خردم تمام از من بردہ
ہستی مرا بسجوت از آتشِ غم	جاں رفت و جانداں تن افسردہ
ایضاً	
جسمت عیان مروج جانست نہاں	اجساد ہمہ زبے نشانست نشان
دیدن نتوان جمالِ مروج و جان را	الّا بہ صفات کاندرو ہست عیاں
ایضاً	

اوست چو جان و ما خیال او یم از هستی و نیستی چه پرسی اسے دل	اگر می عشق و ما چو های و هو یم ما خویش نیم آنچه گوید گو یم
ایضا	
یار بر سالت رسول عربی کن خاتمہ مرا با ایمان و یقین	یار ببطیل آل و اصحاب بنی سائل بہ در تو ام بر حمت طلبی
ایضا	
از بادہ عشق و جام وحدت مستم از نہ ہون و کفر و ایماں پیروں	دزقید تعینات و کثرت رسم گردید دلم ہر آنچه ہستم ہستم
ایضا	
ایں آتش عشق سوخته جان مرا جانم رفته و نیزایماں رفته	وال مہرباں ببردہ ایمان مرا پر حسرت و یاس گشت داماں مرا
ایضا	
احمد غم عشق خون جانم خورده مالی و منی بسوخت از آتش عشق	ہوش و خرد و تاب و توانم بردہ چیزے دگری سوائے من آورده
ایضا	

راہ و رسم مذہب و دین از من شد یا پس ہر طرف از جوئی شفقش والہ و دیوانہ	شکل مجنونم بہ پیش از شور و از غوغا پس صد ہزاراں فقیس ہیں انصاف کی لیلی پس
ایضاً	
منزل عشق ز کفر و ہم زایاں برتر است نیست آنجا صبح و شام و نیست آنجا روز و شب	سالکان عشق را روح الایس کے رہبر است عشق را جا از زمین و آسماں بالا تر است
ایضاً	
آتش عشق بتاں افروختند اے دریغایں بتاں ماہر و	مصحف ایمان ماز اسوختند انکہ ایں فتنہ گری آموختند
ایضاً	
چوں نے آگاہ ای دل تو ز اہل دستر کار تو ز نادانی ہمیشہ دست در انیشاں زنی	چیت ابلیس ملک کزوی تیرسی ہوشدار ینست ابلیس و ملک را ہیچ در خود اختیار
ایضاً	
عشق تو آمد بہشت جا و دال بے تو علیین چہ کار آید مرا	راحت از وی ایں جہان و آنجاں چوں نہ تو باشی مرا آرام جاں
ایضاً	

احمد در عشق خوار و رسوا گشتی در آرزوی جمال آں راحتِ جلال	سر پر زخون و سوز و سودا گشتی از سرتاپا همه متناس گشتی
ایضاً	
احمد بنگد جمال آں جانِ جهان از غایت قرب بعد پیدا گشته	در ظاهر باطن آشکارا و نهان چون روح جسم کان بنانست و عیان
ایضاً	
آں شاد و دلربا و جانِ عشاق بر گرد سرائے آں پر پرواز شوق	ز دوشکله حسن در روانِ عشاق بر خاسته هر طرف فغانِ عشاق
ایضاً	
باقی قدح شراب گل رنگ تا جان بر هد ز حزن و از غم	در ده که رهیم ز نام و از رنگ مطرب بنواز بر لب و چنگ
ایضاً	
چون خواب جهان و شکل عالم باشد بیدار چو شد ز خواب زو هیچ نماند	بر حسب خیال و علم آدم باشد زین نوع تمام فرحت و غم باشد
ایضاً	

ای حیات عاشقان را راحت جان آمده	روح از مهر رخ تو شد و فرماں آمده
بہجہ روح اللہ خیالت سب کو بیار آن دل	از برہ لطف و عنایت بہر درماں آمده
ایضاً	
آں حیات روح و سلطان جمال	باہر از اہل حشمت و جاہ و جلال
آمدہ در جان عاشق خمیہ زد	از سر لطف و عطا جو دو نوال
ایضاً	
شاہد پیرنگ چوں در رنگ پنهان کردو	شور و غوغا و فساد از جہالش کو بگوید
بہر او ہر لحظہ کیشانی و آئی دیگر است	عارفی فنا نباید تا شناسد بوسے او
ایضاً	
احمد سخن عشق بر میا و در بنہاں	کے راست بود اندیشہ جاں
گر در صف کارزار نتوان بودن	بہ نشیں بدروں خانہ مانند زنال
ایضاً	
اے تمنا و مراد بی دلان	ہست ویدار تو اے جانِ جہاں
روح را راحت ز مہر تو بود	وز جمالِ حسن تو آرام جاں
ایضاً	

احمد زہار لاف عرفاں نرانی جانیکہ رہیں خشم و شہوت باشد	چل بسا دامہائی مائی و مہی انسوچ چہ گوید آں اسیر بدنی
ایضاً	
جانیکہ عشق مست و حیراں باشد مانند قمر چو ست اندا باش خویش	آئینہ حسن روئے جاناں باشد پر نور و ضیائی مہر تاباں باشد
ایضاً	
ہائی ہوئی عشق از حسن و نیست عشق چوں بادہ ربای عقل و ہوش	اوست نانی نالہ من چوں نے است مستی دیوانگانش زیں می است
ایضاً	
احمد زہجوم عشق مجنوں گشتی از چوں و چرا چنان رہیدہ جانت	زال فتنہ خلق و دہر مفتوں گشتی تا بچود و غرق بحر بچوں گشتی
ایضاً	
احمد غم نیستی و ہستی تاکے در منزل عشق این و آن ارہ نیست	غم باش ز خویش خود پرستی تاکے از ہنگ غور و شرکستی تاکے
ایضاً	

احمد بر غم حبیب زاری داری	وزد و فراق بقتل زاری داری
روزی که شش بیک نگاہی برد	اندوید عشق آنچه خواری داری
ایضاً	
بست جام عشق و شراب مجتیم	دیوانه حال یک ماه تسلیم
شاهد پرست و ندو خرابات نموده کون	بامهوشان توتیه شکن و شمشیر خنجریم
ایضاً	
احمد به یقین نشین و بگذر زگار	دیر اگر یقین نه پریشان نیست نشان
چون بعد و حجاب از گمان شک	در غین چنین حق است نشو و قرار
ایضاً	
حسن چون از پردہ کجیب بیرون کرد رو	عشق با بل و علم آمد به شور و فدا
لیلی و مجنوں بود یک سایہ از تلخ حجب	سایہ کے بعد ز خود بخشید نہ از تلخ جو
ایضاً	
شہزاد ذات چوں یہ کتم صفات	بین و آفاق و انفسش آیات
حق مصباح و زجران آمد	دل ز جلا مست تن بود و مست کرات
ایضاً	

احمد به امانت که حامل گشتی چون دولت قدس عشق دادند ترا	از کوه و فلک بلند منزل گشتی پس از چه بگو اسیر سافل گشتی
ایضاً	
احمد نظر است گو بدیده حق یمن وجود و نور محض است	لیکن رخ دیده را ندیده و هستی کون آرمیده
ایضاً	
ای جان لغزرت راحت روح من است آسی چون عشق اندر سینه ام به نشسته	حق نیست بلبل جان مرا چون گلشن است توجه دانی ای پر پرو جان من همچون است
ایضاً	
جان با خلاص عمل بآمل نه شد علم و تحقیق و تصوف جمع کرد	دور پندار اند دل احوال نه شد علت طبع کجش بآمل نه شد
ایضاً	
گردن و جان تو شد ساکن بخت سرفراز خود علم و ثیل قال نیست	در ملک انبهران بردی بهن چون کون قلب بارب الفلق
ایضاً	

شد فزائی دل مکان لاسکان	بست جانها عکس آں جان بهاں
پس نشانها شد نشان بے نشان	چونکہ یزنی است اصل رنگها

ایضا

دل فدا سے غمزه مستانه باد	جاں نثار حضرت جانانہ باد
دیدہ من جلوه اشکس راخانه باد	باد و ایم جاے مهرت سینہ ام

ایضا

در همه افراد کوئی سے ولہ	ہست دار حق چو واحد در عدد
زو پیایی بہت دچل شخصت و نور	گر کنی تکرار و احمد را بہ فکر

ایضا

ہست درو جان من ہر وقت خیال تو	مشتیر پرشتم من از نظر جمال تو
مجنبت کی کہ تا شود قسمت من وصال تو	ہجر تو خوردہ خون من کردہ فرزند جن جن

ایضا

تا مہ تو نشان شدہ چوں صد بہر پریم	در طلب ہستی رخ تو صاف نہ پریم
چہ جلوه گری کرد نہ باطل چہ پریم	جز ہستی حق بود ہمہ باطل و سو پریم

ایضا

خانه چشم من شده جلوه گز جال تو باش و لیل راه من پاؤس و جلج من	خیمه زده بملک جال همچو شهاب خیال تو کز پرو بال تو پریم تا جرم وصال تو
ایضاً	
شمس در ذات خویش واحد بود پس تقدّر که تو بهی نگری	پیش مرآت چند چند نمود نیست در ذات وی ترابه نمود
ایضاً	
چشم مار و شن زخوشید جال رو گشت قبایله شوریدگانی کعبه دلدادگان	جال طرناک این شیم زلف غیر بوی گشت عاشقان بیدال را سحره جال سوی گشت
ایضاً	
ذات چو نقطه است عین وجود هر پوشیده گشت و سایه عیاں	گشت پنهان میان خط شهود طرفه نابود ہیں چه رخ به نمود
ایضاً	
هست جانم به حق درین اسکان او محیط است از درون و بیرون	همچو اعیان میان ذات نهان چو خیا لیم باؤ او چو جال
ایضاً	

جان چو گوی هست اندر حکم چو گان قضا کیما ساز نیست اندر غیب تبدیل علم	که با سفل می برد گاهی بر و سوی سما تا ز خزن آرد و طرب بیرون راحت رختا
ایضاً	
عالم همه عالم است احمد سیدان عکس دل تست جمله زشت و زینا	چون خواب که اندر و پیر بیند جهان شد صورت معنی تو پیش تو عیاں
ایضاً	
کنش کنش از ازل این عشق بود مهر معنی پر تو افکن چون شده	آمد از وراج از و س در وجود چون مرا با کفر و ایمان رخ نمود
ایضاً	
در مذہب عشق کفر و ایمان نبود دین عشاق دیدن و لدا ر است	جز حب حبیب و مہربانان نبود ایمانش ہوا می یار جز آں نبود
ایضاً	
صفتہ اللہ رنگ عشق است ایچواں گشت سلم از ہوائے عاشقان	تا بہ پیرنگی بجای دادہ نشان بہر قصر قرب آں جان جہاں
ایضاً	

نه رحمت است چشمی سوئی مانگار مارا	نه شکیب هست یارب دل بقرار مارا
به برای صبا بگویش نفسی غبار مارا	بکمال مستندی شده ایم خاک راهی
ایضاً	
صد چو لیلی احسن و غویبی یافت	چونکه خورشید حقیقت یافت
عاشقان را سینہ ہا بشکافت	ز ان بختی جمال پیشال
ایضاً	
جز یار نہ با کسے دلش را کار است	جانیکہ عشق روی جانان زار است
وز خود برہیدہ محسوس یار است	از حب چسبہ اسس پرگشتہ
ایضاً	
جہاں برہم شود علم نے چوا و غماز من گردد	اگر بخت کند یاری نگار من گردد
چو چشم یار ساقی عشق او خمار من گردد	بہ بدستی و بد ہوشی نہ بینم منخ و خبت
ایضاً	
میل کا فرہست و ایم جانب غیر خدا	میل مومن و می حق و میل ابلہ بہ خدا
جان اور اور میان نار یا نور است جا	عبرت است از بہر عاقل تا شود صراف قلب
ایضاً	

عمره چشم بتاں نشترِ رگِ جانِ من است عشق را گفتم چه فتنه است این کجانه از تو گفیت	هندوی زلفِ حیدان و ایمان من است حسن مضطر دارم زین و افغان من است
ایضاً	
ساقیا با چوں گدایاں پیش تو استاده ایم بر اسید آنکه روزی از کرم شادم کنی	آرزو مند عطاسے یکدو جامِ باده ایم بر درینخانه از عمری خراب افتاده ایم
ایضاً	
چوں سپید سنت او بیایس دهر از لیل و نهار بر فروغ و برفراغ خویشتن نازاں مشو	با چنیں عراز غم و شادوست ابلق پوشدار کز پس پشت خزاں اندکیمین است ای بهار
قطعه	
چو غیب اندر شهادت کرد آرام چنانکه روح در تن جاے بگرفت	همای قدس آمد اندریں و ام حدیث نفس بیدار ظرف انهام

مثنوی نالہ جنوں

فَبُيِّنَ لَكَ الَّذِي بَدَا مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح درد عشق را آغا ز کن
اندکے برگو کہ مشتاقم کنوں
ماجرائے رفتہ راز آغا ز گو
کہ ز عشق سینہ دارم چاک چاک
میزند این قصہ ہا آتش بجاں
دیدہ را مانند چھوں می کند
باعث آشوب و این ہیجان من
وز بانش سانچوں نے داشتم
باز می بیگانگی را با خستہ
دل شبک ہجو غراب آدم
از فراق دوست رنجور آدم

اے جنوں با نالہ خود ساز کن
از حدیث عشق و از سوز و دروں
قصہ ہائے درد جان را باز گو
من چہ گویم حال جان دردناک
سخت آمد شرح از درد نہاں
یاد عہد وصل دل غوں می کند
بشنو کنوں شمع سوز جان من
یاد آں وقتی کہ بادی داشتم
چوں مرا از غریبش دوانداختہ
از فراقش سخت بد حال آدم
پس سیر و فزیکہ زود و آدم

دوری دلدار دل را کرد خون
 شعله‌ها آورد و غم افروختند
 چوں پسند آمد بد و دوری من
 با چنین شتاق دوری از چه بود
 کرد استغنا ز حال زار من
 باز رسم آورد از بیگانه
 چوں نباشم من ازین غم سینه چاک
 نیست پایاں خزن و حرمان مرا
 سوختم من سالها از سوز و درد
 چهل نشه شوز و گدازت سودمند
 ز خنما خوردم و لیکن جان من
 باز ناید این دل مجنون من
 گر هزار سال باشم این چنین
 بهنجو شقی است مشتاقی من
 دستگیرم شو بر حمت از جنون

سوز عشق افروزد جانم را جنون
 جان مشتاقان ز بهران سوختند
 سختی بهران و بهنجوری من
 من اگر سوزم ترا ای جان چه سود
 چوں نه روز افزون شود آزار من
 داد ما را شورش و دیوانگی
 چوں نباشم زار ز غلطان بخاک
 آتش غم سوخت بهان مرا
 لیکه سوز من بروکاری نه کرد
 ای دلم نه صبریت تا چند چند
 نیست سیر از عشق آن روی حسن
 کم نگردد عشق روز افزون من
 که گذارم دامن آن نازنین
 باش ای عشق از کم ساقی من
 من ز هوش خویش بزارم کنون

<p>دور تر از عقل دور اندیش بر راهزن زان دلبردخواه من عشق آورنده بد لبز موکشان کینه جان است او سبل السلام عشق آمد مبدئه هر چه و کل</p>	<p>سوی کوی او مرا بنویس بر زانکه پوشیدار است خار راه من عقل پیران جانب نام و نشان عقل معراجیت بهر خاص و عام عشق آمد باز گشت خار و گل</p>
---	--

در معنی کنت کنز مخفیا فاجیت ان اعرف فخلق الخلق

<p>گشته از سر جوش وی اعیان عیال آمده زو غیب مطلق در شهود برده اندر قید جسم اشباح را مضطرب گشتند ابدانها از و رشت فیضش تمامی جان و تن عشق شد انا فتنه نای گمان عشق آمد بهر جا فتنه و فتور عشق تسلیم سوخته بام جان بار</p>	<p>سر بر دل آورد چو عشق از نهان از عدم آمد جهان سوخته وجود عشق داده است از ارواح را شورشی پیدا است در جانها از و فیض بخش آمد بهر سو و علن فتنه اسرار جان طالعالبان عشق آمد در جهان معراج روح عشق آمد نزد جان لاسکان</p>
---	--

عشق را میدال نشانِ نشان	عشق آمد قوت روحانیاں
ہیں بیاہ رنگ را در رنگ ہیں	صفت اللہ رنگ عشق آمد یقین
ہر یکے در حال خود شیدا و مست	ایں ہمہ شور و فغان عشق ہست
عقل را در دست رسوائی فروخت	عشق زد یک شغلہ و جانہا بسوخت
گوئی دیش از زخم چو گانے دواں	یک جہاں در حکم آل سلطان جاں
چوں پر کا ہی بھر صرداں اسیر	جملہ عالم را آورد دست امیر
تا چہ خواہد بندہ گمراہ را	حکم سلطان است فرماں شاہ را

من که باشم پیش او تا دم زخم	زهره کو تا دم زبیش و کم زخم
شاه بر جاں حکم نافذ میکند	تن چو بنده بر مراوش می تند
بنگر این دردیکه در جانم نهاده	مشت خاکی بودم و بر باد داد
بازورد افروزد جانم را بسوز	دیدۀ دول زین الم خوش گشت و خول
این بلاها من بخود نخسریده ام	بر رضائی اوست خویش دیده ام
گر مرا د اوست در خوار می من	بهنر از صد خنده دال زاری من
این همه سهل است مشکل نیست این	بر امید وصل یار نازین
لیک چوں سازم که عشق فتنه گر	میور سواؤ خوارم در بدر

هر زمان هر لحظه میسوزد و لم
 صبر نمی ببرد دل ناکام من
 آه سوز عشق جاں آواره کرد
 می کند شورش جنون در جان من
 همچو مجنون گفتم ام زیر و زبر
 بشنو اکنون اندک از سوز دیوان
 میکند در سینه من این عیش
 عشق را شور و جنون چوں در سر است
 بلکه همچو صغوه در چنگال باز
 چوں مزاج عشق تند است و خرد
 اندیش ره جبرئیل را پر زنده
 هر جوان و پیر گشته زار و زور
 هر توانا و قوی را بخور او
 عقل ببرد انا بدستش کردن است
 هر سلیمان جا به زو چوں مور لنگ

آتش انداخت در آب و گهم
 سوز دل از من ببرد آرام من
 واه درد عشق دل صدا پاره کرد
 در ترقی هست نیز ایجان من
 از هجوم سوز دل نه پادشاه
 ز آنکه بر من غالب آمد این جنون
 عشق با صد سوز و سودا العیاذ
 عقل پیش پا بگل همچو خراست
 از کجا یار که آرد ترک و تاز
 از نیش عقل و خوار و مسد گون
 عشق آید آتشش بر سر زند
 هر غریبه و منعم آمد بخوار زند
 گشته هر شهناز چوں طیفور او
 جان هرستم از و کشیدن است
 هر فلاطون عقل شیران و دنگ

عقل کل در کتبش چوں که در کال
 عشق طرفہ قاتلِ خوِ غوار هست
 ہچو مجنونش گریباں چاک شد
 صد ہزاراں دل از و مانند خون
 نارسیدہ ہچ دل بر کام خویش
 کے تو انم گفت شرح عشق را
 خود حقیقت بود یا بود از مجاز
 پس چہ گویم انچہ از گفتن برست
 شرح در عشق کے آید بگفت
 امی برادر شرح اسرار نہاں
 وصف آں چہ کہ عقل آگاہ نیست
 گر گویم تو از و منکر شوی
 زانکہ محسوسات را تو دیدہ
 چشم ظاہر میں نہ بیند غیر جسم
 سر معنی را نہ بیند چشم سر

نفس کل راستہ از و ویراں و کال
 دستِ خونِ عاشقاں زان دامن است
 ہر کہ در دوست چنیں سفاک شد
 صد ہزاراں عقل زو شکل جنوں
 بردہ با خود بر لحدِ صدیق و ریش
 از سلفِ رور و بجو این ماجر
 ہر یکے جاں باختہ اندازت از
 شرح او پیروں نہ تر کی دور نیست
 باتحیر ناطقہ اینجا ست جفت
 کے تو اں گفتن بتقریر و بیاں
 زیر کے را نیز در وی راہ نیست
 باز ماند پای تو از رہ روی
 وصف حسنِ غیب را شنیدہ
 عقل خبر وی می نداند غیر اسم
 بلکہ تو از عین معنی کن نظر

وزن شکر عشق

<p>جامد الطبعی اگر انکار کرد ہست محبوب او مثال کورو کو لذتی کے یافت از سمع و بصر یا چو عین منکر از ذوق جماع منکر خورشید گر خفاش هست پس چه غم خورشید را زین چشم کور عشق فانغ هست از رد و قبول اوندار و فکر و سودا سے دگر</p>	<p>گر می عشق از جہاں کے گشت مر کش ز خط حاسہ نبود خبر اوندیدہ غیر از سورخ مس ہیچو چہوان شد علف اور امتاع لیکہ نور خور بعالم فاش هست نور خورتا بانست با صد نور و شور پس پیر انکار خود ای بوالفضل غیر حسن یاد پر وائے دگر</p>
--	---

در معنی ظہور ذات و پروردہ صفات

<p>در لباس حسن اسما و صفات علم توچوں شد مقید در مجاز از سبب عقل جزوی نے خبر</p>	<p>جلوہ گر گشتہ است ہنگر نور ذات بر دولت باب حقیقت شد فرات بر سبب از کو تنی دار و نظر</p>
---	---

خود حقیقت را بود این جلوه با	از ہوا پران شدہ پر بر علا
جملہ عالم شاہد اذات را	گر شناسی بر موجودات را
<h2 style="text-align: center;">فی سبیل التمثیل</h2>	
<p>قوت معنی بہ ہیں اندر ظہور یا چو زور دست آں حیر البشر یا مثال خاک پراں بر ہوا یا کہ اندر حرکت آمد یک شجر یا یکہ در خندہ آمد از سرود خندہ بر رخ اندرون جان خوشی یا یکہ از درو آبے میزند جملہ عالم شاہد غیب آمدہ ہاچنین تو جملہ عالم را بدان ہر چہ بخواللہ و یثبت ہست اوت ذرہ نواں گفت مرح آفتاب</p>	<p>ہاچو زور نوح در جوش تنور کرد یک انگشت او شق القمر یا چونی از بانگ نانی زد صدا خیش او از ہوا میداں مگر انباتش کردہ بر رویش ظہور خندہ پیدا یکہ شد نہاں خوشی در دے آید تخریج عالی بد این شود از غیب لا ریب آمدہ شد معاد و مبدع اولامکاں پس وجود وہم عدم درشت است خود مرا و را در جہاں صدہست تا</p>

<p>گویم از وی هر چه باشت قیل و قال که توان کردن بتو مرح و ثنا مالک در ذات خود بزرگشت و خوب بازگشت هر سعید و هر شقی بادشاهی یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ</p>	<p>آنکه پاک است از نظیر و از مثال ای مقدس وی بری از مدح و مآ خاکمی و ایم تو بر قمر قلوب و اما در حکم خود تو سابقه ما و این دیوانگی حاجت نداشت</p>
<p>در سبب تالیف این کتاب</p>	
<p>در سکوت آیم تو جنبانی رسن میکنی اشعار را اظهار با تو درگاه باره به جنبانی جرس من چه هستم بهستم از هست تو زهره کوتا کنم چون و چرا بهجو اشتر در گفت دارم مهار در و خود ادای و دل بر بوده بلکه جان و هم بهسان من توفی</p>	<p>من کجا و از کجا ذوق سخن میکنشی مرا سوئی گفتار با من همپس خواهی که بر بندم نفس من که باشم مهره در دست تو خواه غریزه و خواه رسوا کن مرا میکنش این راز آنکه داری اختیار باعث این شنوی تو بوده شاه من سلطان جان من توفی</p>

در تمنائی تو چوں دیوانه ام
 نیست هرگز سیرم از روعے تو
 من چو مستقی درویت همچو آب
 عاشقی و صبر و سیری شد محال
 دیدن روعے تو آرام من است
 روز و شب اندر خیال من توئی
 هر زمانم روی جانم سوئے است
 عقل و هوشم بسته بر روی تو شد
 پیش من در خواب و بیداری توئی
 یک زمان از تو رهایی نیستم
 هم دل و هم نور چشم من توئی
 نیست کس مانند من مشتاق تو
 هر کجا باشم تو همراه منی
 پس چگونه بمانم تو باشم من می
 هر زمان آئی تو در شکل خیال

سوخت شمع روعے تو کا شانہ ام
 دیدہ ام باز است ہر دم سوئے تو
 نشنہ ام وز تشنگی در پیچ و تاب
 صبر و یا آرام جانرا کو محال
 یک نظر سوئی تو صد کام من است
 ہم جواب و ہم سوال من توئی
 قبلہ جان و دلم ہم روعے است
 جان و دل پابند گیسوئے تو شد
 موجب این خواری و زاری توئی
 گر نشینم یا روم یا بیستم
 دین و ایمان مرا رہزن توئی
 گر چه صد ہستند از عشاق تو
 بلکہ چشم را توئی این روشنی
 چوں توئی ما را بہر دم ہمدی
 کہ یرنگ ہجر و گہ رنگ وصال

عکس کست اندر سینه ام در غم و شادی منم مانند ظل ز آن تجلی دل جنونی یافت تو دریں سودا مرا معذور دال لاجرم آمد بروں این جزر و مد پس بیک جلوه دو صد دل می بری	محروریت گشته چوں آئینه ام هر زمان رنگ خیال کست دل عکس تو در سینه من تافت پس جنوں ہر آنچہ گوید گویم آں گویم آنچہ او بہن در می داند سیکنی از غیب صد جلوه گری
--	---

ظہور جلوه غیب در حسن تجلیات و شور کردن عشق

عشق نالاں گشت مانند شعیب داد جاد در سینه خود خار را آہ و وایلا بسوز و ساز کرد عشق را افزود سودا و حسرتوں باب سوز و درد پر دہسا کشود صد ہزاراں جاں ز قالب ریختہ بیک جہاں را چوں تہ و بالا نمود	جلوہ گر گشتند ستوران غیب چوں تجلی دید حسن یار را اشک خونی ریختن آغاز کرد ویدہ اور اور لہا بس حسن چوں عقل و دانش را بیک غمہ ربود وہ جہاں صد فتنہ را انکشتہ تا انہیں افسوں چہ اندیشیدہ بود
---	--

<p>می ندانم کز برائے چیست این من چه گویم تا چه مقصود است این می برد و لهما و غایت از نظر فتنه پیدا فتنه گر اندر نساں صبر اند و لهما بود از جان تسلیم عقل مجنون و ابر سرگردان شده از تغافل جان عالم سوخته</p>	<p>فتنه ما بر پا و خود اندر کمین شور و غوغا چوں پسند آمد چش چوں نه افتد یک جہاں در شور و شمر بوی پیدا مشک اندر لامکاں هر یک از در و نالای زار زار و ز تر دو جان و دل حیران شده دیده از سوئے غریباں دوخته</p>
--	--

نمائے عاشق بجزرت شوق

<p>چشم ما با صد تمنا سوئے در جلوہ جانانہ جانرا آرزوست بوسہ بر پایے تو جانرا آرزوست دیدن روی تو جانرا آرزوست رقص ہاستانہ جانرا آرزوست از جنوں چاک گریاں آرزوست</p>	<p>از جناب ناز و از ما بے خبر غمزه ستانہ جانرا آرزوست عشق و سودای تو جانرا آرزوست بوی گیوی تو جانرا آرزوست گریہ خانہ جانرا آرزوست خاک بنیر صد بیا باں آرزوست</p>
--	---

زخم از دست تو خوردن آرزوست
 ای سخن باری تو چوں قد و نبات
 صد هزاراں جان فدای روی تو
 اندر سون جان من جسا کردہ
 پرودہ بر دار از رخ اسی جان ہاں
 ای بقر بانٹ حجاب از من مکن
 گر حجاب آری بمیرم نے خلاف
 یکدمی آرام جان من تو باش
 نیست کس اندر حیریم جان من
 در دل من بے حجابانہ بیا
 کہ ز غم بخت مشتاق توام
 پس چہ سحر است این کہ بر من کردہ
 بہرہ آرام سرا بر بودہ
 یارب این سحر است یا دیوانہ ام
 چنانہستم بسودا برو جنوں

در تنہائی تو مردن آرزوست
 خبیش لب ہائی تو آب حیات
 قبلہ جان شد خیم ابروئے تو
 گو بظاہر از من اندر پرودہ
 بے تو ہر لب آمدہ جان ہاں
 قتل من از تیغ پیراہن مکن
 قتل خلق از تیغ و قلم از غلاف
 شرم تو اندر دلم دار و خراش
 غیر تو با کے مدار از خویشتن
 شرم را بگذار و ستانہ بیا
 از سگان کوئے عشاق توام
 از کجا این فن بتا آوردہ
 بر دلم از سوز و رنج بکشدہ
 شمع رویا نرا چرا پروانہ ام
 رفت از من صبر و آرام و سکون

ہر زمان وار و دل من اضطراب
 بنگر اندر کوئی خود چہ دین گدا
 برا سید یک نظر بر روی تو
 نے نیازی تا بکے اے ناز میں
 چند نے ہری کئی ترس از خدا
 تاجہ تدبیر این دل مجسوں کینم
 در بشتیم ارچہ اندر آتشیم

روز و شب از فیدہ رہیم پہل آب
 از تغافل بگذر از بہر خدا
 منتظر افتادہ اندر کوسے تو
 یکدم از رحمت بسوی من ہیں
 بہر مسکین نیست رحمی مر ترا
 چوں تو پزار می ز ما پا چوں کینم
 گر خوشی از سوز ما ما ہم خوشیم

ز آنکہ بجا ہدہ سبب ترقی و صفت است بچنا آنکہ حفاے
 صیقلیج آئینہ موجب رفع حفا

من چہ گویم چوں تو ہستی جان من
 بہتہ از صد ہوش و صد فرزانگی
 ہم راحت ما بلا ہائی تو خوش
 سیکنی بر باد و آبا ویم زان

پس ضامی تو شدہ ایمان من
 اپنے توشہ رش و دیوانگی
 اسی جفا ہا و وفا ہائے تو خوش
 میکشی مارا و ما شا ویم نلل

تلخی جور تو شیرین از نبات
 زجر و توبیخ تو به ز الغام و آب
 آن شکر بخت چوں شهد و شکر
 خوشتر از میح است دشنام از لبت
 و در عشقت داروی در دهن است
 نه شکایت از توبل شکر عظیم
 کین تظلم نسبتی با ماست خاص
 به چنانکه حب حق بر کافران
 بهر یمن راحت جاں آمده
 چوں دوائی تلخ و پر بهیز مریض
 بهر خزان اندر نهان دارد بهار
 گر یه ما خنده را بار آورد
 و رشکست ما نهان صدخ دل
 تنگی ما را فرسخی در بغل
 هر غم و درد و دالم در راه دوست

مرگ از دست تو به از صد نبات
 ایچر بهر ماست کش گویند زجر
 زخم تیغست مرهم زخم جگر
 یاد مر بیگانه ناکام از لبت
 وی غمت چهل جا عزیز اندر تن است
 خاص بهر ماست این لطف عظیم
 جان بیگانه ازین اندر مناص
 سخت دشوار آمد و بار گران
 قوت تقوی و ایمان آمده
 هم شفا بخشید و هم کردش غریض
 عسر مار را بر میدان ای نگار
 سوز ما و بهر ممد این غم پرورد
 قصه جنگ حدیسیه بخوان
 کاهلیم و ان تو به از صد شغل
 راحت جانست چوں دلخواه است

خوش بریز این خون ما و پا کمال
 بهیچت اندیشه ز قتل ماسواد
 عاشقان از مرگ کس ترسیده اند
 سیر که شد جان جبرئیل از هلاک
 پس از جبرئیل چو جان میدهی
 چون ز خود سیر آمدی آخز بگو
 گو به یقوتوب این چنین گریه نصیبت
 گریه کردی تا که چشمش شد سپید
 گو به ذوالنون چو تو دیوانه شدی
 از بهائی که ترا این حال شد
 چو تو ای منصور برادر آمدی
 سیر گشتی از حیات خویشتن
 قیس را که چو تو چنان گشته
 آن که ام است آنکه عقل تو بود
 ز کس از فراد چو پسر سال سیر کنی

به تو قربانی ما باد احلال
 بر ضایعیت جان ماشاد است و شاد
 بهر کف شادی کنان بر سپیده اند
 جان و شانرا از جان دادن چه باک
 بهر که اوستی خود منم رهی
 مرگ آسان شد چرا از بهر تو
 ناله ما و آه تو از بهر کیست
 لرزه داری در هوا که چو بید
 بهر که از خویش بیگانه شدی
 تا که جان از غمش پامال شد
 مست و سوا سوئے بازار آمدی
 بر تو آسان شد مات خوشتن
 و اله و بخویش و مفتون گشته
 باب در دو عشق بر رویت کشود
 بهر سر خود قیسه و اچون میزنی

<p> کایت آن تاد عشق جان میدی روپرس از طور چوں رقصا شدی از که ای طور عشق را آموختی گو به خانه چرا گریا شدی پس ترا این نوحه که آموخته آه آن یاری که عشق در بها حسن اوصد شعله را افروخته جان عثا قل همه برباد داد جان عاشق چوں بدست یار هست هست جانم گوی و ش درو یار سوی ناله می برد جان مرا من ازین نالم که آن دلدار من چوں نه نالم که رضائی اوست این شرح دیدی تو ز حال ما سلف در حقیقت جو ش معنی بود این </p>	<p> کار و شوا را است و آسالم میدی از جادای رفتی و آنال شدی رقص کردی باز خود را سوختی نوحه ها کردی و هم نالال شدی آتش عشق که جانست سوخته فتنه پیدا کرد و غود اندر نهال یک بها از ناز عشقش سوخته تا قیامت خانه اش آباد باد لاجرم افتاد بودن خوار و مست میدوم آنسو که میخواهد نگار میدهد حرکت بهای جان مرا آیش خوش ناله های زار من گریه ها و ناله ها دارم ازین پس رقم کرد و تسلیم گردید جف که بستی گشت با جانها قریب </p>
--	--

جوش در محی حقیقت می زند
 در حقیقت پس در الفاظ مجاز
 عارف از سر حقیقت مست ناز
 نداله و دیوانه مسنی آله
 عاشقان چون داله و دیوانه اند
 بر رضائی دوست جانرا میدهند
 بهر بیگانه بلا راحت بدوست
 آنچه از درد و بلا آفت است
 قیل ان العشق من شق الجنون
 فتح عند الناس العشق آفت
 همچنانکه پیش ابراهیم ناز
 گر رضائی تست اندر مرگ من
 از رضائی دوست سر به تافتن
 ریخ عشقت راحت جان من است
 سوختن نیست از فردوس کم

جان کردن بر مجازی می تند
 لفظ را با معنی خود هست ساز
 آهنگ از کور می خود غافل ز راز
 دارد او صدر بر نهال نیر آه
 یار یارند و ز خود بیگانه اند
 هستی خود را به یکسو می نهند
 فرحت ما بین هر آنچه خواست است
 به مراد دوست باشد راحت است
 خیر عندی عند کم ریب المنون
 للحماد الا المفتون راحت
 گشت گلشن بود بر نمرود خار
 آس حیات است و هم صدر برگ من
 جامه کفر است بر خود بانستن
 بر رضایت کفر ایمان من است
 من دو صد شادی کنم قربان غم

<p> بهیچ عود می کو در آتش بودید مثل آهن کوزه صیقل خویش نماست بهیچ زرد در تار خنده آورند آتش عشق است چوں آب بقا مرده عشق است زین حی ابد گم شدن از خود آنچه باقی هست است فانی از خود گشت و باقی یار هست بر رضای دوست جان دارد بقا عاشقان زین جاودانی گشته اند تشنه گمانه کار سانی می کند </p>	<p> سوزش عشق بر نیک بودید ظلم بر عاشق به از مهر دو فاست عاشقان از سوز گداز می خورند می کشند پس میکنند صد جان عطا ز آب حیوان عشق پر دار و سبب چونکه عاشق شد فنا در حسن دوست مرده از خورنده با دلدار هست شد چو عاشق از مراد خود وفا دیوای دوست فانی گشته اند عشق چوں باقیست باقی می کند </p>
<p>در قوت و غلبه زور عشق</p>	
<p> از هوا سبب غیر دلبر دیده دوست داور آینه دل را صفا خورد آینه آتش به چنگال آمده </p>	<p> عشق آمد آرزوهارا بسوخت عشق آمد جان رسید از هر هوا بهیچ آتش عشق اکال آمده </p>

اولمب حرص و ہوا آمد حطب عشق پہچوں شیر زخوں می خورد عشق آمد دشمن اندیشہ ہا عشق کز لک حرف ناموس و حیا عشق شمشیر بر ہنس بے پیام عشق غمی بود و کس نشناختہ می درد از غیر و میدوزد بپار	اوچو احمد نفس پہچوں بولمب طبع را رو باہ و کش بر می درد عشق غارت گرتا می پیشہ ہا عشق جملہ درد ہا را شد و روا جان عشاقاں از و ناسا و کام ہر یکے از بیکسی جاں یاختہ عشق خیاطیست نا در طرفہ کار
---	---

در معنی آنکہ ذلت عشق عین عزت است و موت عشق

عین حیات

مہربا ای عشق خوش آسوی من ز آنکہ من از خویش تنگ آدم ہست سوی جان دہی آہنگ جان سوی سلیخ زند جنوں بے باک گام تنگ چیز از پارہ دار و این جنوں	دہ خلاصی جان مارا زیں محن فارغ از اندیشہ تنگ آدم شد خیال حفظ جانم تنگ جان تنگ عالم را چہ بیم از تنگ و نام از سلامت و ز ملامت شد پروں
---	--

با چنین شطاح چوں کارم فتاد
 چو رہین رند عالم سوزام
 شد ز سحرش آہ کارین زبوں
 شیر را رویاہ کے باشد دلیل
 پس چوں شرم و حیا من برخت
 عشق آمد عقل شد رسوا و خوار
 خواہی بر بود و فلاشی بداد
 برد از من زیر کی و عقل و ہوش
 رندی و بے باکی و آزادی
 نے دل و زار و ذلیل و کوچہ گرد
 بازی طفلان و مرد و ریشخند
 بر سرم رفت این ملامت ہاہ ہیں
 را بنیم من گر رضائے تست این
 پس رضائے تو مرا فخر است و چاہ
 مولیٰ من بہت یاد دے تو

داد و در یک غم نہ ناموسم بہاد
 بر چنین شہ زور کی پیروزام
 عقل را بر بود چوں سایم چوں
 زور آمد پشہ باخیز طوم پیل
 وز عقل از شمنہ بر عشقش گریخت
 رفت قزاقی و شیخی و وقار
 سروری بگرفت داد و باشتی بداد
 محبت فرمود غوغا و خروش
 خواری و سوانی و دلدادگی
 جان پر غم آہ سر و رنگ زرد
 سر پہ از سودا و پائند رکند
 این ہمہ الغام تست اے نازین
 از ہر تسلیم می سایم جبیں
 گر پسندی بہر من تو فقر چاہ
 روح من ریجان من شد بے تو
 بروی خوش

قزاقی و شیخی و وقار

روح من ریجان من شد بے تو

بر روی خوش

بر روی خوش

<p> سن زور و سوز خود دیوانہ ام من کہ مجبورم ادب از من مجو زبانکہ بر دل من ندارم اختیار اندیش سود از خود پیروں شدم نالہ ہا فریاد و شش دارم دراز صد فغان و ہائے و ہوے میکنم گویش نکلند ہیچ کس فریاد من غیر خون خود نہ یارائے دگر نئے بدل صبری نہ بروی اختیار زخم ہا و ردل ز دیدہ غل رداں </p>	<p> ہچو مجنوں باجنوں ہم نہانہ ام ناصر ہا ہر اچھ خزاہی روگو درکٹ دیگر ہمیں دارم ہمار درہوای آں پری مجنوں شدم با غم شیریں آجا نہ اسوز و ساز شور و غوغا کو بگوئے می کنم تا ز دستِ غم ستاننداد من ہر زماں سوزی و سودائے دگر جاں ازین غم روز و شب در اضطرا بے سر و پا از جنوں ہر سود و ال </p>
--	--

مناجات

<p> آہ و اغوا تہا یارب چوں کنم بیت کس از بہر دردم داد پس بسندہ نہ بجز سودا و رجسوں </p>	<p> سن چہ سال تدبیر این مجنوں کنم یارب این دیوانہ را فرما د کس کس مبادا ہچو من زار و زبول </p>
---	--

<p>زانکہ ایں دروِست بے درانِ من من چہ گویم تا چہ بر من میرود روی من بین و پیرس احوال من بہر دردم آہ سرد من گوا از ازل غم در نہادم چوں نہاد</p>	<p>میخورد ہر لحظہ مغزِ جان من کو حریفے تاز درد آگہ شود زردی رنگم گواہِ حال من طفل و ش او در پئے بابا دوا بے طلب دردش میانِ جانِ فتاد</p>
--	--

بیان نیاز عاشق و نئے نیازی معشوق

<p>چونکہ مارا کرد مجنوں روئے خوب کو بکو غوغاست از سوداے من حال من اینست لیکانِ جانِ جاں گفتش از عشق تو زارم ہنوز گفتش ای جان من عالم بہ ہیں گفتش تشبہ تو عالمِ این چنین گفتم ای جان قصہ دروِشِ نو از سلیبی اولانِ شاختیم</p>	<p>بہر جان زنجیرِ گیسوئے خوب ہر طرف شورِ است از غوغائے من نئے خبر از حال نہاد عاشقتاں گفت رو من از تو پیرا دم ہنوز از بستم گفت مجنوں است ایں گفت زو آخر سزاے تست ایں گفت زو روز و دوا زینجا و در شو غافلانِ درد بازی باختیم</p>
---	--

<p>آخر آمد صد بلا بر جان و دل دیدہ رویک و آن خمی حسن چوں نہ آگہ بودم از سحر مبین دام کردہ صورت دلخواہ را رفت از جانہا ہمہ صبر و سکون عشق کردہ خانہ دانش خراب بہوشی آمد بجان تا توان دای از حالی کہ وارد شد بمن</p>	<p>از غم و اندیشہ باشد مضحل آمدہ درد ام مرغ جان من ہر نہاد من بہ پایے نازنین بستہ با صد عاشق آگاہ را عقل مجنوں گشت و دہما بہم جوں آفتاب بیدلی بگفتہ تاب بیدلی افزودہ شد بر بیدال بہوش و عقلم رفت و طاقت از بدن</p>
---	---

در معنی وَاللّٰہِ قَدَّرَ فِدَیْ

<p>کس گفتا ہیں بیاؤ دل بدہ پس قصور ایں دل شیدا است ساحرانِ غیب سحری کردہ اند شد ز سحر صنع بر ہم یک جہاں یار نہاں شور او اندر جہاں</p>	<p>کس گفتا پیش ما تو سر بہ یا کسے را کار سحر و مکر ہا ست عالی در دام سحر آور دہ اند شد ز شورِ غیب پُر غم یک جہاں سحر پیدا ساحر اندر لا مکاں</p>
---	---

<p>چشم بسته عقل را از جادوئی این همه نیزنگ اندیزنگی است صد هزاران فتنه ها انگیختند</p>	<p>می ندانم کای منم یا خود توئی ترک پنهان در لباس زنگی است صد هزاران جان ز سحر آویختند</p>
<p>جوش عشق که سبب ظهور عالم است و در هر شری نهاده اند</p>	
<p>یک طرف حدس پیدا کرده اند عاشقان صد آه و وادیا کنند زخم خورده باز آنسو میروند دلبری را دلبر آغوا آورند خویش را صد گونه آرایش دهند جلوه فرمایند و باز آنکه حجاب آن نه باز آیند و ایشان نیز هم جوشش عشق است این از هر طرف جوشش عشق است در سنگ و شجر جوشش عشق است نطفه را نگ</p>	<p>واں دگر سو عشق بر پا کرده اند از غم داند و ده با غوغا کنند رنج دیده هم پستی شان میدوید چونکه دل بردند اغوا آورند پائی کس از لرز و انگشتش نمند جان مشتاقان از این غم در غدا در دهم جویند و در ماں نیز هم عشق چون خورشید و بهر شرف میدهد مقدار خود هر شرف در شیره رفت و شد شکل بشر</p>

<p>هم ز جوشش انجیره بار اهن شده جوشش عشق است در اشجارها جوشش عشق است اندر بحر و بر جوشش عشق است اندر کوهها رو طلب کن عشق تا انسان شوی شد ز فیض عشق علم را قوام پس بغیر عشق کار تمام هست</p>	<p>نگ شکل لعل اندر کاس شده گل دهد هر شاخ و هم آثارها سر بر آورده گیاه و هم گهر چشم گریاں دارد از اندوهها از محبت صاحب عرفاں شوی هم ز فیض عشق جان دارد قیام بیگماں عشق است اسرار است</p>
---	---

حیرت در اسرار غیب و صنعت الهی

<p>این همه حق است لیک ای فی شعور اندیش اسرار جانم خیره شد من چه گویم تا چه اسرار است این سحر شد و چشم بینائی نماند ببخا دیدم نه آیم باز سیر بنود جانم از غمهای تو</p>	<p>از برای پیست این غوغا و شور وز ترو و هوش و عقلم تیره شد ساحری و زو طرار است این عقل از خود رفت و دانائی نماند که شود مسحور را بس کشف راز نیست خسته دل ز ماتمهای تو</p>
---	---

<p>آب از سرفت و لیکن جان من گو بظا هر سوختن در آتش است ذلت و خواریست گر پیش کسان نیست جانم سیر زین سوز و جنون پس بلاها را خسریداریم ما گرچه پیرم عشق داعم من جوان</p>	<p>نیست سیر از عشق یا پر فتن لیکه جانم اندرین تنگی خوش است سوزش عشق است راجتهای جان گرچه شد صد بار خوار و بهم زبول گو بظا هر از غمش زاریم ما قوت عشق است در این ناتوان</p>
<p>يُفْعَلُ الْبَدَّ مَا يَشَاءُ وَحُكْمٌ يَأْتِيكَ</p>	
<p>من کیم تا فلیش را گویم منم هر چه هست این جمله از حق میرسد ذکر جباریت نه جبر است این جمله عالم هست بین العصبیین می کشد که در حقیقت که مجاز چون قلم در دست نقاشیم ما دست قدرت هر چه ما را آفرید</p>	<p>بر ارا دهمای او دم می زنم آله قدرت منم در نیک و بد تابع حق خلق و امرندای این جمله از جباریش در شور و شین چشم دل بکشا و بین ای اهل راز از ثقاتان یکه ادا بشیم ما خبر و نشر بر حسب آن آید پدید</p>

نہ نگوید ہیچ از خود نیک و بد	تائے نائی اندراں دم را دم
نالہ من سر جان را گواہ	من ز گفت او گویم آہ و آہ

اجرائی کار عالم اگر چہ از عجب است لیکن بغیر صورت
نہ بندد

گر نماید شعر من شکل مجاز	تو بچشم غور ہیں ای اہل راز
خود مجاز آمد حقیقت را ظہور	غیر تن از جاں برداری سرور
جاں نیابی غیر تن گر بنگری	با تو گفتم ایں مثال سرری
بود قادر حق ہدایت را بما	پس چرا مبعوث کردہ انبیا
نور حق نے انبیا ظاہر نشد	جان جاہل زیں سخن ماہر نشد
منکر اسراست اہل غور	حاجب او گشتہ اورا چشم کور

فی سبیل التمثیل

ہمچنین حسن است در صورت عیال	غیر صورت در نظر کے آید آں
حسن صورت نیست گر تو بنگری	می کند اندر صور جلوہ گری

زانجفی تو بر صور چسبیده
 جاں برای آنکه میگردی نثار
 جانش قایم بسم قائم لیکه تو
 برده دل ایچہ از تو ز و آگہ نہ
 نوزمہ ازپہ تو خور بوده است
 بر این مجنونست سوداے دگر
 ای دلم لیلی معنے را نگہ
 بچو متناطیس داں حسن نگار
 حسن و جاں چوں گوهر یک معدن اند
 جاں چو هست از عالم حسن و جمال
 حسن ہم از ثمرہ آل گلشن است
 ورنہ آل آشنایانہا ازین
 یافته ز آل آشنایانہا گہ نشاں
 مخبرند این زانچہ و معنوی
 نیستند آگاہ ز آل نسبت کہ هست

حسن را کی عاشقا فہمیدہ
 چونکہ رفت آل حسن پیش چہار
 سیر از گشتی و زحمت شد رفو
 جان من واقف ز نوزمہ نہ
 غافل زو کہ تو دل بر بوده است
 غیر این لیلی است لیلای دگر
 کہ پئے او جاں چو مجنوں در بدر
 میکند بس جذب دل بے اختیار
 ہر دو با ہم یار و مہمان تن اند
 خوش گل رعنا ز باغ لایزال
 مثل مہمان عزیز اندر تن است
 میدوند از ہر طرف بے اسپ زین
 جاں چو مجنوں سوئی لیلی است دروہاں
 فہم کن این رمز و بگذر از دومی
 غافل از دی ہر دو گر دیدند دست

نے خبر گشتند آں ہر دو عزیز
 غیر عارف جملہ را داں نے خبر
 نے خبر از اصل و زنا سر را و
 پس بدین نسبت بود میلان دل
 زین سبب باز است سر و ساز خوش
 بابت آگاہی از اصل خوشی
 جان من واقف شو از اصل سہو
 می کشد بیرنگ سوی خویش تن
 تاز صورت سوی بیرنگی روی
 اصل خوبی می کشد سوی خود تن
 صافیت در سینہ ات سہری نہاد
 زانچہ گفتم منیش ادراک کن
 بلکہ آں چیزی کہ کرد اش پسند
 معنی این رمز را بشنو ز من

ز اتحاد معنوی گم شد تمیز
 از حقیقت ہائی عالم کور و کر
 ہر کسے جو یان و پویاں کو بکو
 گشت چو کبیل العزم سیلان دل
 سوی حسن و بوی خوش آواز خوش
 تاز ہجر آئی سوی وصل خوشی
 تابروں آئی تو زین وار الغور
 میکند مست بہرے خویش تن
 تانمانی در خرابی اسے غوی
 تا مبدل گرد از نیکی بدت
 تاز و آئی تو در ببط و کشاد
 از کدرو جان خود را پاک کن
 خوبی معنی تست ای ہوشمند
 با تو از سر را بیگویم سخن

در تعریف انسان کہ مبدع ہر کمال است

<p>ہرچہ بینی پر تو شوق تو است دیدہ در روی تو عکس ہم خویش در تو هست این حسن نے اندر حسین گر کنی تو غور این اسرار را</p>	<p>از تو پیدا گشت وہم پائے توبست پس ز فہم تو شدہ جان تو ریش تو ز کم فہمی خود گشتی حنین اندکی با تو بگویم ماجرا</p>
<p>در نظیر</p>	
<p>از مرض چوں اشتہایت کم شود نفس تو نفرت کند ز اں خوش طعام عارضہ چوں رفت رغبت شد پدید تشنگی مر آب را افزود ذوق دوست چوں دشمن شد اندر چشم تو رغبت ہر شے بود مقدار جوع ذائقہ بد ہد یقین حسب طلب بنگر از خود اپنے ہمید ایشود اپنے بینی صورت علم تو است</p>	<p>بر طعام خوش دلست کے میرو بوی خوش کے خوش کند اندر ز کام خستہ خور ما بود پیشتر دید بر عین شد جماعش مثل طوق از خلاف طبع وہم از خشم تو خط آں از جوع مے یا بد و قوع فوق بین تو در علی و بولہب حسب علم و فہم تو دل مے رود خوب و زشت و نیک و بد بلا و پست</p>

خواب آمد یا که بهوشی رسید علم خود را قوت صانع بپیش جمله عالم را خیال خویش دال بهر اوراک توے آرم مثال	صورت عالم ز تو شد نا پدید مید به تقلیب هر دم این چنین اچنه بینی از نهان و از عیاں تا بعضی معنی تخم و نهان
---	--

در معنی حدیث تشریف اوامات فاستو

باشنوا کنون اندک از سر سخن چون خواب خوش در آئی یک دمی شکل ما پیدا کند بر تو خیال بینی اندر خواب تو شمر و دیار کس نباشد غیر تو آن خود تویی خود درون خویش در سیر آمدی این همه شکل خیال خویش دال و صحت معنی خود را کن نظر پس به بیداری تو نیز این خواب بین	تا شوی آگاه و مرد ممتحن تو درون خویش بینی عالمی گفته اند اهل سلوک این را مثال مثل این عالم کنی صد کسب و کار لیکه خود را می ندانی از دوی که بکعبه که سوے ویر آمدی اچنه اندر خواب شد بر تو عیاں در فراخی بر تر است از بحر و بر عارفان دیدند عالم را چنین
---	--

دیگرے را این چنین کے دادہ اند ہم سمیع وہم بصیرے خوش لقا	در تو صنعت ہائے بہادہ اند کہ پیدایہ صفات خود ترا
--	---

در معنی لولاک لما خلقت الافلاک

ای برادر معنی لولاک ہیں ذوہائے علم اورا ہیں اثر سیر لولاک و مراد کن فکاں پانی شاہانہ بر تخت شہی بودہ است از جاں جیات جملہ تن جان ما خاک سگان کوئے او چوں سگان گر سنہ افتادہ ایم سوی مشتاقان خدا را باز ہیں انہ ہجوم سوز جاں فرسودہ ام خوش نباشد زیر پردہ آفتاب یک جہاں بہر تو آمد منتظر	ذوہ از علم جان پاک ہیں نعت احمد من چہ گویم اسے پسر تا چہ باشد ذات آن جان جہاں گردمی یابی ز سرش آگئی او چو جاں آمد جہاں ہچوں بدن صد جہاں باد افدائے رویے او بر درت از عجز سر بہنادہ ایم بہر حق یا بہر حشہ للعالمین چوں کمینہ امتانت بودہ ام سربروں آور خدا را از حجاب غیش را تا چند داری منتظر
---	---

چشم کور را را توئی نور بصیر آنکه این فرمود خوش فرموده است مفسرینم آمده در کوی تو گر تو خواهی که بعشق دی رسی عشق او بخواه و او را کن طلب کن به پیش حق دعا های دراز نه آخر سبکی به احمد صد سلام	سوی محرومان بر حمت یک نظر محرم از سوز درونم بوده است شیئا الله از جمال روی تو پیش حق فریاد کن از مفلسی تا بکے در بھر سوزی روز و شب تا کند باب کرم بهر تو باز بروی و بر آل و اصحابش تمام
---	---

بقیة شرح حسن که بالا در نظیر ذکر رفته

بشنو اکنون ذکر باقی مانده را ذکر دیگر در میان آمد پدید حسن او در هر صفت دارد ظهور هست هر جای که خاص اندر بشر شکل ناموسی است گواند زوال تو مقید دانی و او مطلق است	ست شرح حسن تا در ماجرا وال حدیث حسن پایانی ندید صنعت صنایع به پس ظلمات و لونه می دهد از دلبری او خبر حسن و ایم در ترقی و کمال تا که او از سایه و نور حق است
--	--

<p>هست دایم در صور هاجلوه گر حادث آمد شکل حسن آمد قدیم که کند جلوه درین و که در آل گاه اند ملکوت دل راسته برد که ز ذکر خود فراید صد سرور که ز راه صورت زیبا و خوب که ز راه جاده و که از مال و زر گاه از بی صورتی که از صور هر زمان یک جلوه دیگر کند نیست کس مرغی او خجذاب قلب</p>	<p>تو بچشم غور ذات او نگر گشت با تشبیه تنزیهش ندیم مرد و افشند آگاه هست ز آل که ز راه ملک فرست آورد که بوجد روح سازد بی شور که ز راه علم و حکمت بر قلوب که ز راه نان و که شد و شکر دل بر عشاق و آل سیم هر زمان از شکل دیگر سبزند دیده داکن گشت عقل تو سلب</p>
<p>در معنی آنکه محققان از تکوین عروج کرده به تکوین می آرامند</p>	
<p>ای برادر گوش کن رازی زمین این سرور و ذوقاگر چه خوش است</p>	<p>با تو از تحقیق گویم یک سخن از جود نعل اندر آتش است</p>

<p>گرد می در کوئے تمسکین پانہی حسن صورت گرتہ انجشہ سرور جہد کن کہ علم خود بیرون روی چون مفید علم در تشبیہ شد ایں دو لفظ آمد بگفتن اے عزیز تو ز لفظ آخر سوئے معنی برو اندر وین معنیش رو با شش گم زین ہمہ تقریف حق آمد مراد</p>	<p>از تجدد ہا و تلویس وار ہی از کشاکش ہائی تلویس باش دور ہست در تنزیحہ تمکین اے غوی جان تو محروم از تنزیحہ شد فہم کن معنی اگر داری تمیز در تلفظ چند داری جان گرو حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوُتُّوْهُ بِكُمْ حسبنا اللہ للہدایت والارشاد</p>
--	--

در بیان مبداء و معاد

<p>بشنو اکنون تو ز مبداء و معاد چونکہ آن پیرنگ اندر رنگ شد جوہر جاں را عرض چوں شد وجود حسن و عشق آمد تجلی ذات را شد ز حسن و عشق این پردہ درمی</p>	<p>جوش زو تنزیحہ شد نور و سواد قطرہ باران شال سنگ شد روز غیب آورد و عالم در شود فہم کن اسرار این آیات را آمدہ در قید شیشہ آن پری</p>
---	--

در نظم

<p>فهم کن معنی اور از مثال پس بدین مستحکم است ایمان ما ز تلاشش دل بهر سومی رود میکند در امر حق دل اقبال فعل حق را فعل ما مانند ظل در دم این قصد از بهر عیاض کز کجایم آید این در قلب و جان جمله خلق از عینب آمد این چنین اندرون بطن شد شکل بشر همچنین ایجاد عالم را بد اا بر علا از حکم رب العالیین صنعت خلاق عالم را نگه از پی تکوین عالم اسے ایں</p>	<p>همچنانکه اصل فعل آمد خیال خالق فعل است حق در جان ما از سومی حق فعل پیدا میشود هم ز راه و سوسه یا از خیال در جوارح می رود آنگه ز دل می ندانی این قدر کین از کجاست فکر گرا ری پئے اور اک آا غیر گشتن نه فنی هیچ زین با مثال لطفه از پشت پدر آب بود آخر چرا گشت استخوان یا چه بار اا شد بخار این زمین بار اا شده شکل حجر عادت الشبهت جاری این چنین</p>
---	--

<p>انپے اجر اسے کار از سوئے رب از جناب رب ارباب ای جواں زاں خدا کہ مالہ کفو اُحسد</p>	<p>جذب و رغبت جن عشق آمد سبب جذب و رغبت روح و رب فعل و مال ہست جاری از ازل این تا ابد</p>
<p>وہمی محسن عشق و شمع کنت کنت کنت زامخفیا</p>	
<p>پس بہر جا راغب و مرغوب ہست انچہ رغبت ہست عشق آنہ انجواں خواہ باشد حزن یا باشد سرور چل ندای آگہی کار تباہ حب را گویند قول کن نکاں گشت ظاہر اول اسما و صفات داد خلعت صورت ملکوت را شد موالید تلامذہ را ظہور ایں ہمہ را از صفات ذات ہیں ابنیا و شرع کردہ بعث رب</p>	<p>پس بہر جا جاذب و مجذوب ہست انچہ از تو دل بردوسن است آں ایں جہاں زین دو صفت دار و ظہور کنت کنت زامخفیا آمد گواہ شد ز حب حق ظہور ایں جہاں حب پیدای چو غالب شد نبات شد تجلی چوں ازاں جبروت را گشت ظاہر بعد از ان ظلمات و نور در تنزل ایں چنین درجات ہیں پس براے انتظام وہم ادب</p>

<p> نیست آدم بل ز خربچم کم است باطن عالم بدای حق را یقین یک طرف گشتند از ایسرویم ای برادر گر ره معنی روی ره روی هست این نه تقریر و بیال آرزو ها و هوا شکن است جاں رها از بند و دام چند و چون تا که رحمت باز حق بر وے نشد تا مقام و منزل قرب و رشد </p>	<p> هر که را بنمود ادب کے آدم است ظاهر حق صورت عالم به بین ره رواں راسته صراط مستقیم بنگری این را چشم معنوی مذہب عارف بتو که دم عیاں معرفت از بند هستی رستن است گم شوی از خود روی اندر سکول غیر پائی عشق این ره طی نشد عشق آید چون براقبت بر کشد </p>
<p>نظیر در قرب حق</p>	
<p> لیکه تو دوری چون از قرب جاں اندرون دیده جا بگزیده است از تو پرسم ای جهان بین حال خواب خواب را اسی دیده دیدستی بگو </p>	<p> قرب حق باشت هر جا هر زمان یا چون قرب خواب کان بادیده است از عدم ادراک دارم اضطراب کرد جایی نمود و روی چشم تو </p>

<p>لیکے کس مر خواب را هرگز ندید علم آید خواب از دیده رود چون یکے آمد برون شد و آن که از خودی بگذرد می سوزی خود آ</p>	<p>گرچه او در دیده جائے خود گزید خواب آید علم دیدن کم شود هر دو خندانند با هم اے پسر ناچنین هستی تو ضلّ خدا</p>
<p>در معذوری و مجبوری بنده</p>	
<p>ز آنکه دل دارم از دمانند خوں می کنم من شرح درد خویش باز تا که تقلیب آورد وقت دیر را خلق ما و دشمنه های تیز تیز بهر خوں ریزی مابسته میاں شد ز تیغ جبر او دل شاخ شاخ باران پرده شورانند مرا گویی دش که در بهبوط و گشت شرف شیر افکنده بد لها و انا این</p>	<p>باز می آیم شرح این حسنوں چونکه دارد جان من با سوز ساز کو محالی عقل و هم تدبیر را نہ دی آہ ام و نہ پائے گریز میخور و چوں شیر پر دم مغز جان می طعم چوں بسملان بر سنگ لاث از خلاف خویش ترسانند مرا میدوم از زخم چو گاہ ہر طرف خواری ما دوست دارد نازنین</p>

چوں نباشد یک جهان ز غوار و زار
 زین سبب دارد مرا در شور و شمر
 این مصیبت هائی من جود و نیست
 بر سرم چندین بلا بگماشته
 گر بودی شور عشاقاں عیاں
 بهر اظهار جمال خویشتن
 عاشق است او دایم حسن خویش
 آں یکے را در مجاز انداخته
 آں یکے در بخودی شدن پدید
 آں یکے در عشق رب ذوالنن
 آں یکے رفته سوسے راه صفا
 آں یکے را راه داده سکو جان
 هر زمان دل را در رنگ دگر
 این همه تلوین وصف عالم است

در عجم باشد رضا کے آں نگار
 از جنونم من میان مد و سحر
 شاید اندر خواہیم سود و نیست
 تا کد امی مصلحت انگاشته
 حسن اندر پرده خودماندی نہاں
 عاشقاں را داده صدر بچ و سخن
 ہم ز عشق خویش دارد سینہ ریشین
 وال دگر سوی حقیقت تاخته
 وال دگر از عشق نالان شد نشدید
 وال دگر ویت پرستی چوں شمن
 وال دگر اندر ہوا شد مبتلا
 وال دگر از تن پرستی در زیاں
 ہر زمان شکل دگر آید نظم
 صاحب تمکین دین عالم کم است

در وقت عقل کو دن کہ از غلبہ ہوا در فساد می افتد

چوں حقیقت کرد رواند مجاز
 پس مجاز آید حقیقت را چو دلق
 نے مجاز آں کہ بشکلی جاں دہی
 ہستی تو کفر و غازی عشق دال
 تاکہ تو زین کفر و غسانی شوی
 پانی بیدم و بالائے روی
 نے کہ از اعلیٰ در آئی درمغاک
 عشق علوی هست و تن سفلی بدال
 جاں شناساں عاشق جانانہ اند
 اہل جاں سرور از عشق خدا
 علم تو چوں شد مقید با صور
 بعد از ان افنی بشہوت بالیقین
 ای مشوش چونکہ شہوت ریختی
 آں زمان عشق تو افسردہ شود
 بالیقین در دل مگر نادم شوی

لازم آمد شرح سر عشق باز
 ہنچو حق کہ شد نہال پیداست خلق
 بلکہ آں کنہ ہستی خود و ارہی
 جان مشرک را رہاند زین جہاں
 مرد حق گردی و ربانی شوی
 تا از اسفل جانب اعلیٰ روی
 گرنہ فہمی بر سر جان تو خاک
 حسن چوں جاں اندرون وی نہال
 تن شناساں این شمع را پر و اند
 اہل تن دایم ز شہوت در بلا
 آمدہ جاں تو در راہ خطر
 با چنین عشقی است شیطان ہم قریں
 از سر راہ صفا بگزینختی
 چونکہ شہوت از تننت پیروں رود
 سر خود را یاب آخر اے غوی

از پئے اجرائے نسل آمد نکاح
 حق پرستی رفت و گشتی بت پرست
 عشق خود را آتش دوزخ مکن
 عطر بہر بوی کر دن آسودہ
 تلخ کام تو کند گزراں خوری
 ہر فساد آخر ز عقل کو دن است
 ہر بنی آدم بذلت از ہواست
 این ہوا باللہ تخم دوزخ است
 از ہوا خود بر حمت ہر کسی است
 ذلت و آفت ہوا و شہوت است
 زین سبب شد عشق صورت ناپسند
 کہ دیس پردہ بود شہوت مراد
 مبتلائی صورت انگہ پاکباز
 عاشقی و عصمت و مردمی بجان
 محبت و ہم خلوت و دلیر بہر

ورنہ اصراف منی کے شد مباح
 جان تو از آتش دوزخ ترست
 جان خود را مایہ آخِ آخِ مکن
 نے برائے شرب و خوردن آمدہ
 از فساد فہم اے جاں مدبری
 شہر طبع تو ترا خود رہزن است
 کسر شہوت کار مردان خداست
 مرغ جاں زین دانہ دائم دوزخ است
 ورنہ راحت با و رحمت با بسی است
 جاں پیدہ زین بلا در راحت است
 پیش دانشمند و مرد ہوشمند
 ہست اندر عشق صورت خدا
 در جہاں بس نادر آمد این مجاز
 این جنس مردیت تا در جہاں
 نفس پاک از میل نے کار بشر

آنکہ اونظاہر کند خود نہ ابروی	عصمت بی بی است از بے چادری
جان عاقل وید و دوری نجات	خواجہ را الحق مرشد ^{پراندگی} شتاب
زیر سخن اسے خواجہ رنجیدہ مباش	از سنان غصہ جانہ اکم خدائش
زانکہ این من خویشتن را گفته ام	چو پریشان و بسی آشفستہ ام
یارب از من شر شیطان و دردار	بے پناہت در ہلاکیم و بوار
ایں ہواستتابہ پا آمد ضرر	می کند بر پانہراں شور و شمر
صد ہزاراں جان ز تن شد ناپدید	لیکہ این شور ہوا کس کم ندید
عمر آخر آرزو ہا پہچناں	الاماں اسے وارث مابیکساں
عمر آخر میل طبع طفل وار	وہ ادب اسے رب ز بہر این حار
چوں نہ نام چوں بنا شمع زار زو	گشتہ ام چندیں تباہ و خوار زو
انہوا نفس جانم خستہ شد	چوں گس در شمعہ پایم بستہ شد
باز این خبر ہند کس نے نشنود	دروغ نہ خون و بہم میرود

و معنی ہدایت شریف لیس للمومنین حضرت الموت اکرام

حضرت الموت

ای خردا حق بهتر از وقت مرگ
 صرف حق کن عمر و هم انفس را
 صرف انفس را کنی جز در خدا
 حسرت تو آن زمان کی سودمند
 تا بنیاسی وقت مردن دردناک
 صرف شی را بجهل محل اسراف دال
 شغل غیر الله را اسراف ہیں
 یک زمان یک لحظه زو غافل مشو
 دزد و مبدل هر خیال غیر حق
 تانہ این سرمایہ عمرت برند
 ای دل کم فہم رو ہوشیار باش
 طفل جان اگر گفرت میخورد
 بلکہ گرگ و دزد خود آں خود تویی
 باتو گویم اندک از سر نہاں
 تانہ اندر رنگ افسانی شوی

جان پر حسرت بروی جہ ساز و برگ
 متبع کم باش امر خفا و حسن را
 سخت حسرت ما بری بر ما مضی
 ہوش اول بایدت اے ہوشمند
 ہم شود جان تو از اسراف پاک
 تو ز قرآن معنی آیت بخوان
 گفت اللہ لا یحب المسرفین
 این سخن با گوش دل از من شنو
 ہوشیاری کن بگیر از من سبق
 ہر زمان اندر کبیر در دال درید
 حال دزدان کردہ ام من بر تو فاش
 ہر زمان روح ترا بر من درو
 غافل از اسرار ہر سویت بروی
 از ہوای غیر خود را وارہاں
 غافل از ساطور تر بانی شوی

<p>خویش میداں کیس منم در کل حال بالیقین تو خویش را میداں همان در هوای نیک نیک اختر توئی عاقبت محمود مرد راه را گو بظاہر نیک بینی هست بد جمله عالم بهر تو پیدا نمود جمله عالم چاکر و لالائے تو امن بدهد تا ترا حق زین بلا</p>	<p>چوں دلت مہر و فشد در یک خیال آنچه در دل جا بگیرد اے جوان گر خیال شمر بود خود شد توئی جام دہ در دل تو غیر اللہ را ہر کہ جانت راز حق غافل کند او برائے خود ترا داده وجود چوں شوی غافل از وای وای تو از ہوا بگیریز در ذکر خدا</p>
---	--

مناجات بدرگاہ خداوند کریم در طلب نجات از ہوا و نفس لئیم

<p>جان و دل گردید ز روزار و زبول در پناہ خویش گیر اے ذوالمنن مبتلا شد در بلا صد بار جان نفس کافر اسپ ہمت باز ماند</p>	<p>آہ زین دردی کہ دارم من در دل زین بلا یا عاجز آمد جان من کورئی طبعم ز رفت از امتحان گرچہ جانم زین ہوا با تنگ ماند</p>
--	--

مادر و ن شہد پابستہ مگس
 پس ز شہد نفس مارا دوردار
 میزند بر جاں بہر دم نشتری
 بل رسیدہ کار دش بر استخوان
 عاجزم من یا کریم الا کر میں
 رحمتی فرماؤ فریادم برس
 زخم ہائے کتہ را مرہم توئی
 جرات و ہم تو تم شد آشکار
 تو روا داری غلامت را کہ غیر
 کیست جز تو تا بہ پیش اوریم
 از سر لطف و کرم اے رب دیں
 دستگیرم شو بر رحمت اے کریم
 یوسف در چاہ طعم من اسیر
 خلق ما انعام تو اے کہ پاست
 جرات طمع کہ دارم من بہ تو

درد مارا ای خدا فریاد رس
 عفو کن بر ما تو اے آمرزگار
 ہچو مومن کو بدست کافری
 او چو دیوی من چو موری نا توں
 سوئی این بیکس بر رحمت نیزین
 بیکس و بس عاجزم دادم برس
 پر غم من دافع این غم توئی
 پس امید از فضل تست ای کردگار
 از حرم گرداند و آرد بدیر
 داد خود خواہیم و ہمانش شویم
 باز حمار از دست این لعین
 ما ز دست نفس زاریم و سقیم
 تو بر آرازد و رحمت اے ایمر
 غیر کوشش ما و استعدادست
 از کم بایت کہ ہست آل تو بہ تو
 ہمراہ بہتہ

<p>غیر استحقاق هست ای ذوالمنن غیر انعام تو ای خلّاق نیست قرب خود انعام دیگر کن بمن در فراق انداز دو جان را خورد ما بدام او فتاده همچو صید و ز کرم ما را اماں ده زین بلا زین بلا ما عقل عاجز گشت و ننگ از کرمیاں عاجز اں را صد امید که بر آردم ازین حسرت ان غیب از هواها آبروئی خود مرین نفس کافر بس قوی تو نا توان</p>	<p>پس رسیدن بر مراد خویشتن این ز لطف است استحقاق نیست کرده انعام بر ما جان و تن و در دارم ز اں که دور از تو کند ده اماں زین نفس پر از مکرو سید تو بفضل خویش جانم کن رہا زین کشاکش هست جانم سخت تنگ تو بر حمت ده رہائی را نوید دارم امید از وفاداران غیب احمد اور سایه پاکاں گریز رو بسجده از خدا میجو اماں</p>
<p>در عزرائکه در دمندی را که از درد خود بیقرار است بار و قبول خلق چه کار</p>	
<p>کس هم زین در دیارب کی بهم</p>	<p>بنیلا ام روز و شب در درد و غم</p>

<p>من نگفتم شعر گفتم درد خویش شاعر منی تا بگویم قصه ما بیت شخراص ماتم و نوحه گریست من حدیث درد با جاں می کنم من سخن گویم بجاں بستمند بتلائے درد جاں داریم ما ایکه جاں من درین سودا خوش است</p>	<p>دارم از غمنا بسی من سینه ریش میخورم خون کیم و زین غصه ما چون نداری درویشیت سرسریست من بیان سوز پنهان می کنم من فراموش هست از تقریر و پند روز و شب از سوز خود فرایم ما که هر افروخته گاه چون آتش است</p>
<p>درد و دل و سوز عشق</p>	
<p>ای خوش آن سرکاند و سودا او است ای خوش آن جانے که شد محزون او ای خوش آن شیمی که گریان و سیت عشق تو سرمایه ایسان من عشق سازد از خیال و فکر پاک</p>	<p>وی خوش آن لکوشده سید او است وی خوش آن عقلی که ست مضنون او وی خوش آن سینه که بر بیان و شینیت عشق تو خلدیست بهر جاں من عشق دارد بهر قلب درد ناک</p>
<p>وزن و مت فکر و خیال که روح را مجروح می کند</p>	

فکر ہر دم خونِ انس نہ اید بدل فکرت و اندیشہ دلِ غلی کی کند چونکہ فکرت روح را مجروح کرد ایں خیال و فکرت آذر زنگِ دل	عشق بنم فرحت آرا اید بدل عشق جان را راحت افزوں می کند عشق بابِ فرح را مفتوح کرد عشق مشاطہ آہر رنگِ دل
---	--

در معنی حدیث شریف **اَلَا اِيْمَانٌ لِّمَنْ لَا حُبَّ لِيْ**

ہر دلی کہ ز عشق در وی نیست رنگ گفت ہمیشہ کہ لا ايمان له ہر کہ عشقش نیست او کی آدم است اوندا نہ غیر جفتی یا علف مردہ دل پس کہ بداند قدر عشق مردہ دل ہستی از اں نے مردہ جو عشق خودی است وہم چی کی کند ہر یکے بر حسب حال خویشتن گلِ حُزب از مالکِ پیغم در فرج تمام کردہ از اونچہ نزد او شان است شادانہ	پیش حق اونست غیر از خشتِ سنگ ای لمن لا از محبت و ولولہ ہست حیواں بلکہ از حیواں کم است گرو تر خویش اں اصمق تلف در بداند اندکے دانند ز عشق طالبِ مرزہ جو پورہ مردہ شو ایں گن باور حساوی کی کند میرود خوش در خیال خویشتن اں یکے ز اں شاد و دیگر در طرح دری
--	--

<p>ایچہ از خیر است و شر احوال او خستہ جان ہستم ما از در دیار</p>	<p>باو برہر کس مبارک حال او ہست ما را با چنین افسانہ کار</p>
<p>در عذر ناصحان و عاقلان ملاست گرو نکتہ چینیان غیب بینان از سر عشق بچہ</p>	
<p>سودہ آزار ایں دل ریش را پیش تو گر عشق صد گون آفت است چوں کنم وار و چنینم کردگار صبر کن ای خواجہ وز مادست شو زیر کی نبود ز مجنونان مصاف از ملاست ہر سرم سنگی وزن کے جہر دارم من از قہج و سن ای ادب و اہل عفو کن از بہر رب جامہ خود را سلامت بر کنوں</p>	<p>می کنم من شرح درد خویش را در عشق دوست ما را راحت است تو سلامت باش و ما را در گزار روز مجنونان ادب دانی مجو از سخن چینی بکن ما را معاف رحم کن بر ما و بنگر حال من بتلاہستم بدرد خویشتن عقل نبود از جنوں جستن ادب جامہ چاکا نند ایناں از جنوں</p>

رو بکن از کوئے بدنامی حذر
 دور از حال تو تا کے دار و گیر
 پس سلامت کن گذر از کوئے ما
 زود تر از کوئے رسوائی گریز
 ہوشدار ایں سونگر آں سونگر
 ماد ایں دیوانگی انگاہ پسند
 ملامت خوار عشقیم و بلا
 چوں تو از روز بد من در غمی
 گز تر از روز بدم آید نظر
 تاز روز تیرہ ام آگہ شوی
 کشف گرد و بر تو ایں روز سیہ
 تاجہ لذت ہست در باری من
 لم یذق لم یدر بین قل کرام
 تاجو کوہ طور رقص آری بدست
 تاجو مجنوں نہیں جنوں جاننا کنی

از سرے ننگ و ناموساں گذر
 در مذلت کن رہا چندیں زحیر
 تا نلغزو پائے تو در جوئے ما
 در خرابات آبروئے خود مریز
 تو نہ کوئی ماچو صرصر کن گذر
 خویش را اندیشہ کن اے ہوشمند
 نے سلامت جوئی ناموس و حیا
 من در افزونی تو دانی اش کی
 روحاںش را بچشم من نگد
 گردمی در کوئے مجنوناں روی
 کز جالش شرم دارد مہر و مہ
 تاجہ راحت ہست در بخاری من
 اسی جادی سوئے سوز ماحرام
 تاجو خانہ شوی از عشق مست
 تاجو فرہاد از غمش تیشہ زنی

<p>زانکہ ما از عشق مجنون گشته ایم کالہ ہائی حسن را ما والہ ایم ایس جنوں امروز اندر جوش ہست ہچو دریا موج زن آمد جنوں ایس دل مجنون ویا دروے یار عقل و صبرم را بود آخز نگار یک زمان فرصت ندارم چوں کنم با خیال دوست میگویم سخن</p>	<p>از حسار عقل پیوں گشته ایم گزومہ رویاں مشال ہالہ ایم شذر عشق دوست بس شیدا و مست اشک از دیدہ رواں چوک پیل نیل خوش گذر را راست زو لیل و نہار بقیاری داد و برد از من قرار از خیال دوست و زیاد دستم کہ دخالی یاد او مارا ز من</p>
--	--

اظہار در وجہرت عاشق بکھرت معشوق

<p>گر روی در کوئی جانان ای صبا سوخت جانم شعلہ ہائے حسن تو کیس تجلی سوخت جانم ہچو طور نے تو ہر دم میخورم خون جگر کہ چو بسمل می طہر جان در بدن</p>	<p>عرض کن حال مرا کای جانفزا کہ بود تا بینم آں روئے نکو ای عجب ناری نہاں بودہ بنور باز آ بہر خداحالم نگہ از فراقت سوختم ای جان من</p>
--	---

باز دیگر آودر جانم نشین
 اندرون دیده من جا بکن
 نار هجرت سوخت جانم ای جلیل
 گریه ها دارم بعشقت چوں شعیب
 باز شو بر طور حسا نم جلوه گر
 ای مراد جان بهورال بیا
 ای سرور قلب محزونان بیا
 ای عنایت غماز راز من بیا
 ای عدوی عقل و هوش من بیا
 ای مه نور نگاه من بیا
 ای مسیح جان پیمارا بیا
 ای شه سر و سریر جاها بیا
 ای تجلی سوسه طور من بیا
 ای تبری از چند و چون من بیا
 ای منزله از میا و دژ بیا

آرزوی هست جانرا این چنین
 خانه خود جان و هم دل را بکن
 آتشم گلزار کن با چوں خلیل
 از عنایت بر نایم آمد به شیب
 چوں کلیم الله هوش من ببر
 وی حیات روح و بخورال بیا
 وی علاج درد مجنونان بیا
 وی ز تو سوز و گداز من بیا
 وی لبانت می فروش من بیا
 وی بت پرفته و پرفتن بیا
 سوی خاک مرده چوں بارال بیا
 یکدمی از غیر خود پنهان بیا
 وی شمع وادی ایمن بیا
 وی مقدس از فسون من بیا
 وی غنی از دور و نزدیک بیا

ای گل خنداں بر بلبل بیا
 ای روحِ رواجِ روحِ افزایم بیا
 ای سمن بوزلف چوں عنبر بیا
 ای جمالِ ماہِ کنعانی بیا
 منکہ میا یم سچا یم توئی
 عمر من آں جنبشِ لبہائے تو
 دیدہ مشتاقِ لقاے پاک تو
 دل بصدِ جاں آرزو مندِ تو است
 ہجر نے تو کردگارِ من تمام
 وہ سزا ہے پھر غولِ آشامِ را
 کن اشارتِ نرگسِ شہلایِ را
 کے بودِ کز دستِ ہجر اں وارہم
 جاں براقتضائے بخاکِ پائے تو
 از وصالِ خویش جانم شاد کن
 تا کہ من جہاں بہ پائے تو نثار

سوئی جزوِ خویشیٰ ای کل بیا
 از پئے توجیہ مے سایم بیا
 وی یخِ گلگونِ دسیمیں بیا
 وی علاجِ دردِ پہنانی بیا
 ماہی بے آبم و بس یم توئی
 مرگِ نادیدنِ رخِ زیبائے تو
 جاں چو صدی بستہ فراقِ تو
 عقلِ با صد ہوش پابندِ تو است
 اے سچا یم بہ بالینم خرام
 جلوہ فرما آں سُرخِ گلفامِ را
 تا کشد این ہجر غمِ پہاے را
 روی تو بینم در آں دمِ جاں دہم
 تارہائے یابم از غمِ ہائے تو
 دانگم از قیدِ غمِ آزاد کن
 پس مرادِ جانِ مشتاقاں برآر

شکایت عاشق بحضرت معشوق کہ شیوہ عشق است

<p> بیقرار زار و غمگین و حزین لیکہ غم را نیست پایانے دلیل بیقرارم بہر آں روی حسن بے تواند روز خم مانند گبر بے تو چشم اشک می بارد چو بارین خوش نباشد بارین چوں ماہ بخل قمر و خون عاشقان چو شد حلال چہ عجب سنگیں دلی و تند خو ترک کن این شیوہ یا ای ماہ ناز کاشکے بودی مگر خوتے تو نیک رویا موز از قمر طرز سخا ترش روی زشت دال ای روی نیک جان عالم ای ستمگر سوختی </p>	<p> تو رواداری کہ باشم این چنین اندرین غم عمر من آخر رسید کن نظر بر من ز رحمت جان من جان من الفات کن تا چند صبر پس کن دیدار خود از من دریغ اللہ اللہ روی نیک انگاہ بخل اللہ اللہ با چنین حسن و جمال اللہ اللہ با چنین روی و نکو اللہ اللہ و لبسری انگاہ ناز چوں فرشتہ چوں بری کو تو نیک بخل و روی نیک کے باشد بجا روی نیکوراہ باید غمی نیک شیوہ عاشق کشی آموختی </p>
--	--

دوست کشتن از کجا آمد روا
 دشمنان را کشته اند از ناخوشی
 کشتن بچارگان ای پر غرور
 جو رسکیں کے کند کا تر پسند
 نیست رجمی مرترا بے سنگ دل
 شفقتی باید ترا بر حالِ شان
 بیدلاں را بر مرادِ خود رسان
 عمر باشد که ز عنت ترا مہنوز
 نے رخت ای ماہِ جاں افروز من
 سو ختم انی جاں ز بے مہر می تو
 کم نگردد و ہیچ از تو اسے پی پی
 کہ نہ عمری کشتہ ناز تو ام
 جاں بلب آمد ز استغنائیت
 آتشی از عشق خود اندر وختی
 خود زدی در من ز عشق خود شتر

جان من شرمی نداردی از خراب
 ای عجب تو دوستان را میکشی
 از حمیت و ز جوا نرد لیست دور
 دور دار و جان خود را زین گزند
 بر سر بچارگان تنگ دل
 چون نمی پرستی تو از احوالِ شان
 خود مر یض و اماند این بیکساں
 در عشقت و استم دارم ہنوز
 از شب تار است بدتر و ز من
 چند سوزی جان من ای تند خو
 از تفقہ گر بسویم بنگری
 شیفۃ اے شوخ و طنای تو ام
 کشت مارا آہ بے پروا بیت
 جان مارا اے ستمگر سوختی
 دیدہ و دانستہ گشتی نے خبر

جان من جو راست کار کا فراں
 ز انکہ از قتل من بسمل چه سود
 چونکہ تو ہوا رہ دل بر بودہ
 ہاچو من از عشق گر گردی خراب
 از غم من آگہی گردا شستی
 دلبراں از درد چوں آگہ نیند
 میروند از سوئے مابسنے خبر
 چونکہ ایناں طالب بیاں بودہ اند
 از غم و از درد عشق آزاد و خوش
 رحم کے آرند گر گریم سزا
 گوش کے آرند بر افغان من
 پنبہ اندر گوشش خود نراں می نهند
 سخت نے مہرند و بس سنگیں دل ناند
 نیست مرا این قوم را خوف خدا
 کار من افتاد با سنگیں دلاں

سوئی کوئی ظلم اس پر خود مراں
 نالہ ام جز سایہ عشقت بنود
 راہ حزن و درد کے پیہودہ
 آن نراں آگہ شوی زیں ہیج و تاب
 طرز جور و ظلم را بگذاشتی
 فایغ از غمناں ما خوش می زیند
 نالہ ام دانستہ اند از درد سر
 غافل از افغان من تراں بودہ اند
 با ہمیں میریم و ایشان شاد و خوش
 مفت اندر دام شاں آمد شکار
 گر بلب از نالہ آید جان من
 تانہ افغان مرادادی دہند
 تانہ جاں گیرند جاں کی می ہند
 نئے بجاں رحمی نہ درویدہ جیسا
 پس چه تدبیر من است ای عاقلان

خون ماخوردند ایناں بیدریغ
 صد بلا صد فتنه را انگیختند
 آہ بیرحمی! این خویش منظر اں
 طبع نشان چوں خار و صورت همچو گل
 سخت ترا سنگ و لہایش بہ ہیں
 درد دل این قوم ہرگز رحم نے
 بتلا را امن نے از جور نشان
 بتلا ہی! این بتان سنگ دل
 می نہ ترسند از خدا این قوم ہیچ
 شغل با می آفر و ظلم افروختند
 زین الم نہیں درد من جھوش شدم
 من نہ ماندم عقل سنے ماندہ نہ دل
 پس بدین نوبت رسیدم چوں کنم

چوں نگہم زار زار از غم چو مین
 قتل ما کردند و خونم ریختند
 چوں فرشتہ شکل و دل چوں کافران
 زین غلش عاشق بود در شور و غسل
 گونایندت بشکل نازنین
 دوست خود را کشتہ بہ چوں دشمنی
 غیر جاں دادن ز جانہارا اماں
 بہو زندانی است دایم تنگ دل
 چوں نباشد جان مادر ہیچ ہیچ
 نے خطائے جرم مارا سوختند
 از ہجوم غم ز خود بیرون شدم
 ہاں گسبائی خیالی ہست غلیل
 دیدہ را تا چند من جیچوں کنم

مناجات

شو پناہم اس سرور ہر زحیر
 نیست کس جز تو پناہ جان من
 نہ آنکہ بودستی ہمیشہ سایم
 بے پناہست من نمی بینم اماں
 چوں ندارم تاب این رنج و الم
 کہ تجدد ہائے امثال مخراب
 گشت عمرم در پریشانی بسر
 سوچ این بحر است چوں نے منہا
 کن عطا مارا ازین ہستی نجات
 سخت مشکل آمد از ہستی عروج
 جلوہ کن تا شوم بخویش من
 آنچنان کن تا کہ در تو گم شوم
 تارہائی یا ہم از ہستی خویش
 از خودی خویش کُلی بگذرم
 و مقام بخودی جاوہ مرا

از سر لطف و کرم دستم بگیر
 اسن وہ مارا خدا را ازین فتن
 بختہ کن ہر آنچہ ہست از خایم
 این غلام لتت بشکر پنجان
 حل بکن از ہمت خود مشکلم
 از چنین دازنچاں در ہیج و تاب
 خوار و خستہ چند گروم در بدر
 از تجدد با و تلوین کن رہا
 آیم از ہوش و خرد سوئی سبات
 وہ ازین دارا لخر پارب خرمج
 زخمہا تا کہ خورم زین نیش من
 بخودم کن آنقدر کہ خود روم
 ہوشیاری ہست جانہا بچویش
 این قہائی ہستی خود بردرم
 تارہاں از عنفم چون چہا

تاکہ آسیہم دنی سے چند وہوں
 باکہ گویم چونکہ جان من توئی
 زندگی سے تو وبال جان من
 ایکہ دایم مسئلہ من روئے تو
 یکدمی آرام جان من تو باش
 عرض دارم تا فرمائے کرم
 دل چوبرستی بکن دلداریم
 بردن دل پیش تو آساں شدہ
 دلبری پیش تو سہل آمد بسی
 راست گفت آں عاشق شوریدہ حال
 جان بمان آں دیار ہست
 جان من وقت است تا رحم آوری
 وقت آں آمد کہ غمخواری کہنی
 جان من وقت سیجانی رسید
 زانکہ جان خستہ بمان لب است

تا بگیرد جانم آرام و سکون
 چوں زیم نے توروان من توئی
 بلکہ جان من توئی اے سیم تن
 کعبہ جانست جان در کوئے تو
 قوت روح دروان من تو باش
 کے رہد جاں زیں بلائی درد و غم
 اندکے رچی بکن بر زاریم
 بردہ دل پس چوں پری نہاں شدہ
 رحم دشوار است گو میبہ دیکسے
 دلبری سہل است و دلداری محال
 کش ز تیار غریباں عاہست
 بندہ پرورشور ہاکن خود سری
 دل بدست آری و دلداری کہنی
 نوبت آخربہ شیرای رسید
 نقیر جوی مرگ بر خوان لب است

بر امید و بدنت بر لب میقم
 ماله خواهیش خوان و یا برال
 آب بروی زیر یا آتش بزین
 خواه ویرال خواه آبادانش دار
 بادشاهی حکم و فرماں مر ترا
 لیکه رحمت باید اے جان جهان
 زانکه از عمری اسیران تو ایم
 زلف تو دام است و مادر وی اسیر
 ای سیحان لب بیمار تست
 باز آیکدم سیحانی بکن
 باز آو بر لب من لب بند
 باز آ ای جان حیات من تو باش
 باز آ در دیده جاسے خود بکن
 باز آ یکدم میان جان نشین
 باز آ ای راحت جان و دلم

مرگ ده یا با حیاتش کن ندیم
 نیست جز تو حکم کس بر ملک جهان
 کیت آن تا پیش تو گوید سخن
 بهر من دارا پسندی به زوار
 نیست کس راز مهره چون و چرا
 بر سر بیچارگان نیم جاس
 تو عصای ماضیران تو ایم
 او فتاده در بلا چندی زحیر
 باز آ و زنده کن کیس کار تست
 پس علاج دردشیدای بکن
 وای حیات رفتم را باز ده
 از سنان هجر جانم کم خراش
 باز آ دل بر اسرے خود بکن
 باز آ و باش بادل همقرین
 باز آ و دل بکن ایمن مشکلم

باز آہیش و خرد از من ببر
 باز آمار از ما آرد و کن
 باز آای مونس جانِ خزین
 باز آای توسل در جان و دل
 باز آای صحت بیماریم
 باز آرویت دوائے ہر مرض
 باز آو باب رحمت باز کن
 باز آای نور چشم ہر ضریر
 باز آای خوبی و حسن و جمال
 باز آای جان و ای جانان من
 باز آای حسن خوابانِ جہاں
 باز آاز روی خود راحت رساں
 باز آای دیدنت آبِ حیات
 باز آدیں مہر و زناں را نگہ
 باز آنگہ جہاں مشتاق تست

عقل را از عشق کن زیروزبر
 بار از دیدار خویشم شاد کن
 باز آگزار مارا این خنپس
 باز آای قوتِ این مضحل
 باز آگزار اندر زاریم
 ہم توئی عقدہ کشائے ہر غرض
 خویش را با جان من دساں کن
 باز آای توسل در ہر زحیر
 باز آای رونق بدر و ہلال
 باز آای شاہ و ای سلطانِ من
 باز آای سیر و اسرارِ انماں
 باز آای چارہ سازِ نیکساں
 باز آاز نشت آرام و سبات
 نے رخِ خوبت ہمہ زیروزبر
 نے تو ابرِ عالیت عشاق تست

باز آیکبارے جاں باز آ
 باز آ بنگ بحال زار من
 باز آ بر آتش من آب زن
 باز آ و باز دلدار ی کهن
 باز آ ای تو توان ناتواں
 باز آ ای تو مراد جان من
 باز آ ای درد و ای درمان من
 پند گوشت که شد از حد فزون
 ناله های درد من گرفت طول
 ختم کن این باز آ را دیر شد
 لیکه جانم ز انتظارش سیرنی
 گوهر اراں سال باشم و طلب
 گرتو گشتی سیر خانه خود برو
 هست جانم همچو مستقی خراب
 باجنون خویش می گویم سخن

باز سوئے عاشق جاں باز آ
 رحم کن بر دیده خونبار من
 باز آے مرهم ز خشم کهن
 باز آ باختگاں یاری کهن
 باز آ ای قوت این نیم جاں
 ده ز روی خویش داد جان من
 باز آ ای کفو ای ایمان من
 عاقلان دانند پندیان جنون
 لاجرم انساں ظلوم است و جهول
 ستم افزوده گشت و پیر شد
 صبر براهین دل او بی سرنی
 من نگردم سیر و مانم خشک لب
 چوں کنم من ز آنکه جاں دارم گرد
 تشنه کی نو و کهن بیند ز آب
 پیش من نواست پیش تو کهن

<p> باز گروای دل ازیں افسردگان باز گرو باز سوئے یار و میخیزم صد زخم و سولیش میروم باز می آیم بسویت اے پری میکشتی مارا دے آیم باز هر زمان بادا تر احسنت فزون جان من مادر جنون خود خوشیم ایکے باید این قدر از دلبری کز بلائے زلف مجنون تو ایم پس چه کم گردوز حسنت جان من </p>	<p> سرو جان و سرودل چوں مردگان باز سوئی ذکر آں دلدار و می برانندم بکولیش میروم زانکه چون تو نیست کس در دلبری تو برائے ناز و ما بهر نیاز ما و این دیوانگی ما و جنون پیش مردم گو میان آتیم گاه گاہے سوئی ما هم بنگری کشته از زخم شب خون تو ایم یک دم آخر گمائی رخ من </p>
--	--

در بیان غلبه حال عاشق

<p> اضطراب عاشقان روی تو من نه تنها ام درین غم مبتلا شورش اندر عالمی انگلده </p>	<p> شور و غل دارد میان کوئے تو یک جہاں از عشق تو اندر بلا بیخ صبر از جان ما بر کنده </p>
--	--

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریاں زار زار
 باد جویاں مرترا شد کو بکو
 گل گریباں چاک از غمناک تو
 ز گس اند باغ شد حیران تو
 ایستاده سرو اندر انتظار
 بسکه سوسن جامه بینی از غم است
 بوی از زلف تو در دیده نسیم
 بلبلان را ناله از عشق تو خاست
 گشت پروانه ز عشقت جان فکن
 دید ما مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تو اند
 از تیر روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تدبیر وصال
 نهم را از غایب می بریده پا

هر دم گویی خشم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله بیقرار
 با بجزو مجنونست پویاں سو بسو
 شد پریشاں سنبل از سید و است تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کو بهار
 در فراق تو روز و شب در ماتم است
 هر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کو مرتراست
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گو شها محتاج بر آواز تو
 هر زمان دلمان خسته دیدار تو اند
 نفسها از شوق و بچوش و خروش
 شد زبیه صبری پراگنده خیال
 و هم در تدبیر پویاں جا بجا

<p>زیر کی مہوت چوں پیر کس ایسی جامرودہ گانزا گولہ قم یک جہاں آمد گدائے حسن تو از بلامی عشق تو در شور و شمر ہست خوفا از زمین تا آسماں لا مکان نیز آمدہ حیران تو</p>	<p>وسوسہ چوں طفل ایس کن داس کن جملہ عالم در ہوائے تست گم من نیم تنہا فدائے حسن تو من کہ باشم یک جہاں زیر وزہر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت است سرگردان تو</p>
---	---

شرح مقام حیرت و مرتبہ و رار الورا

<p>دعویٰ وصل تو عین جہد ال ماہمہ معدوم اصلی بالیقین ظاہر ہر عین ہستی زیں چنین نوبنوا ظہار موجودات تو شمہ ہویدا صورت ظلمات و نور ہیچ کس از کمنہ تو آگاہ نیست گشت در تہ تیگر گم بسے</p>	<p>تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صد سببیں باطن ہر عیب ذات تست ہیں از خصائص آل صفات ذات تو از صفات و ہم زاسما در ظہور سوئی تو ہرگز کے رارہ نیست دم نزد از آگاہی ہرگز کے</p>
---	--

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریاں زار زار
 باد جویاں متر اشد کو بکو
 گل گریاں چاک از غمهای تو
 ز گس اندر باغ شد حیران تو
 ایستاده سرواندر انتظار
 بسکه سوسن جامه بینی از غم است
 بوی از زلف تو در دیده نسیم
 بلبلان را ناله از عشق تو خواست
 گشت پروانه ز عشقت جان فگن
 دید ما مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تو اند
 از تیر روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تدبیر وصال
 نهم را اند عاجز می بریده پا

هر دم گویی خیم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله بیقرار
 با بجز مجنونست پویاں سوسو
 شد پریشان سنبل از سودای تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کو بهار
 روز فراق تو روز و شب در ماتم است
 بهر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کوه متر است
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گو شهاب محتاج بر آواز تو
 هر زمان دلهما خسریدار تواند
 نفسها از شوق و بچوش و خروش
 شد ز بیهوشی پراگنده خیال
 و هم در تدبیر پویاں حاجب

<p> و سوسہ چوں طفل این کن داں کن جملہ عالم در ہوائے تست گم من نیم تنہا فدائے حسن تو من کہ باشم یک جہاں زبرد زبر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت است سرگرداں تو </p>	<p> زیر کی بہوت چوں پیر کمن ای سیجا مردہ گانزا گولہ قم یک جہاں آمد گدائے حسن تو از بلای عشق تو در شور و شر ہست غوغا از زمین تا آساں لاںکاں نیز آمدہ حیران تو </p>
--	--

شرح مقام حیرت و مرتبہ و راء الورا

<p> تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صد مبیں باطن ہر غیب ذات تست ہیں ان خصال نص آں صفات ذات تو از صفات وہم نہ سما در ظہور سوئی تو ہر گز کسے را راہ نیست دم نزد از آگہی ہر گز کسے </p>	<p> دعوی وصل تو عین جہد داں ماہمہ معدوم اصلی بالیقین ظاہر ہر عین ہستی زین چہنیں نویزا ظہار موجودات تو شد ہویدا صورت ظلمات و نور ہیچ کس از کمنہ تو آگاہ نیست گشت در تہہ تجر گم بے </p>
--	---

<p> اوزه مطلق نے مقید ہو دہ است پس چکو نہ راہ یا۔ لی تو دریں و اصل خویشی نہ و اصل با حقی ہم طلب ہم وصل را میدان خیال جوں طلب لازم کہ پاکی از وصول غیر گم گشتن رہ وصل تو نیست از طلب گم گشتن و از جستجو </p>	<p> ہر کسے برو ہم رہ پیودہ است ہر چہ بینی آں خیال خویش ہیں در خیال خود مقید مطلق گم شدن راہ است و باقی قیل و قال ایں خیال و طمع من آمد فنصول ای دلم در کوئی ہوشیاری نیست کس ندیدہ غیر زیں راہ نکو </p>
---	--

در آداب عبودیت

<p> ایں ہمہ دائم ولیکن صبری در دلم چوں آفریدیستی طلب پس عطائی تست ایں سولے من چوں طلب و ادوی بمطلب ہم سہاں کے بچہد ما شود و صلت وصول پس ترا کس بے تو نتواں یافتن </p>	<p> منے تو دارم ہر زماں جانکندنی از کرم گذار مارا خشک لب جو د تو شوق من و ہہائے من زانکہ ہستی چارہ ساز بیکساں بلکہ آں کس را کہ تو کردی قبول نیست جز حرزہ خیالی بافتن </p>
--	--

<p>چوں توئی بچارگانرا داد رس سوز دل کرده است سودای مرا</p>	<p>این دل سرگشته را فریاد رس نیست یک لحظه شکیبائی مرا</p>
<p>در عجز طلب خود</p>	
<p>بهر غنقا جستجو دارد بگس پشته در شوق هماران و دنگ من خیزداری کند ناپید را از فراق بحر شوریده غم است هر زمان از دیده ریزد خون من بر دشتوق تو ز من تاب و توان با که گویم چوں توئی تقدیر من دیدم کورم ضیای من توئی اللہ اللہ مولیٰ قلبی الیک هست روی نیک تو مارا دوا روز و شب را میگذارم در تقب</p>	<p>این چنین نادر ندیده هیچ کس در تمنای سیلماں مور لنگ ذره مشتاق است مرغور شهید را قطره اندر شوق بحر قلزم است نبیند این دل مجنون من از پئے تو بمقرام هر زمان هم تو فرما بهر من تدبیر من در دوا می هم دوائی من توئی ای منی اشغفت من حب لذیک من بدر تو بسی ام مبتلا آه دایمی کنم من روز و شب</p>

می نہ پرسی از کرم احوال من
 زان تغافل کہ بحال ماتراست
 تو رہی ناز و مارہن قضا
 جانن این نئے نیاز ہی تا بکے
 روئے خوبت ویدم افتاد م بغم
 گر نفراے بحال مکرمت
 ہستم از عمری اسیر دام تو
 چونکہ از عمرے منم ہیسا تو
 گر نہ از رحمت بہ پہنی سوئے من
 یک نظر سوئے مرہن خویش کن
 باز آواز بان یار باش
 باز آمنت بجان من بہ
 خویش را با من دمی و مساز کن
 از سر لطف و کرم اے نازنین
 کہ شہید پنجبر نازند این

دای بر جان من وہ حال من
 جان بچارہ اسیر صد بلاست
 نیت چارہ جان مارا جہز رضا
 ما غار آلودہ و توسست مے
 ای عجب شد بہر من تریاق سم
 بالیقین میداں کہ میرم در غمت
 میرم و جانزا دہم بر نام تو
 حسرتے دارم پئے دیدار تو
 کم نہ گرد و ہچ ہائی وہوئے من
 بہر حق رحمی بر این دلش کن
 راحت جان من بیمار باش
 داد و حسرتہائی این خستہ پدہ
 خوی حمت گیر و ترک ناز کن
 یکدمی سوئے غریباں باز ہیں
 وز جفا با مرگ و مسازند این

<p>سوئے کوئے بسلاں سیری بکن حال مابنگر و پرس از ماکہ چنست بیزنی صدر خرم دل انگہ بری میکشی خود بازمی پر سی کہ کشت شد شبک سیئہ مازیں الم پس علاج این دل شتاق چیست زانکہ خواباں پنبہ در گوشندخت</p>	<p>وز زکوة حسن خود خیری بکن نئے تو جان خستہ پامال جنونست سخت طاری تواند رولبری جان من تا چند این خوی درشت زار زارم روز و شب از درد و غم بهر من تدبیراے عشاق چیست رحم کلی از دل شاں بردخت</p>
--	--

در بیان آنکہ در عشق پایاں ندارد و غیر از تسلیم و رضا

چارہ نیست

<p>نیت پیدا بہر درد من دوا نئے بدل صبری کہ تا گیر دستار ایں عجب سود است کز وی چارہ نیست ماند انستیم اول ایں چنین نیت آساں غیر از فضل خدا</p>	<p>واہ یار باہ وا غوثا ہوا نئے توانائی کہ آرد وصل یار کار جانبا زیت ایں اسطارہ نیست سنگ آمد سخت آمد یارب ایں ہاں بری زیر وادی کرب و بلا</p>
--	---

<p> صد ہزاراں عاشقاں جاں دادہ اند سرکھن در کوئے تو استادہ ایم سیر ہستم از حیاتِ خویش تن بامرا و ما بدہ با جاں بگیہ دادن جاں پیش ما دشوار نیست چہیت یک جاں من کم صد جاں نثار کے پذیر و آنکہ مستغنی است او سخت مشکل آمد ایں یارب من پس بگوئے عقل تا من چون کم ہیں بیاؤ سر بنہ تسلیم شو غیر تسلیم و رضا بس چارہ نیست </p>	<p> بید لاں مجبور سر بہنا دہ اند ہر چہ باد اباد ما آمادہ ایم پیش تو آور دہ ام تیغ و کفن تا یکے در نزاع ما نم من اسیر بل ز سر بازی مرا ہم عار نیست گر بدست آید بدینم وصل یار صد جاں را قیمت یک تار مو سخت دشوار نیست ایں یا ذوالمنن یا بمیرم یا جگر را غول کم بر رضای دوست جانہ اکن گرد نیست یک دل کا ندیں رہ پارہ نیست </p>
--	---

در بیان فنا و استغراق کہ چوں سالک بریں مقام
 رسد انکشاف عالم غیب میسر دود

یا مکتوسے استغراق رو	یا بکن در کوئے حیرت تک دود
----------------------	----------------------------

تارہد جان تو زیں رنج و الم
 باتو گویم از بہ دیگر نشان
 فکر کن گیر و خیال تو تبار
 در وجود تو چو گم گرد و خیال
 حس ربانی خوب اندر خواب کن
 ہچو حیراں کونشد خفتہ مگر
 تازہ علم خویش کلی گم شوی
 ہم ز ظاہر ہم ز باطن نے خبر
 پس ز تو باقی منہ اندکنوں نشان
 ایں زبان جان تو رست از چند و چوں
 یافتی آرام از درد و الم
 بنگری رویائی صادق ایں زماں
 روح پاک ابنیائے ہم ملک
 ہست موقوف عنایت ایں تمام
 رو بہر گاہ خدا فریاد کن

تا خلاصی آیدیت از درد و غم
 تا کنی حاصل از و مقصود جاں
 ترک سازد عادت و رسم فرار
 پس روی انگاہ برتر از مثال
 سوئے پیرنگی تو فتح باب کن
 مثل خوابیدہ زہر شے نے خبر
 سوئی عین الغیب پس انگہ روی
 جاننت از ہر دو جہاں شد کو رو کر
 ہستی تو گشت گم در لامکاں
 روز و شب از وقت و ساعت شد برپا
 رفت جاں سکو سکول از کرب و غم
 بر تو ہم الامام آید ہیگماں
 منکشف گرد و ہم اسرار فلک
 کے بجدت کار تو گیر و نظام
 صد غم و صد گریہ چوں فریاد کن

در مدح اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا مدد جو تو ز خاصانِ خدا تا مدد یابی بمشکلِ ہائے خویش اندیش عالم وجودِ پاکِ شال دادش ہستند ہر مظلوم را بمضطرب را باعث تسکینِ دل چہ عجیب بر ما برحمت بنسگند فیضِ خاصانِ خدا و ایم بود ذاتِ ایشان را تو فیضِ حق بین	زود اندر سایہ پاکانِ در آ مرہند ایشان پئے بر سینہ ریش رحمتِ حق ہست بہر بیکساں شاو گردانندہ ہر مغموم را موجبِ فرحت بہر غمگینِ دل از رنجی چونکہ سکنی پر درند بلکہ پنچوں فیضِ حق ستایم بود دیدہ ام بسیار ندان دارم یقین
---	---

التجانباب پرورشِ رحمتہ اللہ علیہ

ای ولیّ حق امامِ دین ما رحمت و رضوانِ یزدانِ صد ہزار حبّ تو حبّ خدا آمد یقین	پر ویتِ حق کند آئین ما بر تو بادا تا قیامت بار بار گر باز آ می کنی با حق توین
--	---

<p> ده خلاصی از وحل پابسته را عاجز و پجایه و بس مفلسی شرم نام خویش کن پس ای بهام در غلامی هات جان فرسوده ام از غلامان کینه بسته ام از کرم گذار کرم ناتمام گر بد و در نیک از آن تو ایم باش اکسیر این مس تیره ورق سوی مس ای کیمیاے حق بیا مس را مس کے گذار و کیمیا کیمیاے کار ما گذار و ختم </p>	<p> دستگیری کن غلام خسته را آخر از نشت این غلام بیکسی عیب یادیده خریدی این غلام سالها در خدمت چوں بوده ام شرم کن که من بنامت زنده ام پر تو آید مرا هانت این غلام رحم کن کاخر غلامان تو ایم رحمتی تو بهر ما از سوئے حق ما مس تاریک و تو چوں کیمیا از مسی باکی ندارد کیمیا زر بکن این مس تیره را تمام </p>
<p>در مع پر خود رحمتہ اللہ علیہ</p>	
<p> او کماندار است و چوں تیریم ما در غلامی ہائے اودم میزنم </p>	<p> خوشه چیں خرمن پریم ما از غلامان کینه اود منم </p>

<p> جان من باد افدائے پاکے او قطره از بحر فیضان و یم چونکہ او انداخت در جانم شرر سوز من از نیر سوزش شحتی است رشتی از نیر و سوز جان او عمر من بگذشت و سودا نام تمام تو میس از من چنین غوغا و شور من کجا و این چنین دیوانگی جوش اندر سینه ام او میزند این زمن نے بل ز سودائی دلیت </p>	<p> این ہمہ سودا است از سودائے او ذرّہ از مہر تابان و یم من ز سوز او شدم لے پا و سر جان بفلس را از و صد شوکتی است بر من آمد آمد در ہائے وہو از و یم ہر اچھے ہستم بختہ خام میکند او در دلم صرگونہ زور یک نگاہش برو صد فرزانگی ز اں سبب جانم بہ غوغائی شد شور و غوغایم ز غوغائے دلیت </p>
---	--

و تہرلیف حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و ذکر
 بعضے شرح از کلام او

شد دلیم نیز مولانا روم	مادی کشتی ما پہچوں نجوم
------------------------	-------------------------

<p>طالبانِ راستہ دلیل از شنوی ہم تجت ہا ز ما بر خاکِ او تا نماند طالبے نے بہرہ خام روئے خود را بہچو شمع افز و خند یافتہ از قولِ پاکِ او شد اندریں اوراقِ گر پینی نکو اندر اں علم و ہنر شد موقنی ایں چنین فن از کجا آوردہ جامہ علم و ادب بر خویش یافت ہستم از عمری چو اندر کا او</p>	<p>چوں جلال الدین پیر سنوی رحمت حق بر روانِ پاکِ او بہر فیض دیگر اں گفت او کلام صد ہزار اں کس ادب آموختند ہر کسے بر حسب استعداد خود بسط کردم بعض رمز از قولِ او ہر کیے آموخت از او ستافتی پس تو گوئی علم و زدی کردہ ہر مید از پیر خود ترتیب یافت جان من آموخت ہم ز اسرار او</p>
---	---

سبب تالیف ایسا و غزاک

<p>شد بد و مانوس زیں جان و تنم ہر زماں با شد مگد ہمراہ او ہم بہ بیداری کند با دی خطاب</p>	<p>چونکہ از عمرے رہیں ایں فتم گر کسے رادل پہنچے شد گر و خفتہ گرد و پیند اورا ہم بخواب</p>
---	---

<p> پس دیں شورش بدو کر دم کلام اختیارم کرد گوشہ اختیار ہوش رفت و آمدہ وحشت بروں لاجرم آمد بروں راز دروں وحشت شکست این مہر سکوت گشت طبع ہچو گردوں بے سکوں عقل ترسالت شد ز خوف نیش او غافل از زیر و زبر بہنادگام جاہلانہ شد بروں چندیں بیاباں بلکہ رفع غلبہ سودا سہت این کس ز مجنوں عقل جوید با ادب از سر بہودگی آمد بروں چوں کرباں بر سر من کن گذر کن گذر بر لغو بایم اے ہمام راز دل بے قصد آمد پر زبان </p>	<p> چوں پریشان گشت و بے انتظام رو بکن آور چوں این اضطراب عقل نہاں گشت و پیداشد جنوں چوں گردش عقل در دست جنوں بودم از عمری چو خاموش و صموت شورشش بگشت چوں از حد فوٹ پس خموشی عاجز آمد پیش او شد ز سودا سپ طبع منے لجام چونکہ وحشت گشت غالب این ناں شعر گوئی کے مراد است این پس مرا معذوردارای با ادب انچہ دین ہزل و ہزیاں و جنوں عفو کن امی خواجہ زین ہزل و ہز بلکہ چوں اہل وقار و چوں کرام نشر گشت چو از در و نہاں </p>
---	---

نالہ کے آرد مرین از خوشستن اینکہ گفتیم آہ درد من بد اں ہزل من میدان تو ہزیاں مریض بے مرادش اینکہ گویندش زہے کس پسند یا بہ انکاری رود من ز درد خوشیش می دارم جنیں منکہ مجبورم ز دست ایں جنوں چونکہ او دارد غلور جان من سیرۃ صد سال ہجرت بود چوں	درد آید گویدش ہے بانگ زن شرم از نالہ ندارد وینم جاں میند مجبور کوتاہ و عسرین بل بدفع درومی جوید رہی ضبط از بیمار آہش کے شود نے مرادم ز آہ آمد آفریں عقل و ہوشم شد ز افسونش زبوں گفتیم اقاد ایں تسبیح و حسن ریختہ از چشم من ایں سیل خوں
--	--

در معنی آیت واللہ غالب علیٰ امرہ

بل قضا بر گردنم نہاد تیغ وں قضا گیر دگر یزاندوی چہ سود کے گریزد او کہ در بند قضا ست گریزم او گریساں مے درد	میکشد مار ابدیں سوید تیغ جز رضا پیش قضا چارہ نہود ہر چہ خواہد خواہ بندہ راضا ست در خشت ہاشم بہ نالہ آورد
---	---

- اہ راحت کے گزار دو خود کے
 اہ از راحت بر حمت میروم
 من نہ از خود میروم او می کشد
 کس بر غبت سوئے مردن کے رود
 ذلت خود کے کسے بر خود گزید
 میدرد جان اگر یہاں دست عیب
 می کشند با چنین زنجیر ہا
 در گلوے جان من طوق تو نیست
 تو نہ بینی آہ آں نہ پھر عیب
 می نہ بگذارد تا یا ہم بجات
 بہر قربانی ہلاکت کی خوش است
 ناصحا از پند میگوئی سخن
 تو ہی گوئی کہ عقل این بہت
 تو ہی گوئی کہ دیوانہ شدی
 رت آمد انحر سے رود

پانہد مجبور بر خار و خار
 در پریشانی و وحشت میروم
 با ہزاراں زور این سوئی کشد
 ہاں مگر طوعاً و کرہاً سے رود
 جان مجنوں از جنوں چارہ ندید
 میدوم من در پیش پیشک و ریب
 بہر کشتن آہ چوں غنیمت ہا
 از کسے ہیں نے زمین این خود رویت
 کہ کشد مار اسے حشران و حیب
 کی بر غبت کس رود سوئی مہات
 عاجز از قہر کشند سرکش است
 غافل از درد و دہم از حال من
 این منیدانی کہ تقدیرم گرفت
 از طریق عقل ہیگانہ شدی
 آں دہاں جان تو زیں آگہ شود

پس مرا معذور داری آں زماں
 ہاں سزاوارِ ملامت ہاں منہم
 عاجز ہم از درد و غم غایب کنم
 گر گرائی آیدت رو عفو کن
 چوں ز دردِ عشق دوری دور باش
 ما دیں دیوانگی شادیم شاد
 پیش تو خزن است و پیش ما سرور
 دور از حال تو این رنج و الم
 تو سلامت باش و کارِ خویش کن
 گویم اکنون من سخن با جانِ خویش
 من ز دردِ خویشتن دیوانہ ام
 شد ز سوزش عشق چوں دار و غلو
 از جنوں میں ناطقہ شدے ادب

چوں فتد جان تو ہم در امتحان
 نہ آنکہ پابند و اسیر این فتنم
 نا لہائے سوز خود را میں سز نم
 گوش خود کم نہ بسوی این سخن
 کار خود کن مغر خود را کم خراش
 بہر تو قبض است و بہر ما کشاد
 ہاں سنا یہ بہر ما پشت حرور
 روم را بگذار اندر درد و غم
 بہر مجنوناں رہا کن این سخن
 میں زبانِ خویشم و مہمانِ خویش
 روز و شب زیں اندر میں افسانہ ام
 کل عقلی کل فہمی ز ایلو
 آہ چوں سودا ییاں بکشا و لب

در خاتمہ

<p> کہو از حد گر چه واویلا جنوں گو کہ چندیں شرح کرد و قصہ خواند نالہائے ہچھو گنگی بے زباں بانگ کردم گنگ و ش چند انکھن سیر جاں کے آید آخہ بر زباں اپنے اندر سینہ بد در سینہ ماند نالہا کردم بے لیکن چہ سود کہ ظاہر بفراری ہائے خود لیکہ در آخہ ہجرت گشت جفت شرح آں چیزے کہ از گفتن بر نیست عقل حیراں است در اسرار او نیست کس را بار در ایوان او عقل و علم و قیل و قال اندر سکوت بس کنم دیگر نگویم زیں کلام </p>	<p> از ہزاراں لیکہ یک نامد بروں لیک بے معنی چو بانگ طیر ماند کرد و لیکن شد نہ زو حریفی بیاں گفتم و ناگفتہ ماند آخہ سخن خود شود آگاہ مرد زندہ جاں ناطقہ ہر چند اسپ خود ہی ماند سیر جاں کے پردہ از رخ پر کشود نالہا و آہ و زاری ہائے خود کس چہ گوید از پنچہ می ناید لیکت دم زدن در وی ز آں تارچہ نیست جاں شدہ مہوت اندر کنار او غیر حیرت جسدہ سرگردان او بالقی سبحان حی لا یموت زانکہ لفظ انجاست عاجز و اسلام </p>
---	---

تاریخ اتمام ثنوی ہزار و جمعہ تاریخ نهم ماہ بیج الاول شہادہ

ثنوی آۃ الجال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>و ضعیفیکہ کم ازاں بروئے لیکن تو ز مہر تر عیا نے چو نتو بہاں کسے عیاں نہ وز ذات چو مہر در عیاں نہ پہاں تو ز شدت ظہوری در خویش نہ امنست کہ چو نی معلوم شد کہ چو نی ای شگ پیش تو چراغ عقل بے نور خوش خوش بہ نشیں کہ نازہ نہیں عمریست کہ دارم آرزو بیت آر ایش حسن و بر جمالی بل ہستی ماست ہست از تو</p>	<p>ای تر ازل بگو تو چو نے از دیدہ عقلہا نہا نے جز نام تو در ہاں نشاں نہ چوں جاں کہ ز دیدہا نہا نہ با اینہمہ قرب لیس کہ دوری زا دراک وز قسم ما برونی دل شیفہ از تو جاں شدہ دنگ در روح زدی تو شعلہ چوں طور آئی بسریر دل نشینی جان و دل ما فدائے رویت خنداں گل باغ لایزال جان و دل ماست مست از تو</p>
--	--

ز اندیشه من تو سر بر آری
 آئینه ز حسن برگزینی
 بینی رخ خود کنی فغانها
 بر هر که ز حسن خود و نهائی
 پنهان تو بصورت خیالی
 لیلی است نهان بشکل مجنون
 آمر شده زیر امر پنهان
 تو بحری و فکر موجب آمد
 عکس رخ تو هر آنچه زائد
 پس این حرکت میان جانم
 ذات تو مرید و ما مرا دیم
 توانی و ما چه ناله نئی
 در من بدمی ز عشق خود دوم
 پیشم هزار غنچه آئی
 چوں دادی ایمن از درختی

طرفه صنمی عجب نگاری
 در روی ز جمال خویش بینی
 بر عجب است کار جانها
 یکبار ز نه استیش ربائی
 دامنم که تو عین هر جمالی
 یا صورت چوں گرفت بچوں
 تنها همه ظاهر و نهان جان
 تو شاه و خیال فوجت آمد
 در آئینه خیال لم آید
 پنهان تو کنی دمن عیانم
 تو چوں قلمی و ما سوا دیم
 ای مبد روی معاد هر شے
 می نای تو ام و یا که آدم
 باشوکت و شان دلربائی
 یا طور منط که سوخت رختی

روزی ز تحسیریم بر آئی
 گاهے بکمال از یقینی
 خوش آب لباس هر که خواهی
 خواهی چو ز قرب خود کنی بود
 بوئے تو بجز یقین بنوید
 در شکل یقین به پیشم آئی
 دیوانه کنی مست سازی
 جانم بغداد غمزه ات باد
 هر غمزه تو حیات جانست
 ای راحت روح و نور جانم
 آئی چو بدل سرور بخشی
 آئی بخینال شکل مستی
 آئی چو بروح مست سازی
 آئی چو ز راه این دو گوشم
 از دیده چو حسن چو در آئی

چو کعبه جمال خود نمائی
 گاهے ز جمال ناز بینی
 دانم به یقین که بادشاهی
 در عین یقین شوی تو مشهود
 گر نکر هزار سال پوید
 زان انس بروح و دل فرائی
 با جان شکسته عشق بازی
 شادم به هوائے عشق تو شاد
 هر غمزه نشاط این روانست
 حسن تو بجای عیانم
 آئی چو بدیده نور بخشی
 بخشی بعدم هزار هستی
 بازی بدلم هزار بازی
 چو لغمه بری مزار هوشم
 صدیاب طرب بدل کشائی

ای سرور و دلنوازی
 تو جانی و یا حیات جانی
 تو خوبی حسن و جسم جانها
 تو علمی و ماضی لال اویم
 تو سن و حال و ما چو جسم
 تو مایه بلبلی و مشقی
 ای خوبی و حسن هر جماله
 ای دولت جان ما غریباں
 ای رحمت عام وجود وافر
 از تر تو جان کشاد دارد
 با عشق تو نسبت است جانرا
 جانم چو تن است و عشق جانست
 جان آمده از برای عشق است
 شد خانه تو هوا را جانم
 ای گوهر نعلی بهادرین گرد

وی مهر سپهر عشق بازی
 یا عمر بخت و جادو دانی
 تو فروز و شرف پئے رواها
 تو روحی و ما خیال اویم
 تو اصل وجود و ما چو اسیم
 معشوقی و عاشقی و عشقی
 وی جاه و جلال هر کماله
 وی بخت بلند نعلی نصیباں
 بر مومن و فاسق و بکافر
 در عشق تو صد مراد دارد
 چند آنکه بود تن و رواں را
 عشق تو درون جان نهانست
 فرخنده هوا هوا عشق است
 مخمور شده انا نم
 افلاک ز خاک سپر آورد

از قوت باد گر در قصاں
 پس اینم شورش و جسونم
 صد فتنه و صد جنوں بجانست
 از عشق تو پر جنون است جانم
 پرسی از من بگو تو چونی
 از عشق به پرس عالم ایدوست
 نور تو چو آفتاب رخشاں
 تو مری و عقلها چو انجم
 برقی چو ز عشق بر سر وزد
 ای پرده در و تار جانم
 ای شعله زن دل فسوده
 ای عیسی روح عشق نامست
 مست است رواں ز بلوی مست
 از مستی تو چنانم امروز
 گر نکم بکنم بکنم نائی

باللہ کہ دیں کسے است پنہاں
 از لست کہ من ازاں زبونم
 در دست تو ام پس این از لست
 شوریدہ سر و خراب از انم
 چوں مست و خراب و پر خون
 نے شرح زباں چو شرح خود است
 ذات تو برائے لست برہاں
 شد تابش نجم پیش عزم
 زان خرمین عقل حبلہ سوزد
 دی راہ زن قرار جانم
 وی آب حیات جان مردہ
 مست است جہاں جاں ز جاست
 جام مستی است خود بد سنت
 کز غیر و ز خود ندانم امروز
 کیں خود تو توئی و یا کہ مائی

<p> مبہو تم وغیر حیرتم نہ عشق از ہمہ ہا فراغ بخشد چوں حضرت عشق رخ نماید جز خویش نہ غیرہ اگذازد ای از تو مرا نہ راغ کم باد چوں سوئے تو یکدمی شتابم ای طائرِ قدس از کجائی تو جانی و از دگر ہائی از غیب بدیں جہاں رسیدی ای غیب دین جہاں تو چونی با وسعتِ خود تو چوں بہ تنگی در سینہ تنگ چوں بہ گنجی ایں گنجِ حباب از تو آباد شہباز شکار دستِ شاہی دلہای شہاں شکار سازی </p>	<p> در عشق ز تنگ وغیر تم نہ دردی و غمی و دواعی بخشد ز نگار خنیا لہا زواید فرصت ندہد کہ سر بخازد نئے یاد تو ہستیم عدم باد از عمر ضیغ خویش یابم حکمت چہ بود بہ تنگ نائی سیرغ فزائے لامکانی در ملک ز لامکان رسیدی آمیختہ پہچو باد و غمی بیرنگی و در میان رنگی خوشیدی و در میان گنجی ای طائرِ قدس دامنِ باد ای از چہ درین شکار گاہی قرباں بہ بازیست چہ بازی </p>
--	--

جان و دل ما شکار تو باد
 چوں مرغ دلم شکار کردی
 ای از تو فغان بجایم افتاد
 غوغاست بملکت وجودم
 مستیم چو تو به پیش مائی
 فرخنده دمی که ما تو باشی
 آئی سوئے من شوم سلا
 آیم هراچہ تو بخوابی
 در دست تو باں چو گوئی چو کا
 چوں پیش منی بخویش شادیم
 بے روی خوش تو نا صبورم
 از طالب خود حجاب کم کن
 زین سوخته حجاب تا چند
 یکبار زرخ نقاب بر دار
 چوں من ز شراب عشق مستم

میمون و مبادک است صیاد
 یکبار درد مرا هزار کردی
 شد ملک وجود از تو بر باد
 تا آندۀ تو در شهودم
 پستم ز ماچو در خفائی
 از مائی ماند دل خراشی
 گرم چو ز من شوی تو پنهان
 الی و باز گاه لایه
 هر سو که تو خوابیش ہی راں
 پنهان چو سویی همه کس ادیم
 ای مایه پستی و سرورم
 پیش آد وجود من عدم کن
 عمر بیت که هستم آرزو مند
 ستانه ببر مرا بیازار
 خود سفته ننگ را شکستم

جفیم بتوز تنگ و خم فرو
 خود دست ز نان و پلے کو باں
 از عشق تو غفل و فنا نسا
 عاشا شد ز شرم دارم
 مطرب بنواز نغم امروز
 ساقی تدرے دگر مدد کن
 چوں عکس بھی ز رخ نمودی
 چوں من نشوم فدایت ایدوست
 شوقی است مرا پائے ساقی
 ایں ملک وجود ملک تو باد
 جایی تو در دن جان من باد
 از عشق تو سینہ ام چمن باد
 جز عشق تو هیچ غم مباد
 از ستر تو سینہ ام چو باغ است
 شاداں بکشد یار اسیریم

بادیدہ چو جوئی و رنگ رخ زرد
 بالغرہ و ہائے دیوے مستال
 آریم ز دل سوئے زبا نہا
 زیں رقص چو یار گشت یارم
 کند دلبر ماست بخت پیروز
 ز اں مست و خراب تا ابد کن
 جان و دل ما ازاں ربودی
 دارد دل من ہوا بیت ایدوست
 سازیم منشار عمر باقی
 از عشق تو روح باد آباد
 تو جانی و جان من چو تن باد
 مہر تو دوائے درد من باد
 مہر تو ز سینہ کم مباد
 عشق تو چمن بود نہ داغ است
 میریم ز غم ولی امیریم

<p>احمد چو گدائے کوئے یارم از گور بہت مرا کفن باد</p>	<p>خزاست مرا کہ شہر یارم دایغ تو چراغ گور من باد</p>
<p>نست باغیر</p>	
<p>ثنوی مکالمہ لیلی و مجنوں</p>	
<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	
<p>بشنو از من ای حریف رازداں باتو گویم شرح جور آں نگار چشم می پوشد ز حال زار من دیدہ گریاں سپینہ بریانم از اداں کرداں در بخشہ عشقم اسیر بیکسی ما و ایں جان سزین آہ با من عشق بازی می کند بہر خون پزنی ما بستہ کمر نیت جرم ما بجز مہر و وفا</p>	<p>اندکے از ماجرائے درد و جاں باوہل پُردرد و چشم اشکبار عزم دارد از پلے آزار من روز و شب چوں شمع سوزاںم از اداں شخہ بے درد و خمی سخت گیر تیغ در دست است عشق اندکیں بہر قلم ترک و تازی می کند دوہہ جرمیم اے خدائے دادگر ہست در جلد وئی آں چو رجوا</p>

در پلاک ماه اندیشیده است
 چشم من میریزد از اندیشه خوں
 از من این اندیشه جان دور کن
 تا بهم از عقل دور اندیش من
 جان برافشانم به پائے آن بکار
 سوئے مسلح تا روم از پائے خویش
 زانکه اندر عشق هر دم مردن است
 بوده ام من چونکه اندر عشق خام
 از تنگ ظرفی مرا چاره نبود
 میزند از لطمه میگوید خموش
 سینه تنگم زان زبانه بر کشود
 لیکه میگویم بر مزدیگداں
 بستم بر د خود مرد عاقل پیشیار
 کین فغان و ناله من بهر چیست
 ظاهر است از ناله پیاری من

صید لاغرام چه درین دیده است
 دستگیرم باش ای جوش جنون
 از شراب عشق او محسوس کن
 تا شوم فارغ ز نوش و نیش من
 خورم ورقصاں روم تا پاکے دار
 در بغل تیغ و کفن آیم به پیش
 نیست مردن بلکه بازی برون است
 ناله آمد بر لب من از سقام
 تا برین گفتن دمانم بر کشود
 کم کن ای خام از کین جورم خروش
 گشت ظاهر از من این گفت و شنود
 با حریفان راز از درد نهان
 راه هر دو رنگ و رویم حال زار
 راز من در سینه من مخفی است
 راز من پیدا است از زاری من

چوں معنی من نوازے میز نم
 کاندیس الحان پنهان روزن آ
 تا از آن روزن به پیغم روی دوست
 ذکر خواب راحت جان است این
 پیش عاشق یاد یار آمد مراد
 جان صوفی قصه از بانگ سرود
 ذکر خواب روح را می پرورد
 پس درین پرده حکایت میکنم
 روزی از بهر تفرج در بهار
 شد به صحرا ناله لیلای رول
 رفت در باغی که بدر شک ارم
 گفت ای مجنون تو نیز اینجای
 بنگر اندر ناز نینا چمن
 تاب به بینی صنعت الشیر
 چوں بهم رفتند شاں در پستان

ناله بهر لقا میز نم
 راه زان روزن بجانان من است
 که مراد جان مشتاق من است
 روح باز کور میگردد دست
 زین سماع صوفیاں دارد کشاد
 سوئے جانان زان نواز روزن کشود
 لحن خوش زین پرده دل می زند
 وز جفا هایش شکایت می کنم
 بود لیلی بر سر ناله سوار
 در پیش مجنون برهنه پا دواں
 شد خرامان در چمن آں محترم
 چشم را بر حسن گلها بر کشا
 در گل و در لاله و سر و دامن
 تا ازین لشکر شناسی شاه را
 گفت با مجنون بنان آں دستار

گای تو اندر عاشقی پیر کهن
 تو چو مستمقی و خوابان با چو آب
 نیست سیری مژگان تو وزین جوی
 سیر نمود از حسیناں جان تو
 با چو موسیٰ که عبادت سیر نیست
 روز افزون می شود سوداے عشق
 آفتاب عشق بند پرو زوال
 عشق بنود کنه هرگز تا ابد
 خود و رفت عشق را بنود خزاں
 بل جواں بخت است چو درخشان
 طینتش با عشق حق کرده خمیر
 بس تو اندر عشق من غم می کشی
 هر ز ماں بخوار و پریشان خواب
 نه ترا باشد در حال خود خبر
 و بهائی من نه تو آرام رفت

بستی اندر عشق مرد محتسب
 کم نگردد هیچ گاه است اضطراب
 هر ز ماں عشق تو می گردد فزون
 حسن آمد کعبه و ایمان تو
 طاعت عدد ساله نزدش اندکست
 کم نه گردد هیچ که در پائے عشق
 فارغ آمد از هبوط و از وبال
 کرد پیدای عشق را تازه صمد
 و انما این پیر عشق آمد جواں
 پیر صمد از عشق اندر شباب
 در هزار سال بنود عشق پیر
 تلخی درد و بلا را می حسی
 سپیده سوزاں داری و دیده پر آب
 بے خوردن خواب گدا و دریده
 و ز دل تو فکر ننگ و نام رفت

صوفیانہ فکر تعلیمت کف
یا دکن ازما کہ تا در حکمت است
اندیزیں مسلک اگر پارا بنی
زین کساں تو ہر کر اپنی جیس
خود مراد از حسن باشدنی کہ بسم
حسن اند ذات نفس واحد است
منبسط شد حسن بر اجساد ہا
پیش خور بنی گر آئینہ دوسد
ذات حق واحد صفت ہا بشمار
پس تو ہم این راہ رو بنمودست
انفراق من اگر باشی ز حیر
پس محبت کن بہ او بر جائے من
ہمچو من اورا شمر محبوب خویش
نکر گرد آری اگر چندیں چنین
پیش مردم حسن من چنداں بنود

زنگ غم ہا را از جانت بر کم
تا رود از تو ہر اچنہ زحمت است
از یقین وز تفسیر دار ہی
در خیال خویش داں لیلی است ایں
داں کہ لایں جسم را لیلی است ہم
روشن از وی ایں بہ خیال و خد است
نور واحد بود بر انداز ہا
خود نماید ہم بقدر آن عدد
بیند عارف آن یکے را در ہزار
عقدہ مشکل ترا بکشودست
ہر حسینی را بجائے من بگیر
تا رہد جانت اندیز در دوحن
در تمامی کار داں مطلوب خویش
زین تو شہم داروی سوئے یقین
لیکہ عقلت گم شد و ہمت رہود

تاورا قادی وریں ریخ و لال
 بستہ از حسن من چندان خیال
 زین تصور شکست آساں شود
 داری از درد و باشی شاد کام
 داد و بھنوں بس ظریفانہ جواب
 از کلامت مشکلم حل میشود
 گفت قربانت شوم ای جانِ جاں
 من چوٹ اگر دم مرا تو اوستا
 تا بیا موزم ہر آنچہ تو کنی
 اوستا و آرد نخستیں بر دہاں
 ایں سبق را خود تو اول یاد کن
 بر من عاشق باش و معشوقم بدال
 چوں تو ایں اندیشہ خود قائم کنی
 زین تصور جان من بکشائی راہ
 باکم از فخر پرچہ رخ سنی

کہ حیات تو شدہ بر تو وبال
 کہ ہجوم غم شدی بچوں ہلال
 چنگہ فکر تو گر زیناں شود
 فارغ و آنا د زین سبب ہدام
 ای دل آرام تر اے ثواب
 کہ تصور عشق مبذل میشود
 آشکارا کہ وہ سیر نہاں
 خود بکن تا بچھاں آرام بجا
 تار و داز جان من ایں کودنی
 بعد از اں شاگرد را گوید بچھاں
 بعد از اں از بہر من ارشاد کن
 تا بکام دل شوم من کامراں
 پنج درد من ز جسم نم بر کنی
 تار و د پایم بہ فرق مہر و ماہ
 وارد دم زین تیرگی و روشنی

عمر باشد که غمت خوں میخورم
 دردی یا بدکشش کار من
 خوش چه نیس باشد اگر زینیاں کنی
 وصل من خواهی و مشتاقم شوی
 در دل خود آرزوی من کنی
 بر بساط قرب مهانم کنی
 زاری و اسحاح و لابه جا کنی
 گفت لیلی نیست ممکن ای فضول
 من که معشوقم چساں عاشق شوم
 حق مراد است این حسن و جمال
 چون ترا از عشق پیشه بوده است
 از برای من خود جاں میدهی
 گفت مجنون ای سخن از بهر چیست
 تو نمیدانی که عشق فتنه گر
 خود بشر مجبور میگردد از و

از بهر محم عشق جامه میبدرم
 دفع گردد جسلگی آزار من
 جمله مشکلهای من آسای کنی
 بهر من اندر پی من تو دوی
 عاشقانه جستجوی من کنی
 بر سر پر ناز سلطانم کنی
 آنچه عاشق میکند با من کنی
 تا که عشق تو کند در من حلول
 فارغم زین درد چون هر سودوم
 از درای تو تم هست این کمال
 سالها جانت دین فرسوده است
 شهره خفا شدی در ابلهی
 این چنین گفتن نه خود از زیرکی است
 می برد از آدمی عقل و هنر
 رهمن گردد عقل و جاں در دست او

تا بجان انبیا هم کرد اثر
 سرور عالم محمد مصطفی
 افر عشق عالیه مجبور بود
 با تمامی عدل با ازواج خویش
 تا چه آمد پیش داود بنی
 با چنین فهم و فراست هم کیسا
 همچنین تو در دلم به نشسته
 چونکه عین حسن من دانم ترا
 در حقیقت هر مقید مطلق است
 حق خبر داد است خود اندر بنی
 دانه هر ژاله عین آب بود
 چو خیالی که زجاں پیدا شود
 باز جاں ادراک آرد کان درو
 این تجلی با بود از عین ذات
 دال صفت بر شکل افعال آمده

پس چه باشد قوت دیگر بشه
 با همه عرفان آن نوز و صفا
 از چنین علم او مگر ستور بود
 بود عشق عالیه از جمله بیش
 با دمی بر ناو هر پیر و صبی
 دل ربودش زن که بود از او ریا
 پائی من در زلف خود بر بسته
 پس بگو بندم تصور من چرا
 گفت نتوانم که اسرار حق است
 که منم نوز همه ارض و سما
 هست سنگی لیکه در چشم خود
 اندرون جاں بهر سوئی دود
 در حقیقت ناظر و منظور اوست
 ذات ظاهرا آمده اندر صفات
 تا موالید ثلثه سر زده

لاجرم چاره نبود از مدح و ذم
 من به عشقت گشته ام مجنون لقب
 عشق تو حق در دلم بنهاده است
 قوت من نیست این فعل حق است
 عشق را حق بر سرم بگماشته
 فعل او را بوده ام من منفعل
 هستی من چیست یارب چیست
 خواستم هر چند تا یابم نجات
 پس که ایار که سر تا بد اندو
 عشق آمد از انزل سلطان جان
 جان من بود دست در دستش ایبر
 پس مرا بگذار اندر حال من
 میروم بروی هر آنچه حق نوشت
 پیش قدرت لب به بند و دم زن
 عین حکمت دال هر آنچه آورد حکیم

چونکه لطف و قدر هر دو شد بهم
 زین لقب من نیستم اندر لقب
 از هوای خویش این دل ساده است
 قدر فعل او بد لهما مطلق است
 سر نهادم حکم او بنداشته
 گشته ام از هستی خویشم خجل
 دم زنم با خود که گویم کیستم
 لیکه جدم من همه شد تره باب
 جان دواں چو گوی پیش حکم او
 گوی و ش جان زیر حکم صولجان
 چاکرم او را و او ما را امیر
 بر مشیت کار آمدن به من
 گشته ما را از نجات طبع و سرشت
 خود حکیم است آن خدا که زودان
 تو مدانی او بدان با شد عظیم

<p>نامہ برنام محمد شد تمام کم کسے شد محرم اسراراد یا رسول اللہ مہمان تو ایم از تو ایم ارچہ غلام ناکسیم لقمہ ہم سوئی ماہر تاب کن ناکسان و بے کساں را کس قہ فی عفو کن بر ما جبرائیم اے جواد پہل تو ہستی رحمتہ للعالمین کن ز رحمت سوئی ماہم یک نظر ما زیاں کا یریم مارا دادرس</p>	<p>بر جبال روح افزایش سلام جملہ عالم پر تو انوار اُور رینہ چین سفرہ خوان تو ایم عاجز و نلے مایہ و بس مغلیم ایں سگانرا سیر و ہم سیراب کن سوئی تو آئیم مارا بس توئی نہ آفرینش ذات تو آمد مراد سوئی مایترہ در و ناں نیز ہیں تا بداد خود رسم اے دادگر از تو فریاد است ای فریاد رس</p>
---	--

ز احمد مسکین بتو بادہ سلام

بر تو دبر آل و اصحاب تمام

فقط

قصیدہ

مرآۃ الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

اَزَل سے حُسن اُسکا پردہ در ہے	کرے کیا عشق جو شوریدہ سر ہے
--------------------------------	-----------------------------

ایضاً

جَمالِ مہر سے خیرہ نظر ہے	وہ اپنے نور میں خود مست ہے
---------------------------	----------------------------

ایضاً

عز و حُسن گو بیداد پر ہے	محبت اُس کی نیکن داد گر ہے
--------------------------	----------------------------

ایضاً

پری پیکر کوئی پیش نظر ہے	جنوں سے جسکے دل زبردست ہے
--------------------------	---------------------------

ایضاً

محبت میں وہ اپنی مست ہے	دل پرورد اُس دلبر کا مگر ہے
-------------------------	-----------------------------

ایضاً

اُسی کے نور سے روشن نظر ہے | مرے آئینہ میں عکسِ قمر ہے

ایضاً

<p>یہاں شوقِ محبت پردہ در ہے پری شکلِ جنوں میں مست ہے ہولے جیسے جنبش میں شجر ہے اُسی سے گلشنِ دل سبز و تر ہے اسی میں عکسِ اُس کا جلوہ گر ہے کہ ایک حسنِ پری پیشِ نظر ہے مزاجِ عشقِ خود ہی پردہ در ہے مچایا عشق نے کیوں شور و شر ہے یہ ساری ہائی وہو اُس کا اثر ہے کب اُس سے کم یہ عشقِ فتنہ گر ہے وہی عشق اب یہاں شکلِ بشر ہے بدن میں جان جیسے مست ہے</p>	<p>وہاں وہ حسنِ پنہاں جلوہ گر ہے ہوا ہر حسنِ یلی جانِ محسنوں محرکِ حسن ہے میری جنوں کا ہمارا عشق ہے بادِ بہاری ہے اُس کے حسن کا آئینہ عاشق جنوں سے جگمگو ہو کیونکر رہائی کسی سے کب چھپا رازِ محبت جو اُن کا حسن ہے پردہ نہ دیکھا ہمارا عشق ہے سایہ پری کا گماتی ہے پری ہستی آدم وہ موجود اور وجود اپنا ہے مہم لباسِ عشق میں مستور ہے حسن</p>
--	---

ان آئینوں چمکا حسن اُس کا میں آئینہ کموں یا نور خورشید یہ غوغا ہے جہاں میں سب اُسی کا قیامت خیز ہے وہ حسن اُس کا	یہ شوق خود منائی کا اثر ہے کہ اُس کی شان با صد گرو فر ہے جسے دیکھو وہ ایک شوریدہ سر ہے کہ جس سے سب جہاں زیر و زبر ہے
---	---

غزل

جمال اُس کا مرا نور نظر ہے مرا یہ خرمن ہستی جلا دے میرے دلیں میری آنکھوں میں آ بیٹھ محبت ہو تیری یا تو ہو دل میں تو اس خلوت سلری دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیا سے ہو اشوق لقا احمد کو جب سے	اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ارے ادب و حسن اب تو کدھر ہے کہ تو جان جہاں نور نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے تیرا ہی جان جاں یہ خاص گھر ہے کس گلی کی ہم کو کب خبر ہے تو مضطرب سبب کیوں استغدر ہے جنوں میری حیا کا پردہ در ہے تڑپتا مرغ دل نے بال و پر ہے
---	--

دل پر درد جو رہتا ہے بے چین
 دیا مجھوں نے بوسہ پائی سگ کو
 وہ ہی محبوب جس میں بوہڑ تیری
 تو ہی وہ جان جسکی جاں ہو جا
 دل و دیدہ ہیں تجھ سے دونوں آباد
 نشان ہو عشق حسن بے نشان کا
 نشیمن لامکان ہو مرغ دل کا
 ہوا ہے وہ مجاز عین حقیقت
 خیال چرخ ہو نیش کثرت دم
 عجب دارالاماں ہے یہ محبت
 خیال ماہر ہو دل میں مہاں
 خیال یار میں عاشق ہے فانی
 کسکی کوئی جانتاں میں ہو کیا دخل
 مگر باز ارجاں ہے اُن کا کوچہ
 نہو کیوں جان عاشق مجھ و لبر

محبت کا کسی کی یہ اثر ہے
 کہ اس کا کوئے لیلے میں گزر ہے
 مشام جاں میں الفت مستر ہے
 تو ہی وہ نور جس کا آنکھ گھر ہے
 سرور دل ہو اور نور نظر ہے
 نشان میں بے نشانی مستر ہے
 یہ قالب اُس کا گویا عکس پر ہے
 حقیقت کی طرف جو راہبر ہے
 رگ جاں کو وہ مثل نیشتر ہے
 تمامی آفتوں کی ایک سپر ہے
 سنور جان کا آج اُس سے گھر ہے
 بقا اُس کی اسی میں مستر ہے
 وہاں پر سرفروشنوں کا گزر ہے
 جدھر دیکھو متاع جان و سر ہے
 کہ ہر دم دلکی وہ پیش نظر ہے

دل و دیدہ میں ہے ایسا بسا وہ	کہ جیسے آنکھ میں نورِ نظر ہے
سوائس کے ہیں دیکھوں کیا کر سیکو	وہی اس آنکھ کا نورِ نظر ہے

غزل

جہاں یار ہر سو جلوہ گر ہے	وہی دل میں وہی نورِ نظر ہے
محبت نے مجھے مجنوں بنایا	مرادِ غیرتِ لیلے کا گھر ہے
بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق	سما یا آنکھ میں مثلِ نظر ہے
مری بستی جاب اور وہ ہی دریا	مرادِ بہ صدف اور وہ گہر ہے
ہماری بیکلی کو کون جانے	کسی کے دروکی کو خبر ہے
مری بستی میں ایسا ہوا وہ نہال	کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے
ہو اس کا سن عین بستی عشق	کہ جیسے مہر ہستی تر ہے
نہالِ عشق کو بے حق نہ سمجھو	وہ ایک داویٰ این کا شجر ہے

جنر دیتا ہے خورشیدِ احد کی

جہاں احمدی نورِ سحر ہے

مطلع

شعاعِ حسن سے خیرہ نظر ہے

وہ خورشیدِ تجلی جلوہ گر ہے

ایضا

اُسی کے نور سے روشن بصر ہے
وہ کلبِ محتاجِ توصیفِ بشر ہے
کہ اُس کی دید سے خیرہ نظر ہے
کہ چشمِ مدرکہ افگندہ سر ہے
اُسی کی حمد اُس سے خوبتر ہے
کہ عقلِ حادث اس جاخیزہ سر ہے
کہ بے مثل و نظیر و پاک تر ہے
بالوِ اعِ تجلی جلوہ گر ہے
ہر ایک خورشید کی پیش نظر ہے
ہر رنگِ آبِ گینہ جلوہ گر ہے
ہر آئینہ میں عکس اُس کا در ہے
اُسی ہستی سے عالمِ جلوہ گر ہے
تمامی خلق کا جو خشک و تر ہے

جمالِ اُس کا جو نور ہر نظر ہے
جمالِ اُس کا بروں از حد و تعریف
نغمہ کیونکر کرے تعریفِ خورشید
چھپا ہے نور میں اپنے وہ ایسا
وہی حامد و ہی محمود اپنا
کہ ممکن وہ کیا واجب کی تعریف
وہ ذاتِ محض اور وہ ہستی صرف
بایں نزہتِ ظہور اُس کا ہے بیحد
وہ ہیں چند آئینہ با چند الوان
جمالِ ہر ہر اک آئینہ میں
ہے اپنی ذات میں خورشیدِ واحد
حقیقتِ سب کی ہی ہیناک و ہستی
ہی مظہر اُس کی ہر شے اور وہ بالین

ہی اُس سے ہر وجود اور اُس پر قائم
 غلط ہے یہ کہ بے ہستی مطلق
 جو ظاہر ہے اُسی سے ہی نمایاں
 اُسی ہستی سے ہی ہستی عالم
 بانواع بجلی ہے جو اظہار
 کرے اور ایک حادث جو وہ حادث
 نہ اُس کی کنہ کو یہ عقل پہنچے
 ہے سریاں اُس کا ذات جملہ شے میں
 وجود اُس کا ہی عین ذات عالم
 ان اشیاء کا تعقل علم حق میں
 حقیقت میں ہی علم حق کا سایہ
 ظہور اپنے سے اول جملہ عالم
 یہ عین ذات تھا ما قبل اُس کے
 یہاں پر حق ہے عین ذات عالم
 ظہور ذات حق ہی جملہ اشیاء

یہ جو ارض و سماجن و بشر ہے
 وجود اشیاء کا اپنی ذات پر ہے
 کہ جو باطن ہے اُس سے مستتر ہے
 وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے
 تو چشمِ بدر کہ بھی کو رو کر ہے
 کہ حادث خود ہے حادث کی نظر ہے
 خمد از خویش رفتہ خیرہ سر ہے
 احاطہ اُس کا موجودات پر ہے
 تمام اعیان ہیں وہ جلدہ گرہے
 یہی اعیان ثابت شدہ ہے
 یہ اظہار و بطوں میں جس قدر ہے
 اُسی کی ذات میں بس مستتر ہے
 کہ جن کا نام عالم مستتر ہے
 وہاں پر خلق حق میں مستتر ہے
 بطون اُن کا وہی یزدان پہاڑی

<p>یہی ثابت ہو نزد اہل تحقیق ہر ایک شے میں جو دیکھو وقتِ ادراک وجود شے اُسی کے واسطے سے بہ مثل نور در الوان و اشکال پھر اُس کے واسطے سے جرمِ شیار</p>	<p>کہ اول جبکہ ادراکِ بصر ہے وہی ہستی مطلق جلوہ گر ہے نظر بازی میں منظور نظر ہے وہ اول درج اور اکِ بصر ہے جو دیکھو تو محیط اُن پر نظر ہے</p>
<p>مطلع</p>	
<p>برنگِ حسن ہر سو جلوہ گر ہے</p>	<p>بہ شکلِ عشق خود ہی پردہ در ہے</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>کمالِ حسن عاشقِ عشق پر ہے وہ خود مشتاقِ آئینہ کا تھا حسن نہیں ممکن کوئی دیکھے رخ اپنا تو رغبتِ آئینہ کی پیش آئے وہ آئینہ ہو جامعِ ہر صفت کا تمامی شان کا ہو وہ نمونہ</p>	<p>کہ وہ آئینہ ہے اُس پر نظر ہے تماشا اپنا منظور نظر ہے کہ اپنی آنکھ سے رخ مستتر ہے موانع وید کا وہ پردہ در ہے عباں اُس پر ہو جو کچھ مستتر کہ عکسِ حسن اُس میں جلوہ گر ہے</p>

جہاں کو اُس نے اک صورت بنایا
 جلا اُس میں تماشے کی نہ ممتی کچھ
 تمامی امر کا مرجع ہے وہ ذات
 اُسی سے ہی دیابت اور نہایت
 پھر آدم کو ایک آئینہ بنایا
 بنا وہ خلق میں اک روح عالم
 ملک گویا ہیں ایک اعضا جمی
 تمامی جمع کوئی واکھی
 بنا حق کا خلیفہ اس لیے وہ
 یہ جمیعت خلیفہ کا ہے خلعت
 ہوا جامع تمامی کون و حق کا
 یہ دونوں پر قدرت ہیں عدلے
 کہا اُس نے تری سمع و بصر ہوں
 یہ مجموعی طور اُس کا ہے ایسا
 بجز آدم ہوا فائز نہ کوئی

مگر بے روح کی وہ ایک صورت ہے
 صفائی کی جگہ گویا کد ہے
 اُسی کی سب قضا ہے اور قدر ہے
 اُسی سے یہ معادین و شر ہے
 اُسی کا عکس اُس میں جلوہ گر ہے
 جہاں اُس کا مثال پاؤں سر ہے
 کہ جیسے جسم میں سمع و بصر ہے
 ہو مثال جس کی وہ ذات بشر ہے
 صفت حق کی سب اُس میں جلوہ گر ہے
 یہ خاص النام حق انسان پر ہے
 بنا موصوف و دونوں کا بشر ہے
 خمیر اُس کا اُسی کے ہاتھ پر ہے
 بھی سے تیری جنبش سر بسر ہے
 نہ مثل اُس کے کوئی شان و گرہ ہے
 پھر اُس منصب پر جس پر یہ بشر ہے

کہ جیسے ہر سے تاباں قر ہے خیال و علم جو سمع و بصر ہے	خلیفہ منجلی ہے نور حق سے جو ارج کو مدو ہے روح سے سب
مطلع	
یہ سب قائم اسی کی ذات پر ہے	منور اُس سے سب عقل و ہنر ہے
ایضاً	
کہ روشن جس سے یہ قلب بڑ ہے خیال اُس نور سے یوں جلوہ گر ہے ہوا کا جس طرح آلہ شجر ہے خیال اُس چیز کی لانا فسر ہے یہی قاصد بھی پہنچا مہر ہے خیال اُس علم کو لانا اوہر ہے خدا کے علم کا سایہ بستر ہے وہ سالک محقق میں بیشتر ہے وہ حظ وقت و حق ہی بہرہ و سہر ہے	صفت کا نور یہ سب جلوہ گر ہے ہو جیسے شمع سے فانوس روشن خیال آلہ ہے وصف نور کا یوں ترے دل کو عطا کرتا ہے جو عین جہان عین سے سوئے شہادت خدا کے جہت قدر ہے وحی و الامام درخت علم حق ہی اور جہان میں جسے رویائی صادق ہو اور الامام نثار حق ہے جملہ وقت صوفی

بڑی دولت ہی استراقِ حواس میں
 مہرا ہو اگر دل و سوسے سے
 دل صافی ہے گو یا لوح محفوظ
 وجودِ آدمی ہے سہرا یزد
 حجاب اٹھ جائی کہ جانِ بشر سے
 منور ہے جو دل انوارِ حق سے
 مجلی اُس کی ہیں شکلِ خیالات
 بشر ہیں سب اسیرِ وقت و خاطر
 جو اول بنسط ہے نور اُس پر
 جہاں ہوتی ہے واردِ وحی و الہام
 پھر اس حس کی طرف جیبہ کے عود
 جہاں اک خواب اور انساں ہی نایم
 یہ جو کچھ دیکھتا ہے صورتِ خواب
 ہوا حاضر ملکِ پیشِ ہمیشہ
 وہ اک شکلِ خیالی تھانہ آدم

کہ وہاں جز حق نہ اوصافِ بشر ہے
 تو خوابِ صادقہ آتا نظر ہے
 جمالِ غیب اُس میں جلوہ گر ہے
 اور ایک اسرائیل جانِ بشر ہی
 تو عینی دم ہر اک جانِ بشر ہی
 یہ سب زیبا اُسی کی ذات پر ہی
 منور اُس کی سب سمع و بصر سے
 حقیقت اُس کی خود یزدان پر ہے
 خیال اُس کا بھی روشن چوں قمر ہے
 وہاں گم کردہ ہر حسِ بشر ہے
 خیال اُس امر کی لاتا نہیں ہے
 حدیثِ مصطفیٰ سے یہ خبر ہے
 جہاں شکلِ خیال آتا نظر ہے
 مشکل ہو کے با شکلِ بشر ہے
 وہی جانے کہ جو اہل نظر ہے

عشر

نورِ شمسِ قیام ہے جو کچھ دیکھتا ہے

<p> لباسِ جسم میں جو مستتر ہے کہ جس میں جبریل اب جلوہ گر ہے کہ جیسے سایہ ہمراہ بشر ہے ظہورِ ظل بقائے شخص پر ہے اسی سے باہر اور بے ہنر ہے جدا کہ شخص سے ظل بشر ہے کہ وہ اعیان سے سب جلوہ گر ہے عیاں جس طرح سے ظل شجر ہے خیال اندر خیال اب جلوہ گر ہے نمایاں دوسرے کا یہ اثر ہے شجر سے کیونکہ وہ ظل شجر ہے زجاج ایک شمع سے بس جلوہ گر ہے وہ ایک فانوس میں جو مستتر ہے نمایاں شمع رنگیں در نظر ہے مگر یہاں آگینہ پر نظر ہے </p>	<p> کہا حضرت نے ہی روح الایں یہ وہ جسم آدمی سایہ تھا اس کا یہی نسبت ہی عالم کو خدا سے اسی نسبت سے ظل حق ہے عالم اسی کی ہے طرف ہر امر راجع یہ کب ہی غیر اس کی اس کا سایہ جہاں سے نام ظل کیونکر ہوتا ہے وہ ہی اعیان عالم حق کا یوں ظل تمامی کون ہی اک امر وہی وجود اپنا نہیں ہے یہ جہاں کا جدا ہی ہے محال اس سایہ کو اب خدا کو ایسے ہی ظل سے ہی نسبت ہے ذات حق مثال جلوہ شمع مگر مانند رنگ آب گینہ وہ اپنی ذات میں ہی نور سادہ </p>
--	---

ہوا جب عقل کو یہ امر تحقیق
 خیال اندر خیال اب ہی جہاں سب
 وجود حق وہی اللہ ہے عین
 حقیقت میں ہو وہ سب کی ہوت
 جو شے خالی ہو حق سے وہ ہی باطل
 تمام اعداد میں دائر ہے واحد
 حقیقت میں ہے واحد آب وریا
 زمین و آسمان کا ہی وہی نور
 اسی کے اسم ہیں اسماء اشبہ
 کہ جیسے جان کا تو نے سنا نام
 سمجھتا ہے جو تو اپنے کو دانا
 جمال جاں بدن پر کب ہی ظاہر
 تو اپنی جان کو پہچان پہلے
 خدا ہی سے یہ سب عالم ہے قائم
 اسی سے ہے بقائے جسلم عالم

تو سب عالم خیالی ایک صورت ہے
 ہماری آنکھ میں جو جلوہ گر ہے
 وہی واحد وہی وہاں وہی ہے
 یہی ثابت بنزد اہل نظر ہے
 مصدق اس کا خود خیر البشر ہے
 کہ چوں ہر عضو میں جان بشر ہے
 تقدیر میں وہ ہر قطرہ و گہر ہے
 خدا ہی اسکی خود دیتا جنس ہے
 ان اسموں میں سہمی مستتر ہے
 حقیقت سے تو اسکی گور و گہر ہے
 بیاں کر جان کیسی ہے گہر ہے
 جمال چشم کب آتا تشریف
 خدا کی معرفت پھر سہل تر ہے
 کہ جیسے جان سے زندہ بشر ہے
 اسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے

عیاں جسم ہوا خورشید کا نور
 حسینوں کو ملا ہے عاریت حسن
 وہی بحر عطا ہے اور فیاض
 نئی ہر لحظہ ہے یہ عمر اپنی
 ہر اک دم میں نیا ہی فیض اُس کا
 ہر اک شے جس گھڑی ہوتی ہی معدوم
 جہاں معدومی شے ہے مقرر
 تو نور شمع کو دیکھے ہے تمام
 ہر دم ہے نئی اُس کی تجسلی
 رواں ہی بحر تجدیدات امثال
 نیا ہر وقت ہے یہ جسم ظلم
 ذرا باطن میں اپنی فکر کر دیکھ
 ہر اک اُس میں پیدا ہی نیا رنگ
 ابھی ایک شکل آئی اور ہوئی گم
 ہر سب عالم کو یوں تجدید ہر دم

تو تابندہ ہر اک دیوار و در ہے
 ان آئینوں میں وہ خود جلوہ گر ہے
 وہی سب کی حیات تازہ تر ہے
 نیا ہر دم یہ سب علم و نظر ہے
 نیا عالم نیا سمیع و بصیر ہے
 وہیں موجود مثل اُس کے دگر ہے
 وجود ایک دوسرا وہاں جلوہ گر ہے
 وہ ہر دم اُس میں ایک شکل دگر ہی
 ہر اک اُس کی اک شان دگر ہی
 یہاں ہر دم اُٹھاتی سوج سر ہے
 نئے امثال ویرنگ و صورت ہے
 ترا ہر دم نیا سمیع و بصیر ہے
 نئی صورت وہیں پر جلوہ گر ہے
 ہر لحظہ نئی وہاں ایک صورت ہے
 ہر اک اُس کا اک رنگ دگر ہے

مطلع

نشانِ خاص ایزدِ بوالبشر ہے
 تمام اسماءِ اشیا اُنہیں ہیں دیج
 تمامی صنعتوں کا ہے وہ مبدع
 ہوئی پیدا جو حوّا بوالبشر ہے
 بعینہ مثل آدم تھی وہ حوّا
 تو کہ فکر اور لمبیت کو ذرا دیکھ
 ہزار اُس میں سے پیدا صوفی ہیں
 نہ نہ اند ہے عدم اظہار سے وہ
 وہ جو کچھ ہو رہا ہے اُس سے ظاہر
 نمونہ ہے وہ اوصافِ خدا کا
 نشانِ حق ہو النفس اور آفاق
 پڑا ہے گر چہ اسفل میں یہ آدم
 عجب ناسوت مجموعہ ہے سب کا

کہ جس کا حق بنا سمع و بصر ہے
 عجائبِ یہ خزینہ پُر گہر ہے
 اُسی سے ہے جو کچھ علم و ہنر ہے
 کہ تولیدِ پسر چوں از پدر ہے
 تمامی اُس میں وصفِ بوالبشر ہے
 کہ اُس میں مندرج کیا کیا ہنر ہے
 مگر کیا اُس کا نقصان دضر ہے
 عجب یہ قلزمِ جانِ بشر ہے
 اُسی کی شکل ہے اُس کی صورت ہے
 تمامی وصف جو سمع و بصر ہے
 یہ اُسکی وصف کی دیتا جنر ہے
 سب علویات اس میں ستتر ہے
 علو و سفلی اور جو خشک و تر ہے

<p> اسی جڑ سے عیاں سارا شجر ہے یہ علوی اُم سفلی کا پسر ہے یہ حق قرآن میں دیتا خبر ہے غماص سے یہ سب کچھ جلوہ گر ہے ملائک ہفت چرخ اور جو صور ہے نشان حق یہ ان میں جلوہ گر ہے وجود آدمی کو مختصر ہے یہ دیتا بحر صادق خبر ہے یہ آیات خدا نفس بشر ہے وہ صورت کیا بھی سمع و بصر ہے وہی تو ذات کی دیتی خبر ہے محقق ہے تو اور صاحب ہنر ہے یقین ہو تجھ کو دل کا ان گہر ہے کمال اُس کے یقین کا یہ اثر ہے یقین ہر قدر ایمان بفر ہے </p>	<p> بنا عنصر تمامی بیخ افلاک فلک کو نشو و نما ہے عنصر سے حاصل و خان عنصری سے ہیں یہ افلاک محال ہفت کو کب ان کی ارواح و خان عنصری سے سب ہیں ناشی ہے آیات خدا نفس اور آفاق ہے عرفان خدا کا ہر اس پر قوی حجت ہے ہر کو من عرف کی شناسنا اپنا عارف ہے خدا کا ہوا پیدا یہ آدم صورت حق صفات حق نشان ذات ٹھہری حقیقت سے کہ اپنی ہو تو آگاہ عیاں تجھ پر ہو کہ یہ جو ہر جاں محقق سے جو ہوتا خرق عادات یقین سے ہے قدرت مرد حق کا </p>
--	--

جو آدم میں نہاں ہی جو ہر ذات
بقدر علم و تحقیق و یقین کی
مراد انسان سے ہی جو ہر ذات
کھلا جس شخص پر جو ہر نہ اپنا
مخاطب اپنا ہے وہ جو ہر ذات
منقش و یکتا ہے تو جو تمثال
کہ مَن مَاتَ فَقَدْ قَامَ قِيَامَتُ
جو تو معدوم ہے عالم ہی معدوم
ترا عالم ہے تیرے علم کی شکل
تو جیسے خواب میں ہے و یکتا غیر
تو بیداری میں ایسا ہی سمجھ لے
تری ہستی اگر فانی حق ہو
شہود حق اگر ہو علم جہاں میں
تجلی حق کرے شان یقین میں
تو دیکھے حق کو پھر چشم یقین سے

وہ منبع فیض حق کا سرسری
محقق قادر اپنے فعل پر ہے
نہ وہ جو شخص رکھتا ریش و سر ہے
وہ اس عالم میں جیواں سے تر ہے
کہ جس میں منور وی علم و ہر ہے
وہ تیرا نقش ہے تیری صورت ہے
حدیث حضرت خیر البشر ہے
جو تو موجود عالم جلوہ گر ہے
تمثل ہے ترا تیری نظر ہے
وہ تیرے علم کی شکل و صورت ہے
یہ عالم علم عالم کا اثر ہے
معیت حق کی ہی پھر تو جدھر ہے
تو حق ہے پھر ترا سمع و بصر ہے
تری جہاں پر یہ حال معتبر ہے
یہی ارباب معنی کی نظر ہے

عطا ہوتی سمجھ میں الیقین کو
خواص اُس کا ہو پھر اجائی اموات
ہے وصف روح یہ جب کو کہے جس
حقیقت میں یہ اثمار یقین ہیں
نہ پہنچا تو اگر میں الیقین تک
یقین صرف ہو کشف حقیقت
شہود حق کو تعین الیقین جاں
صفات روح اور اُس کی جوارح
جو اول روح مبدع ہے صفت کا
تحرک روح ہو ہر ایک صفت کی
صفت سے فعل کی تولید ہو یوں
ہے آلہ فعل کا ناسوت کلی
مقدم سب کا ہے علم و ارادہ
لقب ہے علم مجمل کا ارادہ
خیال اعضا میں کرتا ہے سرایت

وہی محلی وہی وہاب و بہ ہے
یہی قرب نوافل کا اثر ہے
وہیں زندہ ہو کر چہ وہ جہ ہے
وہی جانے جسے اس کی خبر ہے
تو یہ وہم اُس جگہ کیا کا رہے
نہ عقل و وہم کا اُس جاگد رہے
بصیرت کیا وہی دل کی بصر ہے
ارادہ اور یہی سمع و بصر ہے
صفات اُس سے تمامی جلوہ گر ہے
اُسی سے سب کو چمنش سر بہر ہے
تولد رات سے جیسے سحر ہے
عیاں اُس سے یہ سب نفع و ضرر ہے
صفت سے جو کہ یہ سمع و بصر ہے
مفصل وہ خیال خیر و شر ہے
اُسی سے فعل کا ظاہر اثر ہے

جو ارج اُس کے ہیں تختِ حکومت
 عیاں ہے جان سے شکلِ خیالی
 مشکل ہے وہ ملکِ بے صور میں
 خیالِ دجاں ہیں مثلِ آب اور برف
 وہ پیدا جان سے لیکن ہر جاں میں
 عیاں صورت ہوئی بے صورتی میں
 خیالِ ایک فعل ہے اس جان کا ٹھکانا
 ظہورِ جاں ہے بیشک جسمِ سارا
 وجودِ کون کی نشاۃ کو تو دیکھ
 فراست سے ہی ہوتا مردِ فائز
 ارادہ میں ترے ہو کوئی مضمون
 وجودِ اُس کا ہے مجلِ علم جاں میں
 خیالِ دل میں ہوتی ہیں مفصل
 کتابتِ حرف کی کوئی کرے گر
 مجسم ہو گیا آکر یہاں وہ

تمامی جسم میں جو پاؤں سر ہے
 کہ جیسے بیخ سے پیدا شجر ہے
 مثالِ اُس کا لقبِ یشتہ ہے
 اُسی پانی کی یہ شکلِ دگر ہے
 محیطِ اُس شکل کی جانِ بشر ہے
 معادنِ اس کا ملکِ بے صور ہے
 نمودِ اُس سے اُسی میں جلوہ گر ہے
 وہ جو کچھ اُس میں اڑ پاتا بسر ہے
 اگر ذی عقل و مردِ ذی ہنر ہے
 خالقِ پر جو اُس سے مستتر ہے
 وہ علمِ نحو سے ہے یا جفر ہے
 ابھی تفصیلِ اُس کی مستتر ہے
 مضامینِ اُس کی جو کچھ خیر و شر ہے
 عیاں جسمِ اُس کا اب پیشِ نظر ہے
 عجب ناسوتِ ایک کا ان گہر ہے

کتابت میں ہر کتاب کی ہوتی
ہو محسوس شکل حرف میں پھر
تو سب عالم کو ایسا ہی سمجھ لے
یہ سب عالم ہی علم حق کی صورت
معاذ و مبدع ان سب کا ہی وہ حق
صفات و فعل سے ظاہر ہی عالم
نہاں ہی بیخ اور ظاہر گل و شاخ
مثال بیخ ہی وہ قدس لاہوت
لسان گل ہے وہ انوار ملکوت
وہ کیا ہی جسکو تم کہتے ہو ناسوت
موالید ثلاثہ ہے یہ ناسوت
مثال تخم ہے انسان کامل

لباس حرف میں وہ مستر ہے
عیال وہ ہو گیا جو مستر ہے
ارادہ حق سے یہ سب جلوہ گر ہے
اُسی کی یہ قضا ہے اور قدر ہے
فنا اُس میں اُسی سے جلوہ گر ہے
وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے
اُسی بڑے سے یہ سب تخم و ثمر ہے
تجلی اُس کی جبروت ایک شجر ہے
اُسی جبروت کا ایک برگ تر ہے
گل لاہوت کا وہ ایک ثمر ہے
وہ حیوان و نباتات اور حجر ہے
نہاں اس تخم میں سارا شجر ہے

مطلع

ثمر ہی میں نہاں وہ کل شجر ہے

شجر سے آشکارا یہ ثمر ہے

<p>یہ حق سے ہیں حق ان میں جلوہ گر ہے درخت کون کا برگ و ثمر ہے ہو ان سب کا جامع یہ بشر ہے</p>	<p>ہے ان سب کا لقب حضراتِ خمسہ جو خامس ہے وہ جامع ہو سبھی کا یہ جملہ وصف کوئی واکھی</p>
<p>مطلع</p>	
<p>یہ سب انعام خاص حق و پر ہے اور اشیا اُس کی مثل پاؤں پر ہے کہ جس کا عقل کل و ربان در ہے جہاں قربان اُس کی گرد سر ہے وہ مرکز دائرہ کا دور پر ہے علی سے ہے کہ وہ نسل عمر ہے خدا کی راہ کا وہ راہبر ہے تمامی اسم کا منظر بشر ہے اسی سے قرب اس کو بیشتر ہے تو مسجود ملک پھر کیوں بشر ہے</p>	<p>اسی سے یہ خلیفہ مشتبہ ہے ہوا ہے یہ خلیفہ روح عالم یہ ذات پاک ہے ختم الرسل کی جمال اُس کا ہی مقناطیس ارواح ہوئی تکمیل ختم الانبیا پر پھر اُس کے بعد جوتاب ہو اُسکا قدم اُس کا بنی کے ہے قدم پر مظاہر بعض اسم حق کی ہی خلق ہے آدم منظر کامل خدا کا نہ تھا گر نور حق آدم میں نہاں</p>

مطلع

سمیٹے اُس جگہ جبریلؑ پر ہے
 اُسی کے تاجِ عزت زینبِ اسم ہے
 اور اس یارِ مثلِ اعضا و بشر ہے
 بجالاتے یہ کارِ پاؤں سر ہے
 یہ تسخیرِ خلیفہ کا اثر ہے
 کہ اُن کے ہاتھ میں نفع و ضرر ہے
 کہ لے اُس کو جسے حق پر نظر ہے
 قوی دل آدمِ خستہ جگر ہے
 یہ حق کے باغِ صنعت کا ثمر ہے
 بنا مفلس تو پھر تا در بدر ہے

جہاں طیران و سیراں یہ بشر ہے
 خلیفہ حق کا ہے سب خلق میں وہ
 جہاں میں منبسط ہے روح اُس کی
 ارادہ فعل کا کرتی ہے جب روح
 جہاں اُس کا ہوا تختِ حکومت
 حکومت ہو دلوں پر اہل حق کو
 امانت حق نے کی ظاہر بھوں پر
 کسی سے کب اٹھا بارِ امانت
 کرے جو وصف اُس کا ہی بجاسب
 عجب باوصف ایں جملہ کمالات

مطلع

کہ تو حق کے خلیفہ کا پسر ہے

بچھے کب اس شرافت کی خبر ہے

سرانگندہ خلیفہ کا ہو فرزند
 کریں سجدہ ملک جس کے پدر کو
 تو کرو طبیعت کو مسخر
 تو اپنے باپ کی سند پہ جا بیٹھ
 دلیرانہ تو کر صید طبیعت
 غنیمت اپنے اس جینے کو تو جاں
 نہ کر ضائع تو اس کو غیسر حق میں
 نہ تو تاج ہوا کا مثل حیواں
 شرف سب پہ ہے آدم کو اسی سے
 نہ دیکھو نہ دے جو اُس کو کہ ترک
 ہوا ہے جو طبیعت کا تو بندہ
 ترے دلیں جو میل غیر حق ہو
 الٰہی کہ مجھے غرقِ محبت
 محبت ہی سببِ قربِ خدا کا
 محبت ہی جلا مرآتِ دل کی

کہاں ہے تو کہاں علم پدر ہے
 مسخر دیو کا اُس کا پسر ہے
 سیلماں کا اگر تخت جگہ ہے
 تری زیرِ حکومت بحرِ پدر ہے
 نہ بن رو باہ تو تو شیرِ نر ہے
 کہ ہر اک دم ترا مثلِ گرہ ہے
 اگر تو ہوشمند و با خبر ہے
 تو ہی انسانِ تکب کا و خرب ہے
 کہ وہ رکھتا تمیزِ غیر و شر ہے
 یہ قولِ مصطفیٰ اخیرِ بشر ہے
 تو مشرک ہی خدا سے دور تر ہے
 یہ شرکِ معنوی ہے پر ضرر ہے
 نہ جانوں میں جہاں کیا ہو کہ شر ہے
 نہ جو جہیں محبت گا و خرب ہے
 محبت صیقلِ جانِ بشر ہے

<p> مجت خاص ہے آدم کا جو ہر مجت سے ہی روشن خاک آدم اگر محبوب تیرا ہے خط و خال مگر وہ بھی رہا کرتی ہے دل کو یہی دلا لہ ہے وصلِ خدا کی عطائی خاص حق ہے یہ محبت </p>	<p> نہ تو رنگ آئینہ کدر ہے مجت نور جان ہر بشر ہے تو وہ از بہر دل ایک نیشتر ہے خلش و سواس سے جو پُر ضرر ہے یہی معراج جان ہر بشر ہے حصول اس کا نہ از کسب بشر ہے </p>
--	---

مجت نور ہی نور شید حق کا
شب ہجراں کی احمدؐ یہ سحر ہے

تہام شد

غزلیات اُردو

<p> شمع تھا حسنِ بختی اور مرغِ دل پرانہ تھا جو نہ دیوانہ ہوا اس عشق میں دیوانہ تھا کعبہ جاں اپنا طاقِ ابرو سے جانانہ تھا آہ یہ دل کیوں بتوں کے حسنِ کل دیوانہ تھا تھا عجب ساقی عجب مہکتی عجب پہیمانہ تھا فرقِ علم و عالم معلوم میں اصلانہ تھا </p>	<p> جلوہ جانان سحرِ شمع لکا خلوتِ خانہ تھا عاشقِ شوریدہ سر کو کب ہی سوائی کا غم دینِ دل کو کر چکے سوسے صنم پر ہم فدا عشقِ چشمِ خلق میں ہوا کمال و کافری واہ رسی چشمِ محمور اور نگاہِ مست یار جانِ فرطِ بخودی سے محبوبِ رنگی رہی </p>
<p> جس طرح آئینہ تاباں ہو جمالِ ہر سے سینہ احمد محلّ جلوہ جانانہ تھا </p>	
<p>ایضاً</p>	
<p> صیدِ غنایک ترکِ شوخ اور کشتہ دیدار تھا عکسِ شعاعِ جن سے اک مطلعِ انوار تھا </p>	<p> اک ہر سے دل زنجی تیر نگاہِ یار تھا حیرتِ دل آئینہ ساں محوِ جمالِ یار تھا </p>

<p> فطرت مجت سے یہ دل آشفته دیدار تھا اک عالم مستی بھر اک ساتی سرشار تھا پیداو پناہاں مثلِ جان نورِ دلِ انصاف تھا نورِ جمال مشتِ اس میں برنگِ ناز تھا اور مثلِ موسیٰ دلِ آشفته دیدار تھا حیرتِ دلِ مثلِ عدم گم گشتہ اسرار تھا دلِ کبہ و تجانہ میں جو یائے وصلِ یار تھا بیٹھا درِ تجانہ پر پہنے ہوئے زناں تھا </p>	<p> چیزِ حق میں کھینچ کر وہ طلعتِ نور شد و ش وہ اس کی چشم پر خارا و رندہ نگاہِ مستِ یار و شاہِ حینِ دلیراں اور وہ مرا و عاشقاں اعلیٰ شوقِ جانِ سعِ خنہ وادیِ امین کا شجر جانِ حل گئی مانندِ طورِ بسِ حق حینِ یار تھی جانِ حقِ بخودی اور مجبورِ گئی تھی روح شوریدہ گانِ عشق کو دیوِ حرم سے کام کیا زناہِ حرم کو چھوڑ کر کل ان بتوں کے عشق میں </p>
	<p> وہ کون ہو جو عشق میں نامِ احمد نہیں منصوبہ شوقِ عشق سے رسوا سرِ بازار تھا </p>
	<p>ایضاً</p>
<p> کون جانے حالِ جانِ زناہ کا طور و روش دیکھا عزا دیدار کا ورنہ مخفی گنج تھا اسرار کا </p>	<p> سوختہ ہوں برقِ حسنِ یار کا بہم تو ان کی اک جھلک میں جل گئے عشق نے کی آکے یہ پردہ وری </p>

<p>اُس کا دل قبلہ نما ہے یار کا نور حق ہے پردہ درپندار کا ذوق سے مطلع تھا دل انوار کا مثل سوئی مست تھا انوار کا ہے دلِ سرت گھر خسار کا مست و حیراں ہو گیا دیدار کا ہے وہ رسوا کو چہ و بازار کا</p>	<p>کعبہ جاں جس کا روئے یار ہو طلعتِ خورشید سے انجم میں گم بجودی سے محو نظارہ تھی روح جس نے دیکھی وہ تجلیِ جمال ہوں میں شیمِ مست ساقی کا خراب جامِ مے میں عکسِ ساقی دیکھ کر جس کے سر میں ہو سر سودائی دست</p>
<p>دور عالم ہے اُسی کے گرد سر نور احمد نقطہ ہے پر کار کا</p>	
<p>ایضاً</p>	
<p>اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ابنی او بریقِ حسنِ ابتو کہہ رہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے</p>	<p>جمالِ اُس کا مرا نورِ نظر ہے مرا یہ خرمنِ ہستی جلا دے مرے دل میں مری آنکھوں میں آٹھ محبت ہو تری یا تو ہو دل میں</p>

ترا اے جانِ جانِ یہ خاص گھر ہے کسی گلر کی کب ہم کو خبر ہے تو مضطرب ہے سب کیوں اس قدر ہے جنوں میری سچا کا پردہ در ہے	تو اس خلوت سر کے دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پہناں ہے پردہ میں حیا سے
	ہو عاشقِ لقا احمد کو جب سے تڑپتا مرغِ دل بے بال و پر ہے
	ایضاً
وہی دل میں ابھی نورِ نظر ہے مرادل آج اس لیلیٰ کا گھر ہے سمایا آنکھ میں مشعلِ نظر ہے مرادل ہی صورت اور وہ گھر ہے کسی کے درد کی کر کو خبر ہے کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے کہ جیسے عہرِ ہستی و تسیر ہے	جمالِ یارِ ہر سو جلوہ گر ہے محبت نے مجھے مجنوں بنایا بسا دل میں وہ آ کر صورتِ عشق مری ہستی جناب اور وہ ہو دریا ہماری ہیکلی کو کون جانے مری ہستی میں ایسا ہی وہ پہناں ہے اُس کا حسن عینِ ہستی عشق

وہ اک دادیِ ایمن کا شجر ہے	نہالِ عشق کوئلے حق نہ سمجھو
	<p>جنر دیتا ہے خورشیدِ احد کی</p> <p>جہاں احمدی نورِ سحر ہے</p>
	ایضاً
<p>دلِ شرابِ عشق سے محمور و مستانہ رہے</p> <p>عمر بھر و مثلِ محنوں کیوں نہ دیوانہ رہے</p> <p>خم تر اساقیِ سلامت اور پہانہ رہے</p> <p>روز و شبِ نین یہ تیرا جشنِ شانہ رہے</p> <p>یا الہی تا ابد آبادِ میخانہ رہے</p> <p>کفر و ایماں بھول کر محمورِ مستانہ رہے</p> <p>ایک کر دے تانہ کوئی خویش و بیگانہ رہے</p> <p>ہستیِ مہرِ مہم کا باقی نہ افسانہ رہے</p> <p>خوب گزرے ساقیا گر دورِ پہانہ رہے</p> <p>تیری الفت کا ہماری جان کا شانہ رہے</p>	<p>آرزو ہے جانِ محو روئے جانانہ رہے</p> <p>جس نے دیکھا ای پری رواں نظر تیرا جمال</p> <p>ہم خانا آلودگان کا تو ہی ہے فریادِ سر</p> <p>ای شہِ خیالِ مرادِ عاشقانِ آرامِ جاں</p> <p>دولتِ پیغمبر سے وحشتِ غم گم ہوئی</p> <p>زاہد جس نے پیا نجانہ وحدت کا جام</p> <p>بیخودی سے ساقیا تو جملہ اہلِ بزم کو</p> <p>نشہ و درت میں میری جان یوں گم کر کے پھر</p> <p>گوشتِ دیرومغاں میں بائبانِ ماہ و ش</p> <p>ہو حیاتِ عشقانِ ای ماہر و تیرا جمال</p>
	احمد شوریہ سر کی یہ تمنا ہی مدام

جاس خدائے شمع روپوش پر واند رہے

تمام شد

اطلاع

۱۳۳۷ھ

اس کتاب کے جملہ حقوق ہندوستان میں منشا ایکٹ ۱۹۱۱ء

محفوظ رکھنے کے لیے کوئی کتاب یا اجازت نامہ نہیں دیا جاتا

مذہب میں جتنی جلدیں مطلوب ہیں ان کی قیمت پیل انم کے پرتے سے طلب فرمائیں

کتاب کا نام و قیمت
کتاب کا نام و قیمت

دیا جائیگا

المشاہدہ

حاجی علی حسین خاں

محکمہ اعلیٰ نصاب شاہجہانپور

CALL No. { ۸۹۱۵۵۵۱ } ACC. NO. ۱۴۱۰۲

AUTHOR احمد شاه بھٹو -

TITLE کلیات احمد -

THE BOOK BELONGS TO

Date

No.

Date

No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.